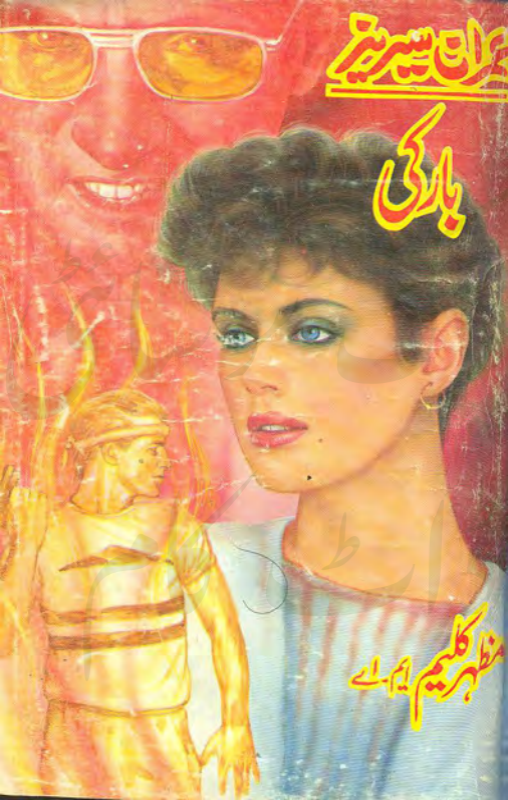


علاقہ سیریز

پارکی

منظر کلیم ایم اے



عشق سیریز

بارکی

مکمل ناول

منظہر کلیم ایم اے

سنی // مرزا آرکیڈز والٹر سویت
لاہوری // گلشن مارکیٹ نیولمان

پاک گیٹ
مقامی
یوسف برادرز

چند باتیں

اس ناول کے تمام اہم کردار واقعات اور
پیش کردہ پرکشش نفسی نثر میں کسی قسم کی ترمیم
یا کچھ مصلحت اخلاقیہ ہوگی جس کے لئے جہاں
مصنف نے ضرورت نفسی دور واد میں ہوں گے

محرم تقدیس اسلام مسنون ایسا ناول باریک آپ کے اہل خانہ میں ہے۔ اپنے
اہل کی طرح یہ ناول موضوع اور شیطنت کے لحاظ سے بھی انتہائی منفرد اور بارگاہ ناول
ہے۔ بین الاقوامی عظیم بیگ تھنڈر جی ہاں! وہی بیگ تھنڈر جس کے ایک بیٹ
فریڈ میں سے آپ سب اچھی طرح واقف ہیں اسی بیگ تھنڈر نے اس بار عریان کو
نسیج کر کے اسے انتہائی حیرت انگیز منصوبہ بندی کی ہے۔ ایسی منصوبہ بندی کو
عریان جیسا شخص جی اس میں چھپ کر نہیں ہو گیا تھا اور پھر تم بالائے تم یہ کہ جو فریڈ
دی گریٹ نے بیگ تھنڈر کے اس سانس جھکے کو کسی بدو کو کھلے کھانا اور منجھو یہ
لو اس نے قیام افریقہ کا جاوٹی عمل عریان پر کر ڈالا۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا۔ بس کی
غصیلات تو آپ کتاب میں ہی پڑھ سکیں گے لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ
کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا کیونکہ اس میں آپ کی دلچسپی کے تمام پہلو
موجود ہیں لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

تو بیگ تھنڈر سے پروفیسر ارشاد الرحمن صاحب کہتے ہیں۔ آپ کے ناول
نوعیل عرصے سے زیر مطالعہ ہیں لیکن انجین گروپ پڑھ کر میں آپ کو خط کہنے
پر مجبور ہو گیا ہوں۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی پہلچاٹ نہیں ہے کہ یہ ناول آپ
کے شاہکار ناولوں میں سے ایک ہے۔ اسراہیل کے موضوع پر ناقابل تخطیر بحث ہے۔
اسراہیل سیانی، ٹائٹل پلان، اپنی انگریزی انتہائی منفرد اور شاہکار کتب مقدس لیکن
عریان گروپ میں آپ نے مزاج، سہلس اور ایکشن کا جو حسین ترین امتزاج پیش

ناشران ----- اشرف قہشب

یوسف قہشب

محمد یونس

طالع ----- ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ----- 50 روپے



ہے گھا، اس کا مزاج ہی ایسا ہے کہ وہ ان معاملات میں خاموش رہے ہی نہیں
تا۔ اس لئے فی الحال تو آپ کی طرح میں بھی انتظار کر رہا ہوں۔

لاہور وحدت کالونی سے محمد ثریعوب لکھتے ہیں۔ جب بھی کوئی قاری
پیسے سیکرٹ سروں کا ممبر بننے کی خواہش کرتا ہے آپ ٹال جاتے ہیں۔ کیا ہم
کسانی نو جوانوں کو سیکرٹ سروں میں شامل ہونے کا حق نہیں ہے تاکہ ہم بھی
ملان اور اس کے ساتھ دکن کی طرح ملک کی اسلامی اور اس کی عزت کا بھرپور انداز
میں دفاع کر سکیں۔ میں بھی ممبر بننا چاہتا ہوں۔ فی الحال میں میرٹھ کا طالب علم ہوں
لیکن سیکرٹ سروں کا ممبر بننے کے لئے جس قدر بھی تعلیم ضروری ہو میں حاصل
کروں گا لیکن آپ مجھے ضرور سیکرٹ سروں کا ممبر بنوائیں۔

محمد ثریعوب صاحب! ملک کی خدمت کے لئے آپ نے جن عزیمت
کا اظہار کیا ہے اس سے مجھے دلی مسرت ہوتی ہے۔ آپ جیسے نو جوان ہی تو ملک
کا مستقبل بنوتے ہیں آپ میں نے سیکرٹ سروں کا ممبر بننا چاہتے ہیں یہ واقعی
قابل قدر جذبہ ہے لیکن پہلے تعلیمی لحاظ سے اپنے آپ کو ایسے اعلیٰ ترین اداروں
کے قابل تو بنائیے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی تعلیم پر پوری طرح
توجہ دیں۔ ملک کے نو جوانوں کا اپنی تعلیم پر بھرپور توجہ دینا ہی ملک کی خدمت
میں ہی شمار ہوگا ہے۔ ممبر شپ کا مرحلہ تو ظاہر ہے بعد میں ہی آسکتا ہے
اس لئے جو کام پہلے کرنے کا ہے وہ کیجئے۔ جب آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کر لیں
گے تو پھر یقیناً آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ملک کی خدمت کرنے والے
بے شمار ادارے آپ کو انھوں ساتھ لیں گے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔
راولپنڈی کی گستان کالونی سے افتخار محمود صاحب لکھتے ہیں آپ کے ناول
مجھے بے حد پسند ہیں اور ان ناولوں سے ملک دشمن عناصر کے خلاف جہاد کرنے

کیا ہے اس نے اس ناول کو واقعی شامکار بنا دیا ہے اور خاص طور پر اس ناول
میں سیکرٹ سروں کے وہ ممبر جن کی صلاحیتیں کم ہی سامنے آتی تھیں انہوں نے
اس ناول میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا شکار بنا دیا ہے۔ میری دعا ہے کہ
آپ کا خوبصورت فن کچھ اور بھی اسی طرح کے شامکار ناول تخلیق کر سکیں۔
پروفیسر ارشد الرحمن صاحب! خط لکھنے اور انکیشن گروپ کی پسندیدگی
آپ کے جذبات کا اس دلی طور پر شکور ہوں۔ میری توجہ سے یہی گروپ
رہی ہے کہ میں اپنے تدریس کے سامنے اپنے ناول پیش کروں جو ان کے معیار
پر خاصے ہوئے آئیں۔ مجھے اپنے تدریس کے اعلیٰ معیار کا بخوبی علم ہے اور میں
اللہ تعالیٰ کا بید شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے تدریس کے اعلیٰ معیار پر پورا اٹھانے
کی توفیق بخشی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ آئندہ بھی اپنی آواز کو اٹھائیں گے
وطن ملا جو سے ناظم برادری لکھتے ہیں۔ شرمین باغ ہی منفرد انداز کا
ناول تھا اور یہ کردار میں بھرپور آئے ہیں۔ آپ نے اب تک ایک مختصر کہ
لیے پناہ عطا اور اس میں انتہائی ترقی یافتہ تنظیم کے طور پر دکھایا ہے۔
اب تک عمران نے اس تنظیم کی تباہی پر توجہ نہیں دی حالانکہ یہ تنظیم بھی بھرپور
ایک بھر تنظیم ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

ناظم برادری صاحبان! خط لکھنے اور کردار اور ناول کی پسندیدگی کے لئے
بھرپور شکور ہوں۔ ایک مختصر کرنے بھی تک خود اپنے آپ کو ایک بین الاقوامی
تنظیم کے طور پر صرف نظر کیا ہے لیکن اس کو کوئی ایسا جرم سامنے نہیں آیا؟
سے پوری دنیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہو سکتا اس لئے شاید عمران بھی ابھی اپنے
طرح سے رہا ہے۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ جب بھی کوئی ایسا جرم جس سے
چری دنیا کی سلامتی کو خطرہ لاحق ہوا، عمران کے سامنے آیا تو پھر عمران ہرگز غاف

کا جو جذبہ نوجوانوں کے اندر ابھر رہا ہے وہ واقعی ہمارے ملک کیلئے نیک فال ہے۔ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ مجرموں کے چہروں پر تو آپ زخموں کے لئے شمارِ نشانات دکھاتے ہیں لیکن عمران اور سیمیکٹ مردوں کے دوسرے عمران کے چہرے ہر قسم کے زخموں سے صاف ہوتے ہیں حالانکہ وہ سب بھی دن رات ان مجرموں سے لڑتے رہتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اپنے چہروں پر بلا شک و شبہ سرجری کراتے رہتے ہیں۔

افتخار محمود صاحب: ان لوگوں کی پائیدگی کا بے حد شک ہے۔ ملک دشمن عناصر کے خلاف ہر لحاظ سے جدوجہد کرنا ہمارے فرائض میں شامل ہے تاکہ ہم اپنے ملک کو امن و سکون کا گوارہ بنا سکیں۔ جہاں تک مجرموں کے چہروں پر زخموں کے نشانات اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر زخموں کے نشانات نہ ہونے کا تعلق ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ عمران اور اس کے ساتھی اپنے چہروں پر بلا شک و شبہ سرجری کراتے رہتے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ چہرہ انسان کے دل کے دماغ کا عکس ہوتا ہے۔ جو تکہ انسان کے اندر ہوتا ہے وہی تکہ اس کے چہرے سے بھی ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ چہرہ شناسی کا علم سیکھ جائیں تو یقیناً آپ کسی کا چہرہ دیکھ کر اس کے کردار، عادات اور صفات سے پوری طرح واقف ہو سکتے ہیں اور اتنا تو آپ بھی جانتے ہوں گے کہ مجرموں اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے کرداروں میں کیا فرق ہے۔ بس یہی فرق ان کے چہروں پر بھی موجود ہوتا ہے۔ امید ہے اب بات کی وضاحت ہو گئی ہوگی۔

اب اجازت دیجئے۔

والسلام

منظر ہیکم ایم۔ اے

ٹیکسی کے زکے ہی خادروں کو کھول کر بیچے اُترا اور اس نے میز دیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے مستون پر موجود کالی سیل کا بلن دیا اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کے جسم پر سرمئی رنگ کا انتہائی جدید تراش کا خوبصورت سوٹ تھا بے فراع سفید قمیض اور سرمئی جھوٹے میچلوں والی ٹائی کے ساتھ ساتھ آنکھوں پر براؤن شیشے میں اور جدید فریم کی عینک نے اس کی وجاہت میں بے پناہ اضافہ کر دیا تھا۔

چند لمحوں بعد چھانک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور ایک باوردی ملازم باہر آ گیا۔

”جی فرمائیے“ ملازم نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

”فرزاد خان صاحب ہوں تو اتنیں کہو کہ خادو آیا ہے؟“

تھا اور اس میں موجود صوفے البتہ قدیم انداز کے تھے۔ ڈرائینگ
 روم کے درمیان میں ایک انتہائی قیمتی فالوئس تھا اور دیواروں
 پر شیر دی اور چیتوں کی کھالوں کے ساتھ ساتھ بارہ سینگوں کے
 سر جگہ جگہ نصب نظر آرہے تھے۔ ایک دیوار پر ایک قد آدم
 تصویر تھی جس میں ایک بڑی بڑی مونچھوں اور دہکتی ہوئی آنکھوں
 کا مانا آدمی گھاس پر پڑے ہوئے تیر پر پیر رکھے بڑے
 ناخرانہ انداز میں کھڑا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک جدید رائفلی ہتی
 اور جسم پر شکاریوں کا مخصوص لباس۔

”خاور نے ایک ہی نظر میں یہ سب کچھ دیکھا اور پھر اطمینان
 سے ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔“

”صاحب ابھی تشریف لارہے ہیں۔“ چند لمحوں بعد
 باوردی ملازم دوبارہ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خوبصورت
 ٹرے تھی جس میں ہلکے سرخ رنگ کے مشروب کا ایک گلاس
 ملٹی سکرٹسوپر میں لپٹا ہوا رکھا ہوا تھا۔ اس نے ٹرے اوپر سے
 وہ گلاس خاور کے سامنے موجود چھوٹی میز پر رکھا اور ٹرے
 اٹھائے واپس چلا گیا۔ خاور نے سر ہلاتے ہوئے گلاس اٹھایا۔
 اور مشروب کی چسکیاں لینے لگا۔ ابھی اس نے گلاس ادا ختم
 کیا ہی تھا کہ اندرونی دروازہ کھلا اور ایک دیو قامت آدمی جس
 کے سر کے بال اور ناک کے نیچے موجود بڑی بڑی مونچھیں برت
 کی طرح سفید تھیں اندر داخل ہوا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں
 وہی دہکتی ہوئی آگ موجود تھی جو خاور پہلے ہی اس شیر کے

خاور نے ہلکے سے مسکراتے ہوئے کہا۔
 ”اوہ آپ صبر۔ آئیے صبر۔ صاحب تو آپ کے کافی
 دیر غصے منتظر ہیں۔“ ملازم نے چونک کر کہا اور پھر
 تیزی سے اس طرح ایک طرف ہٹ گیا جیسے وہ خاور کو اس
 چھوٹی کھڑکی سے اندر جانے کے لئے راستہ دے رہا ہو۔
 ”بھانگ کھولو۔ میں سر جھکا کر کبھی کسی مکان میں داخل
 نہیں ہوا۔“ خاور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

”اوہ سوری صبر۔ ابھی کھولتا ہوں۔“ ملازم نے
 پشیمان سے ہنسنے میں کہا اور جلد ہی سے آگے بڑھ کر وہ چھوٹی
 کھڑکی سے کوٹھی کے اندر گیا اور چند لمحوں بعد پھانگ کھل گیا۔
 خاور اطمینان سے قدم بڑھاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ کوٹھی رقبے میں
 تو کافی بڑی تھی لیکن اس کا طرز تعمیر قدیم انداز کا حامل تھا۔
 یوں لگتا تھا جیسے کوٹھی آج سے تیس پچیس سال پہلے تعمیر کی گئی
 ہو۔ ویسے کوٹھی کا رنگ دروغن اور اس کی سجاوٹ نے حد
 سلیقے سے کی گئی تھی۔ وسیع دھریض پورچ میں دو بڑی بڑنی چمکتی
 دمکی کاریں بھی موجود تھیں۔

”ادھر جناب۔ ادھر ڈرائینگ روم ہے۔“ باوردی
 ملازم نے جلد ہی سے خاور کے قریب آتے ہوئے مودبانہ ہنسنے
 میں کہا اور خاور سر ہلاتا ہوا برآمدے کے کونے میں موجود دروازے
 کی طرف بڑھ گیا۔ ملازم نے جلد ہی سے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا
 اور خود ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا، ڈرائیگ روم بھی خاصا وسیع

پر البتہ وہ ضرور مہربان ہو سکتا ہے۔ بیٹھو! — فرہاد خان نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور خادو مسکراتا ہوا دوبارہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

”تو تم ہو خادو جسے الطاف خان نے جیسا ہے، ابھی ایک گھنٹہ پہلے اس کا فون آیا تھا وہ تو تمہاری بڑی تعریفیں کر رہا تھا لیکن سچی بات تو یہ ہے کہ مجھے تمہارا چہرہ عورتوں جیسا دکھائی دے رہا ہے۔ نہ مونچھیں، نہ رعب، نہ دہبہ، مجھے تو تم ایک معصوم سے کمبوثر نظر آ رہے ہو۔ بہر حال جس کام کے لئے تم آئے ہو اس کا فیصلہ تو بیگم ہی کریں گی۔ الطاف خان بیگم کے ہی رشتہ دار ہیں لیکن فرہاد خان جسے سچ سمجھتا ہے وہ ضرور کہہ دیتا ہے۔“

فرہاد خان واقعی ضرورت سے کچھ زیادہ ہی صاف گو واقع ہوا تھا۔
 ”آپ کی اس صاف گوئی کا بے حد شکر یہ جناب — لیکن آج کل یہ مونچھیں اور خاص طور پر آپ جیسی بڑی مونچھیں قطعی اڈٹ آف فیشن ہو چکی ہیں۔ اب تو ایسی مونچھیں بکنے والے کو لوگ جنگلی اور وحشی سمجھتے ہیں!“ — خادو نے بھی صاف گوئی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور فرہاد خان کی دہکتی ہوئی آنکھیں اُد زیادہ دہک اٹھیں۔

”اوہ — اوہ — تمہاری یہ جرات کہ تم فرہاد خان کو جنگلی اور وحشی کہو — میں تمہیں گولی مار دوں گا!“ — فرہاد خان نے لیکھنٹ عقیلے ہنچے میں چیختے ہوئے کہا، وہ لیکھنٹ صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

شکار والی تصویر میں دیکھ چکا تھا۔ وہ فوراً ہی پہچان گیا تھا کہ یہ پاکیشا کا مشہور شکاری فرہاد خان ہے۔ فرہاد خان کے جسم پر ایک قیمتی گاؤن تھا اور ہیروں میں ایک قیمتی سلیپر۔ خادو ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھو نوجوان — میرا نام فرہاد خان ہے۔ نام تو تم نے ضرور سنا ہوگا۔ فرہاد خان کو کون نہیں جانتا۔ پاکیشا تو کیا پوری دنیا میں فرہاد خان کے مقابلے کا شکاری آج تک پیدا نہیں ہو سکا اور ہو بھی کیسے سکتا ہے۔ فرہاد خان اسے پیدا ہونے دیتا تب ہی وہ پیدا ہوتا۔ افسوس تو یہ ہے کہ اب پاکیشا میں ایسے جنگلی ہی موجود نہیں ہیں جہاں فرہاد خان شکار کھیل سکے اور افریقہ کے جنگلات میں اب فرہاد خان کے معیار کا شکار ہی نہیں ہوتا۔“

فرہاد خان نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے جب اپنا تعارف شروع کیا تو پھر بولتا ہی چلا گیا۔ ویسے نعمانی نے محسوس کیا کہ فرہاد خان بوڑھا ہونے کے باوجود ابھی تک جسمانی طور پر خاصا طاقتور تھا۔

”مجھے خادو کہتے ہیں — الطاف حسن صاحب نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ وہ میرے پرانے مہربان ہیں!“ — خادو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”کوئی بات نہیں — وہ پرانے مہربان ہیں تو میں نیا مہربان بن سکتا ہوں۔ ویسے فرہاد خان آج تک شکاری درندوں پر کبھی مہربان نہیں ہوا۔ معصوم سے جانور خرگوش، ہرن، لومڑیاں وغیرہ

جیسا کہیں۔ کیوں.....؟ — خاتون کا غصہ عروج پر پہنچ چکا۔

”مسم معافی چاہتا ہوں بیگم۔ بس مجھے غصہ آگیا تھا، آئی ایم سوری مسٹر خاور۔ اور بیگم آئی۔ ایم۔ دیر سی سوری؟“ — فرہاد خان نے انتہائی عاجزانہ لہجے میں کہا اور دھڑکنے لگا۔ ”جیسا کہ ان کی کڑی ہوئی مونچھیں بھی اب خرگوش کی ذموں کی طرح نیچے کو ٹٹک گئی تھیں، وہ واقعی چند لمحوں پہلے والے فرہاد خان تھے ہی نہ تھے۔“

”آپ اس قابل نہیں ہیں کہ کسی شریف آدمی سے بات کر سکیں آپ اپنے کمرے میں جائیں میں خود خاور سے بات کر دوں گی۔“

بیگم فرہاد کا غصہ ابھی کم نہ ہوا تھا۔

”او۔ کے۔ او۔ کے۔“ ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے۔“

فرہاد خان نے جلدی سے کہا اور دوسرے لمحے وہ اس قدر تیزی سے چلتے ہوئے اسی اندر دنی دروازے میں غائب ہو گئے جیسے اگر انہیں ایک لمحہ کی بھی دیر ہو گئی تو ان پر کوئی قیامت ڈوٹ پڑے گی۔

”بیٹھو خاور۔“ اور سنو فرہاد کی باتوں کا برا نہ منانا۔ یہ بڑھاپے میں کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سسکی ہو گئے ہیں۔“

خاتون نے فرہاد خان کے جاتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی نہیں۔ ایسی تو کوئی بات نہیں لیکن اللطاف خان نے تو مجھے کہا تھا کہ فرہاد خان صاحب کو کوئی اہم ذاتی پرابلم

ہو گیا ہاں ہے۔ آپ اس قدر بیچ کیوں رہتے ہیں، کیا کہو اب اخلاق و آداب بھی بھول گئے ہیں؟“ — لکھنوت دنی دروازے سے ایک کڑکدار آواز سنائی دی اور دوسرے ایک بھاری جھرم اور انتہائی جسم خاتون اندر داخل ہوئیں۔

”بیب۔ بیب بیگم۔“ یہ نوجوان ہمیں جنگلی اور وحشی کہہ رہے تھیں یعنی فرہاد خان کو؟“ — فرہاد خان نے دنی والی خاتون سے مخاطب ہو کر کہا لیکن اس خاتون کی آواز یہی اس کے بچے سے وہ پہلے والی کڑک لکھنوت تھی اور اب وہ ایسے بات کہہ رہا تھا جیسے کوئی منظم آدمی انسر کے سامنے فریاد کر رہا ہو۔ خاور مسکراتا ہوا کھڑا ہو کر دیکھتا تھا کہ وہ کتنے ہیں خاتون۔ اور مجھے اللطاف خان نے بھیجا ہے۔ جناب خان صاحب نے صاف گوئی سے لیتے ہوئے مجھے کہا کہ چونکہ میری مونچھیں نہیں ہیں اس لئے جھرم عورتوں جیسا ہے جس پر میں نے انتہائی ادب بتایا ہے کہ آج کل مونچھیں اور خاص طور پر ایسی بڑی مونچھیں ٹاف فیشن ہو چکی ہیں۔ ایسی مونچھیں رکھنے والے کو لوگ ملن اور وحشی کہتے ہیں۔ بس اس پر خان صاحب غصے سے خف گئے ہیں۔“ — خاور نے سلام کے انداز میں سر جھکاتے ہوئے پوری بات دہرا دی۔

”ہو بہنو۔“ تو آپ کو اب اتنی جرأت بھی ہو گئی ہے کہ آپ اللطاف خان کے بیٹھے ہوئے اس قدر وجہہ نوجوان کو عورتوں

تو میں تیار ہو گیا لیکن انہیں بھی پراہلم کا علم نہیں ہے۔
خادر کے جواب دیا۔

”ہاں میں نے انہیں خود نہیں بتایا تھا کیونکہ یہ پراہلم ایسا ہے
کہ اس کے آؤٹ ہونے پر ہمارے خاندان کی معاشرے میں
محت پر دہامی اور بے عزتی بھی ہو سکتی ہے۔ بہر حال تم شادی شدہ
جو۔ کتنے بچے ہیں تمہارے۔“ بیگم فریاد نہ کھا۔

”جی نہیں۔ میں جس شے سے متعلق ہوں وہاں شادی وغیرہ
کا کچھ شرا نہیں پالا جاتا اس لئے میں کنوارہ ہوں۔“ خادر
نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ہونہ۔“ الطاف خان پر مجھے مکمل اعتماد ہے کہ وہ کسی
غلط آدمی کی سفارش نہیں کر سکتے اس لئے میں تمہیں وہ پراہلم بتا دیتی
ہوں لیکن تمہیں پہلے یہ حلف دینا ہو گا کہ تم چاہے ہماری مدد
کر سکو یا نہیں اتم اس بات کو ایک آؤٹ نہ کرو گے۔“
بیگم فریاد نے انتہائی سنجیدہ ہلچے میں کہا۔

”میں حلف دیتا ہوں کہ سوائے اشد ضرورت کے میں آپ
کا پراہلم ایک آؤٹ نہ کروں گا۔“ خادر نے جواب دیا۔
”اشد ضرورت کی شرط تم نے کیوں لگا دی ہے؟“
بیگم فریاد نے برا سامنے بناتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ ہو سکتا ہے کہ مجھے اپنے خاص دوستوں کی مدد
حاصل کرنی پڑے۔ ویسے آپ قطعی بے فکر رہیں، میں ایک شریف
خاندان کا آدمی ہوں، میں ایسی گھٹیا حرکت کا سوچ بھی نہیں سکتا

میں ہے اور میں چونکہ ایک زمانے میں ملٹری انشلی جنس میں
ہوں اس لئے انہوں نے کہا تھا کہ میں جا کر ان سے ملوں
ان کی مدد کروں لیکن اب وہ تو چلے گئے ہیں۔ اب وہ پراہلم
رہنے سنجیدہ ہلچے میں کہا۔

اس پراہلم کا مجھے فریاد سے زیادہ علم ہے اور الطاف خان
بات بھی میں نے کی تھی۔ الطاف خان میرے بہت قریبی
دوست ہیں اور چونکہ میں جانتی ہوں کہ وہ ملٹری انشلی جنس کی
برابری سے رشتہ ہوئے ہیں اس لئے وہ اس پراہلم کو سمجھ جی
تے ہیں اور اس کا حل بھی نکال سکتے ہیں چنانچہ میں نے ان سے
کہی لیکن انہوں نے کہا کہ ان کی صحت اب بہت خراب رہتی ہے
لئے وہ اس معاملے میں خود کوئی مدد نہ کر سکیں گے اور انہوں
نے تمہارا نام لیا اور تمہاری تفریف کی تو میں نے تم سے ملنے کو
ی بھیجی۔ تمہاری فراخ پیشانی بتا رہی ہے کہ تم ذہین اور جوان
ن پہلے یہ بتاؤ کہ تم آج کل کیا کر رہے ہو۔“ بیگم فریاد
بھی سنجیدہ ہلچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں اب بھی ملٹری کے ہی ایک خفیہ شعبے سے متعلق ہوں
میں کی تفصیل نہیں بتا سکتا۔ اس لئے معذرت خواہ ہوں۔ بہر حال
میں اپنا پراہلم بتاؤں۔ الطاف خان صاحب میرے محسن ہیں
میں کے مجھ پر بے حد احسان ہیں، میں اب بھی فرصت کے وقت
ان سے ملنے ضرور جاتا ہوں، اس لئے انہوں نے جب آپ
پراہلم کی بات کی اور مجھے درخواست کی کہ میں آپ کی مدد کروا

نام رابرٹ تھا۔ اس نوجوان کا تعلق گریت لینڈ سے تھا۔ اس نے بھی بیالوجی میں ایم۔ ایس۔ سی کیا ہوا تھا اور یہ پاکیش کی مخصوص جڑی بوٹیوں کی ریسرچ کے لئے یہاں آیا ہوا تھا۔ بہر حال رابرٹ اسے اپنے ہمراہ یہاں سے آئی۔ نوجوان انتہائی شائستہ اور اچھے خاندان کا لگتا تھا اس لئے ہم نے اسے یہاں رہنے کی اجازت دے دی۔ ایک ہفتہ پہلے اچانک ہمیں اطلاع ملی کہ رابرٹ اور رابرٹ دونوں لیبارٹری سے غائب ہیں۔ رابرٹ کا ایک رقعہ موجود تھا جس میں اس نے لکھا تھا کہ وہ اور رابرٹ خاص قسم کی جڑی بوٹیوں کی تلاش میں ملک سے باہر جا رہے ہیں اور انہیں تلاش نہ کیا جائے۔ اس پر ہمیں بے حد تشویش ہوئی کیونکہ ہماری بیٹی رابرٹ لاکھ خشک مزاج سہمی لیکن وہ بغیر مجھ سے اجازت لئے کبھی گھومنے باہر نہ جاتی تھی چنانچہ ہم نے اسے تلاش کیا۔ اس تلاش میں ہمیں معلوم ہوا کہ رابرٹ اور رابرٹ کو ایک جیب میں ڈھونڈ بیٹریوں کے پاس دیکھا گیا ہے۔ وہاں جیب میں ان کے ساتھ دو اور غیر ملکی بھی تھے۔ اس کے بعد ان کا آج تک کہیں پتہ نہ چل سکا۔ ایرلورٹ، ریلوے اسٹیشن، بس اسٹوے اور شہر سے باہر جانے والی تمام سڑکوں اور شہر بھر میں ہمارے ملازم انہیں اب تک تلاش کر رہے ہیں۔ ڈھونڈ بیٹریوں پر بھی ان کی تلاش کی گئی ہے لیکن اس کے بعد رابرٹ کا کہیں پتہ نہیں چل سکا۔ ویسے یہ بات طے ہے کہ وہ ملک سے باہر نہیں گئے۔ اب صورت حال ایسی ہے کہ ہم نہ پولیس کو اطلاع دے سکتے ہیں

یہ حلف بھی میں نے صرف آپ کی تسلی کے لئے دیا ہے، روز مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ خاور نے جواب دیا۔ ٹھیک ہے۔۔۔ تو سنو۔ ہماری اولاد میں صرف ایک لڑکی ہے۔ اس کا نام رابرٹ ہے۔ اس نے بیالوجی میں ایم۔ ایس۔ سی کیا ہوا ہے اور اسے جنگلی جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنے کا جتن ہے چونکہ ہمارے پاس دولت کی کوئی کمی نہیں ہے۔ ہمارا تعلق جاگیر دار گھرانے سے ہے اس لئے ہم نے اس کے شوق کے پیش نظر ہمیں کوئٹہ کے نیچے بڑے تہ خانے میں اس کی ریسرچ کے مکمل انتظامات کر رکھے ہیں۔ وہ فطری طور پر مردم بیزار ٹائپ کی لڑکی ہے۔ اس لئے وہ دن رات اپنی ریسرچ میں مصروف رہتی تھی۔ اس کی عمر اس وقت پچیس سال کے قریب ہے۔ ہم نے اس کی شادی کی کوشش کی تو اس نے شادی کرنے سے سختی سے انکار کر دیا چونکہ وہ ہماری اکلوتی اولاد ہے اس لئے ہم اسے ناراض بھی نہیں کر سکتے۔ بہر حال وہ اپنی ریسرچ میں مصروف تھی۔ اس ریسرچ کے سلسلے میں اسے جنگلوں میں بھی جانا پڑا ہے اس لئے ہم نے اس کی حفاظت کے لئے ایک پورا گروپ ملازم رکھا ہوا ہے جو بہترین شکاریوں پر مشتمل اس طرح ہیں تسلی رہتی تھی اور رابرٹ کا شوق بھی پورا ہوتا رہتا تھا لیکن آج سے ایک ماہ پہلے جب رابرٹ شادری جنگل میں جڑی بوٹیوں کی تلاش کے لئے کیپ لگائے ہوئے تھے وہاں اس کی ملاقات ایک غیر ملکی نوجوان سے ہو گئی۔ اس نوجوان کا

دعائیں حاصل کرو گئے؟۔۔۔۔۔ بیگم فریاد سے کہا۔

”اب اُنٹی آپ مجھے رابیل کا ایک فوٹو لادیں اور یہ بھی بتائیں کہ ڈومائی پہاڑیوں میں اُسے دیکھنے والا کون تھا اور وہ کہاں مل سکتا ہے؟۔۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میں ابھی آتی ہوں؟۔۔۔۔۔ بیگم فریاد نے کہا اور اٹھ کر ڈرائیونگ رووم سے باہر نکل گئیں۔ خاور خاموش بیٹھا رابیل کے متعلق ہی سوچتا رہا۔ وہ اُس پوائنٹ پر غور کر رہا تھا کہ آخر رابیل کو اس طرح چھپ کر جانے اور پھر دفتر کھٹنے کی کیا ضرورت تھی، وہ خود سر لڑکی تھی تو ویسے بھی تو جاسکتی تھی پھر شادی کے جنگلات میں جانے کی بجائے ڈومائی پہاڑیوں میں کیوں گئی۔ اسے معاملات، واقعی فاسے مشکوک نظر آ رہے تھے لیکن مشکوک کیا بات تھی یہی بات اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی۔

اتنے میں بیگم فریاد واپس آئیں ان کے ہاتھ میں ایک لفافہ تھا۔

”اس لفافے میں رابیل کے فوٹو ہیں، مختلف اوقات کے۔۔۔۔۔ بیگم فریاد نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے لفافہ خاور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور خاور نے لفافہ ان کے ہاتھوں سے لے لیا۔

”تم فوٹو دیکھو میں تمہارے کھانے کا انتظام کرتی ہوں؟۔۔۔۔۔ بیگم فریاد نے دوبارہ اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ رہنے دیجئے اُنٹی۔۔۔۔۔ تکلف نہ کیجئے؟۔۔۔۔۔ خاور نے چوکس کر کہا۔

اور نہ ہی کسی اور کی اس معاملے میں مدد سکتے ہیں، اس لئے مجھے الطاف خان کا خیال آیا، میں نے ان سے بات کی تو اس نے تمہیں یہاں بھیج دیا۔ بیٹے خاور اگر تم کسی طرح رابیل کا پتہ چلا کر اُسے واپس لے آؤ تو میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھولوں گی اور میں ہر قسم کا خرچہ دینے کے لئے بھی تیار ہوں۔ تمہیں بلیک جیک دے دیتی ہوں تم اپنی مرضی سے اُس پر رقم درج کروا لیں میری بیٹی کو کہیں سے ڈھونڈ کر لے آؤ؟۔۔۔۔۔ بیگم فریاد نے آخری جملوں میں انتہائی گلوگیر لہجے میں کہا۔ ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئی تھیں۔

”آپ فکر نہ کریں۔ آپ الطاف خان کی رشتے میں بہن لگی ہیں اور الطاف خان میرے اُنکل ہیں۔ اس لئے اب میں آپ کو اپنے کہوں گا اور اس رشتے سے رابیل میری بہن ہے۔ میں یقیناً رابا کو ایک بار ضرور ڈھونڈ لوں گا۔ اُسکے اس کی مرضی ہے کہ وہ آپ کے ساتھ رہے یا اُس رابرٹ کے ساتھ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے؟۔۔۔۔۔ خاور نے انتہائی پر خلوص لہجے میں کہا۔ اسے بیگم فریاد کی آنکھوں میں بھرے ہوئے آنسوؤں کا واقعی بے حد متاثر کیا تھا۔ اسے ان کے لہجے میں مامتا کا درد، تڑپ نمایاں طور پر محسوس ہو گئی تھی اور ویسے بھی وہ آج کل فارغ ہوئی تھی اُس نے رابیل کی تلاش کی حامی بھر لی تھی۔

”بہت شکریہ بیٹے۔۔۔۔۔ بہت شکریہ۔۔۔۔۔ تم ایک ماں کی

Scanned By Jamshed Pakistanipoint

فرڈ ہیں تو پھر بیگم فرہاد نے یقیناً غلط بیانی سے کام لیا ہے۔
اسی لمحے بیگم فرہاد اندر داخل ہوئیں اور اگر موصوفے پر بیٹھ
گئیں۔

”آئی۔ یہ آپ غلط فرڈ تو نہیں لے آئیں۔ یہ رابیل کے
ہی فرڈ ہیں۔“ — خادو نے کہا۔

”ہاں یہ رابیل کے ہی فرڈ ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ تم کیسا
مستوح رہتے ہو۔ ان فرڈوں میں وہ واقعی زندگی کو ضیاع معنوں میں
انجوائے کرنے والی لڑکی دکھائی دے رہی ہے۔ یہ بات درست
ہے، عام حالات میں وہ ایسے ہی ہے۔ خوبصورت اور دلچسپ ہیں
کرنے والی، خود بھی ہنسنے اور دوسروں کو بھی بے ستمنا ہنسنے پر
مجبور کر دینے والی۔ لیکن جب اسے ریسرچ کا دورہ پڑتا تو پھر وہ
ایسی لیبارٹری میں ہفتوں بند رہتی، نہ کھانے کا ہوش نہ پینے کا،
نہ کپڑے پہننے کا، نہ کسی سے ملنے کا۔ اس وقت وہ سخت مزدور
بیزار اور خشک لڑکی بن جاتی ہے لیکن یہ شکر ہے کہ اس کی
ایسی جنونی ریسرچ کئی جینوں بعد ایک دو ہفتوں کے لئے ہی
ہوتی ہے ورنہ عام حالات میں وہ صبح روتی ہے۔“ — بیگم
فرہاد نے مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا اور خادو نے سر ہلاتے
ہوئے ان میں سے ایک فرڈ علیحدہ کیا اور باقی اس نے لفافے
میں ڈال کر ایک طرف رکھ دیئے۔

”یہ لو۔ یہ رابرٹ کا فرڈ ہے۔ اتفاق سے ان دونوں رابیل کی
ساگرہ تھی اس میں رابرٹ بھی شریک تھا اس لئے اس کا فرڈ

”نہیں اب میں نے تمہیں بتا دیا ہے خادو! تو آج سے تم
واقعی میرے بیٹے ہو اور بیٹے مال کا حکم ٹالنا نہیں کرتے۔“ —
بیگم فرہاد نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ڈرائنگ روم
سے چلی گئیں۔ خادو نے مسکراتے ہوئے لفافہ کھولا۔ لفافے میں چار
مختلف سائزوں کے فرڈ تھے اور یہ چاروں فرڈ ایک ہی شخصیت
کے تھے۔ رابیل کے فرڈ۔ خادو غور سے ان چاروں فرڈوں کو
دیکھنے لگا۔ رابیل واقعی ایک بھرپور نوجوان اور خوبصورت لڑکی
تھی۔ خاصی صحت مند بھی نظر آرہی تھی۔ اس کے چہرے پر ایسی
مسکراہٹ تھی کہ وہ کسی طرح بھی خشک اور مردم بیزار لڑکی نظر
نہ آرہی تھی بلکہ ان فرڈوں میں تو وہ ایسی لڑکی دکھائی دے رہی
تھی جو زندگی سے بھرپور شخصیت کی مالک ہو، اسے شک پرش
لگا کہ کہیں بیگم فرہاد کسی اور کے فرڈ تو نہیں لے آئیں کیونکہ بیگم
فرہاد نے رابیل کا جو نقشہ کھینچا تھا اس کے مطابق تو ایک چڑ-
سے چہرے اور بکھرے ہوئے بالوں والی لڑکی کی تصویر خادو
کے ذہن میں بیٹھ گئی تھی جس کی آنکھوں پر بجدے سے جھارا
فریم اور موٹے شیشوں والی عینک ہوگی اور وہ چہرے سے جو
اکائی ہوئی اور مردم بیزار نظر آرہی ہوگی لیکن یہ فرڈ اگر وہ
رابیل کے تھے تو پھر رابیل اس نقشے سے قطعی مختلف تھی۔ اگر
نہ گوہر فرڈ میں مشرقی لباس پہنا ہوا تھا لیکن لباس خاص
جدید فیشن کے اور بھرہ کد رانگوں کے تھا اس لئے خادو کو یقین
نہ کہہ سکتا کہ یہ رابیل کے فرڈ نہیں ہیں اور اگر واقعی یہ رابیل کے

ہمارے پاس رہ گیا ہے۔“ بیگم فریاد نے ایک طرف سے ہونے ایک اور لفافے سے ایک قدرے بڑے سا تڑکا پھوٹ نکال کر خادو کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا، خادو غور سے رابرٹ کو دیکھا جو رابیل کے ساتھ کھڑا تھا۔ بظاہر وہ ایک عام سا نوجوان تھا لیکن کنبانے کیا بات تھی کہ خادو کو کسی طرح بھی رابرٹ اتنا پڑھا لکھا نظر نہ آ رہا تھا جتنا کہ اس کے متعلق بتایا گیا تھا۔

اسی لمحے ڈرائیونگ روم کے بیرونی دروازے سے ایک اور چلے آ رہی اندر داخل ہوا اور اس نے بڑے موہبانہ انداز میں بیگم کو سلام کیا۔

یہ راستہ ہے۔ ہمارا علاؤم، اس نے رابیل کو ڈومائی کی گاڑی پر دیکھا تھا۔“ بیگم فریاد نے خادو سے مخاطب کر کہا۔

راشد۔۔۔ جیب کی تفصیلات تو بتاؤ کس ماڈل کی میں رنگ کی تھی، کیا تم نے اس کے نمبر چیک کئے تھے۔“

خادو نے پوچھا،
”یسس سر۔۔۔ میں نے غبر دیکھے تھے اور پھر ان نمبروں کی پڑتال کی تو معلوم ہوا کہ ایسے نمبر تو ابھی جاری ہی نہیں کئے گئے۔ غبر چلی گئے۔“ وہ جیب سے ماڈل کی لینڈ روور تھی ہانڈل فٹے ماڈل کی، آف واٹ کھر تھا؟ راشد نے موہبانہ بیچے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ تم نے کہاں دیکھی تھی۔۔۔ کس طرف سے آ رہی تھی اور کس طرف کو جا رہی تھی۔“ خادو سننے پر ہلچا۔

”سر ڈومائی پہاڑی میں جو تقریبی پارک بنا ہوا ہے میں اس کے گیٹ پر کھڑا تھا کہ شام نگر کی طرف سے وہ جیب آئی، اور میرے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔ میں فوراً اپنی ٹھکانہ کی طرف بڑھا اور پھر میں نے سارا علاقہ چھان مارا لیکن وہ جیب پھر مجھے نہیں نظر نہیں آئی۔ میں نے اس علاقہ میں موجود اور کئی کینیز اور ہاؤسز کو بھی چیک کیا لیکن بے سود رہا۔ جیب تو ایسے غائب ہو گئی جیسے اسے زمین کھا گئی ہو بس میں نے اسے انکا پہاڑی والی موٹر کاسٹے ہوئے دیکھا، اس کے بلکہ اس کا آج تک پتہ نہیں چل سکا۔“

”کون کون بیٹھا تھا۔ کون چلا رہا تھا۔ فرنٹ سیٹ پر کون تھا؟“ خادو نے باقی عدد پولیس والوں کی طرح جرح کرتے ہوئے کہا۔
ڈرائیونگ سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر غیر ملکی تھا جبکہ اس کے ساتھ مس رابیل بیٹھی ہوئی تھیں۔ مس رابیل والی سائیڈ میری طرف تھی۔ مس رابیل نے مجھے دیکھا لیکن میں نے ان کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی چمک نہ دیکھی۔ ان کا چہرہ بالکل سپاٹ تھا۔ عقبی سیٹ پر رابرٹ اور ایک اور نوجوان غیر ملکی تھا۔“ راشد نے جواب دیا اور پھر خادو کے پوچھنے پر اس نے رابرٹ کے علاوہ باقی دونوں غیر ملکیوں کے چیلے بھی تفصیل سے بتا دیئے۔
”ٹھیک ہے شکریہ۔“ اب تم جا سکتے ہو۔“ خادو نے کہا اور راشد سلام کر کے باہر چلا گیا۔

شب خرابی کا پاجامہ اور مشرٹ موجود تھی۔ اس نے دروازے کو کھولنے کی کوشش کی لیکن دروازہ دوسری طرف سے بند تھا۔ دروازہ اپنی ساخت کے لحاظ سے خاصا مضبوط نظر آ رہا تھا۔ ابھی عمران دروازہ کھولنے کی کوئی ترکیب سوچ ہی رہا تھا کہ یکبخت اسے اپنے عقب میں فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور وہ بے اختیار اچھل کر مڑا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں دھاتی حیرت کے آثار ابھر آئے کیونکہ فون سامنے میز پر پڑا تھا حالانکہ پہلے یہ فون اسے نظر ہی نہ آیا تھا۔ گھنٹی مسلسل بج رہی تھی۔ عمران تیزی سے اُٹے بڑھا اور پھر اس کے صحن سے ایک طویل سائنس نکل گیا۔ کیونکہ فون کا ڈائل غائب تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جس کسی نے بھی عمران کو اس کمرے میں بند کیا تھا اس نے جان بوجھ کر ڈائل اتار لیا تھا تاکہ عمران کسی کو فون نہ کر سکے لیکن عمران اس کی اس حماقت پر سبے اختیار ہنس پڑا کیونکہ بغیر ڈائل کے بھی وہ صرف کوئیڈل ٹرمینگ کی مدد سے وہ پوری دنیا میں کہیں بھی اس کے قدر در دست طور پر کال کر سکتا تھا کہ شاید دوسرا شخص ڈائل کے نرگھار بھی ایسا اس حد تک درست نہ کر سکتا تھا۔ فون کی گھنٹی مسلسل بج رہی تھی اس لئے عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسور اٹھالیا۔

”ہیلو۔ کیا تم مرچکے تھے جو اتنی دیر تک فون نہیں اٹھایا؟“ دوسری طرف سے کسی نے پھاڑ کھانے والے ہلچے میں کہا۔ بولنے والے کے ہلچے میں بے پناہ غرابی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی خونخوار جنگل میں دور نہیں بھوکے بھیڑیے نے مل کر غرارہ سے مولیٰ اور قریب

کے کھڑوں کے رنگ اور ڈیزائن قطعی مختلف تھے۔ وہ بستر سے بچے تر آیا اور پھر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ لیکن دروازہ ہر سے بند تھا اور عمران نے جب عجز سے دروازے کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کی شدت سے مزید پھیلنے لگیں کیونکہ دروازے کا ڈیزائن بالکل اسی طرح تھا جس طرح اس کے اپنے فلیٹ کے دروازے کا تھا لیکن اس دروازے کا رنگ قطعی مختلف تھا اور یہ بسا رنگ تھا جو عمران کو قطعی پسند نہ تھا۔ یہاں ہی مانی بھورا۔

”یہ آخر کچھ کیا ہے۔۔۔ یہ کس کا بیڈ روم ہے۔۔۔“ عمران نے فخر بھر اور انداز میں کمرے کو دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ اس کے جسم پر وہ نائٹ سوٹ بھی نہ تھا جو رات کو پہن کر وہ سوتا تھا بلکہ اس کی جگہ اس نے سفید رنگ کی ریشمی نائٹ پینٹی ہوئی تھی۔ ریشمی نائٹ جو فوجان لڑکیاں شب خرابی کے وقت پہنتی تھیں اور عمران کو شاید پہلی بار احساس ہوا کہ اس نے شب خرابی کا زمانہ لباس پہن رکھا ہے۔ اس کی آنکھیں واقعی حیرت کی شدت سے اس قدر پھیلیں کہ کالوں کی جگہ پتلیج تھیں۔

”اے۔۔۔ کیں اب میں اس عالیہ عمران تو نہیں بن گیا۔“ وہ دُری بن گئی۔۔۔ عمران نے حیرت سے جسم پر موجود لباس دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے نائٹ ڈوری کی گانٹھ کو کھینچا اور پھر وہ نائٹ اتار کر اس نے ایک طرف اچھال دی۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان کا ریل سائنس نکل گیا کیونکہ ریشمی نائٹ کے نیچے اس کا فانی

وہ آدمی کھڑا بات کر رہا ہو۔

بچے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا اس تصویر سے تمہاری شہرت کو نقصان

نہیں پہنچے گا؟“ — دوسری طرف سے بولنے والے کے بچے

میں شہرتِ غیرت تھی۔ بولنے والے کا بوجھ تیار ہوا تھا کہ وہ غیر ملکی ہے

لیکن غیر ملکی ہونے کے باوجود وہ مقامی زبان بالکل مقامی بچے

میں روانی سے بول رہا تھا۔

”شہرت کو نقصان۔ ارے سڑ خراب بلکہ خاز خراب اس

سے میری شہرت تو اور زیادہ بڑھے گی، ظاہر ہے اس تصویر میں

میک اپ کی وجہ سے میں خوبصورت لڑکی نظر آ رہا ہوں گا اور میری

خوبصورتی دیکھ کر شہر کے سارے دل چھینک رئیس زادے میرے

گھر کے چکر لگانے شروع کر دیں گے اور انتہائی خوشی سے میری

فرمائش پوری کرتے رہیں گے اس طرح دولت سے میرا بینک

بلیٹس اور سامان سے میرا گھر بھر جائے گا اور مجھے اپنے باورچی

کو لڑکی سے ناراض کرنے کا موقع بھی مل جائے گا، اس کی خواہ

بھی رنج جائے گی اور جو کمیشن وہ سودا سلف لانے کے دوران کما تا

ہے، وہ بھی صاف رنج جائے گا۔“ — عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ باورچی کو کیوں لگا لو گے؟“ —

دوسری طرف سے بولنے والے کے بچے میں ایسی بات تھی کہ

لکھنت عمران کے حقیقی معنی میں کان کھڑے ہو گئے، اس کی

انگوٹھوں میں تیز چمک ابھری اور پھر وہ بے اختیار مسکراتے لگا۔

”ہیلو جی کہہ رہے ہو اور مرا ہوا بھی کہہ رہے ہو اب تم نہ

بتاؤ جب تم جیسا مردہ بول سکتا ہے تو پھر مجھ جیسا بلی کیوں

سکتا، سوہل رہا ہوں بھائی۔ لیکن ایک بات ہے ذرا اہم ہے!

اب اتنے بھی خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں کہ خوف چھپانے کا

طرح سے اس قدر گلا پھار پھار کر بولن شروع کر دو۔“

”ہونہ تو تم بولتے زیادہ ہو، جانتے ہو کس سے بات کر رہا

ہو، میرا نام سلاپ ہے۔ سلاپ۔“ — دوسری طرف

سے کہا گیا۔

”سلاپ کی جگہ سیلاب رکھ لو تا کہ کم از کم میں قدرے خوفزدہ

ہو سکوں۔ ویسے اب فون کرنے کی وجہ بھی بتا دو تو زیادہ بہتر ہے

عمران نے لگاتے ہوئے بچے میں کہا۔

”سنو کل سارے دارالحکومت کے بازاروں میں جہاز می ساہ

کے رنگین پوسٹر مرد دیوار پر ہزاروں کی تعداد میں چسپاں نظر آئیں

گئے جن پر تمہاری تصویر ہوگی، تم نے ناشی پیٹی ہوئی ہوگی اور تمہا

جیسے پر باقاعدہ لیٹرٹریز میک اپ ہوگا اور نیچے کھینچا ہوا جوگا

ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس سر رجن کے اکلوتے لڑکے علی عمران

کی جنس اچانک تبدیل ہو گئی۔ بولو کیسی لگے گی یہ تصویر؟“

دوسری طرف سے بڑے طنز یہ بچے میں کہا۔

”بہت خوبصورت تصویر ہوگی ایک بچھے بھی بھجوا دینا، یہ

اسے فریم کر کر رکھوں گا۔“ — عمران نے بڑے بے نیاز

دھک ڈالو گے۔۔۔۔۔ عمران کی زبان جب چل پڑی تو
ظاہر سے رکنے کا کہاں نام لیتی تھی لیکن دوسری طرف سے
رہسپور رکھا جا چکا تھا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کریڈل دہایا اور
پھر اس نے تیزی سے اپنے فلیٹ کے نمبر لانے کے لئے کریڈل
کو بار بار مخصوص دفعوں سے دبا کر ٹیپنگ شروع کر دی لیکن جب
مخصوص نمبرز ٹیپ کئے جانے کے باوجود دوسری طرف سے گھنٹی
بجنے کی آواز تک دسنائی دی تو عمران کی آنکھیں مزید چمک اٹھیں
اس نے ایک بار پھر کریڈل دہایا اور پھر مخصوص نمبرز ٹیپ کرنے
شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد جب اس نے ہاتھ ہٹایا تو دوسری
طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز دسنائی دی اور پھر رہسپور اٹھایا
گیا۔

”یس۔۔۔۔۔ رحمن سپیکنگ؟“۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مرحمن
کی آواز دسنائی دی۔

”آپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل ہیں جناب۔۔۔۔۔
اور یہ آپ کی کوٹھی کا نمبر ہے؟“۔۔۔۔۔ عمران کے حلق سے ایک
سہمی جونی آواز دسنائی دی۔

”ہاں مگر تم کون ہو اور کیوں فون کیا ہے؟“۔۔۔۔۔ سررحمن
کے بلبے میں حیرت تھی۔

”جناب میں یونائیٹڈ سٹورز کا مالک ہوں۔ اختر علی میرا
نام ہے“ آپ کا باورچی سلیمان آیا تھا مجھ سے لہذا ادھار لینے میں
ادھار نہیں دیا کرتا جناب۔ لیکن جب اس نے آپ کا نام بتایا تو

”اس لئے کہ میرا باورچی انتہائی نکما، جاہل اور قطعی ان چور
قسم کا باورچی ہے۔ اپنے گاؤں میں ہجراہ تنور پر روٹیاں لگانا
تھا اور روٹیاں جھکی اور ایسے ساڑھی کر اس کی روٹیاں بدبو
کی بجائے ڈبل روٹیاں دکھائی دیتی تھیں۔ اس کے مالک نے اسے تنور
سے ہٹا دیا تو وہ سپردہ مظلوموں کی طرح کھرا رو رہا تھا کہ مجھے اس
پر رحم آگیا اور میں اسے باورچی بنا کر اپنے پاس لے آیا اور بس
سے سوائے مونگ کی دال پکانے کے اور کچھ آٹا ہی نہیں اور مونگ
کی دال بھی ایسی پکا آتے کہ وہ مونگ کی دال کم اور دال مونگ نا
ظر آتی ہے اور تنخواہ مانگتا ہے آل پاکیشیا بلکہ آل ورلڈ باورچی ہو گا
کے صدر مہتمی۔ تمہارے اس پوسٹر سے مجھے یہ فائدہ ہو جائے گا کہ
بشر کے دل چیدیک نہیں مجھے اعلیٰ ترین ہونٹوں میں دخول بخلیا
ہو گیا۔ اس طرح مجھے باورچی رکھنے کی ضرورت بھی نہ رہے
اور آخر چرچم اور یکن از سلیمان پاک دال معاملہ ہو جائے گا۔
فدی سے پوسٹر لگا دو پلیز، مسٹر خراب بلکہ خانہ خراب بے آب
بد ایک اور قافیہ بھی ہے لیکن میں ذرا مہذب قسم کا آدمی ہوں
میں لئے اپنے باورچی کی طرح جاہل۔ کندہ ناتراش نہیں ہوں کہ اگر
نام لے لوں، مجھے تو ڈاکو بھی لپیٹا ٹری میں اسے لے جا کر چیک
رانے کے لئے کہتے ہیں تو میں اسے پیش کی بجائے زیر آب کرتا
ہوں۔ ویسے اگر تم میرے باورچی کی طرح جاہل، گنوار، کندہ ناتراش
میں ہو مسٹر خراب بلکہ خانہ خراب تو تم پیش کی بجائے زیر آب
لی خوبصورت ترکیب پر ضرور مرحمن رہے ہو گے بلکہ مگر کیا پورا سر ہانڈ

”ادہ پوشٹ اپ، نانسس — میرا سلیمان باورچی ہے اور نہ میں نے اس سے ادھار منگوایا ہے، سمجھے؟“ — میرا بن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم دیا اور عمران کے مسکراتے ہوئے دلیور دکھا اور دروازے کی رٹ بڑھ گیا۔

”ڈیڈی اب ذرا ہی میرے فلیٹ پر پہنچیں گے اور پھر سلیمان چارے کا جو حشر ہو گا وہ واقعی دیکھنے وال ہو گا۔“ — سوارہ سلیمان: ملان نے دروازے کے قریب پہنچ کر ادھرچی آواز میں کہا میسکن دوسری طرف سے خاموشی طاری تھی، ایسے جیسے اس کمرے کے باروں طرف دور دور تک کسی انسان کا وجود ہی نہ ہو، عمران نے یہ بار پھر یہی الفاظ ادھرچی آواز میں دوہرائے اور پھر مرد کو واپس یک صوفے پر بیٹھ گیا، جب کچھ دیر گزر گئی اور کوئی رد عمل ظاہر نہ ہوا، عمران کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمودار ہوئے، اس نے بے اختیار تنہا ہی اچکھائیں اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس کے دلیور اٹھایا یا تھا کہ اسے دور سے ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی دروازہ ایک حمار کے سے کھلا ہو۔

”کہاں ہے — جلدی بناؤ — ایسے ہاتے اس کا تو خون ی بے حد ہلکا ہے، اکلوتا جو ہوا، یہ عوامی ہر قسم کا سایہ آئس پر دھلتا ہے؟“ — ایک چختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران چونک کر اٹھ کھڑا ہوا کیونکہ آواز صریحاً اس کی اماں بی کی تھی اور پھر دوسرے لمحے دروازہ باہر سے کھلا اور عمران کو اماں بی اور اس

جناب مجبوراً مجھے خاموشی سے ادھار دینا پڑا، اس نے آپ کو یہ گھر کا نمبر بھی بتایا تھا کہ بے شک میں کنفرم کر لوں چنانچہ میں نے جناب کنفرمیشن کے لئے فون کیا ہے؟“ — عمران نے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ سر رحمن جیسے بڑے افسر سے بات کرتے ہوئے انتہائی خوفزدہ سا ہو۔

”ادہ نانسس — وہ میرا باورچی نہیں ہے، میرے بیٹے علی عمران کا ہے اور اس کے فلیٹ میں رہتا ہے اور سن لو کہ ادھار ادھار کا دھندہ اور اس کی دھولی کی بات اسی عمران سے اُڑ کرنا، اب اگر تم نے میری کوٹھی پر دوبارہ فون کیا تو زندہ دفن کرادوں گا۔“ — سر رحمن توجہ کے عین مطابق بُری طرح بگڑ گئے تھے۔

”جناب ایک تو میں نے آپ کی عزت رکھتے ہوئے آپ کے نام پر ادھار دے دیا ہے اٹنا آپ مجھے دھکیل دے رہے ہیں، یہ اچھی مشرافت ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ میں آپ کے لڑکے کو ادھار دے دے کہ اب اس قدر تنگ آچکا ہوں کہ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب آپ کے لڑکے کو ادھار نہ دوں لیکن اب سلیمان نے اگر بتایا کہ وہ آپ کے لڑکے کی ٹوکی چھوڑ کر آپ کی کوٹھی پر خانسا مال بن گیا ہے اور اب آپ ادھار منگو کر رہے ہیں تو میں نے آپ کی عزت رکھ لی لیکن آپ اچھے افسر ہیں کہ جیسی زندہ دفن کر دینے کی دھمکی دے رہے ہیں؟“ — عمران ابھر خاصا ناخوشگوار سا ہو گیا تھا۔

انہی پردوں سے جوتی امار نے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ دہلیز میں گھڑی تھیں اس لئے توازن درست نہ ہونے کی وجہ سے لڑکھڑا کر گرنے ہی لگی تھیں کہ عمران نے جلدی سے آگے بڑھ کر انہیں بٹھالنے کی کوشش کی۔

”پیرے ہٹ۔ مجھے بات مت دگ، شیطان روح، تمہیں میرا ہی بیٹا نظر آیا تھا لڑکی بنانے کے لئے؟“۔ اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے انہوں نے جوتی پیرے نکال لی۔

”پل نیچے بیٹھ اور سر جھکا۔ خبردار جوتم نے سر ہلایا؟۔ اماں بی نے جوتا بات میں لیتے ہی غصے سے دھاڑتے ہوئے کہا۔
”مم۔ مم۔ مگر اماں بی آخر میرا قصور؟۔“ عمران نے بے اختیار ان کے سامنے نیچے قالین پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”اچھا ابھی قصور جلی پوچھ رہے ہو اور کسٹو مجھے اماں بی نہ کہنا چھو۔“ یہ میرا بیٹا ہے۔ اکلوتا بیٹا اور جب یہ پیدا ہوا تھا تو میں نے بڑے پیر صاحب کا تعویذ اس کے گنگے میں ڈالنا تھا۔ یہ تو اب چھینتا، نہیں وہ تعویذ موتی انگریزی جو پڑھ لی اس نے ذرہ تمہاری جرات تھی کہ تم میرے بیٹے کو لڑکی بناتے؟۔“

اماں بی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اب تو عمران بھی گھبرا گیا کیونکہ وہ اماں بی کی طبیعت اور فطرت کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ کہ ایک بار اماں بی کے ذہن میں یہ بات بٹھا دی جائے کہ عمران پر کسی شیطان روح کا سایہ ہے تو پھر اماں بی اپنے طور پر عمران

کے مجھے کھڑنے سلیمان کی شکل نظر آئی۔ سلیمان کے چہرے پر نہ کے تاثرات تھے۔

”ہوں تو تم لڑکی بن گئے ہو۔ کیوں۔ کیا میرے تو علاوہ اور ہیں پچیس لڑکے موجود ہیں جو تم لڑکی بن گئے ہو؟۔“ کیوں بنے ہوئے ہو لڑکی؟۔ اماں بی نے انتہائی تہہ کبرا لہجے میں صوفے کے سامنے کھڑے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔
”اماں بی میں تو لڑکی نہیں بنا۔ میں تو ابھی تک علی عمرہ ہوں۔ آپ دیکھ نہیں رہیں؟۔“ عمران نے قدرے سستے

ہوئے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے اماں بی کا لہجہ سن لیا تھا اور اچھی طرح معلوم تھا کہ اماں بی کا غصہ جب پورے عروج پر ہو ہے تو وہ ایسے ہی لہجے میں بولتی ہیں، بالکل ٹھنڈا لہجہ۔

”بیگم صاحبہ۔ آپ نے دیکھا چھوٹے صاحب نے کہ کیا کیا حال کر دیا ہے۔ پھر بیگم صاحبہ وہ سامنے بستر پر ناٹائی پڑے، یہی پتی ہوئی تھی انہوں نے۔“ آپ ان کے منہ پر ایک اپ دیکھ رہی ہیں؟۔ سلیمان نے انتہائی گھبراہٹ سے لہجے میں کہا۔

”ہوں میں دیکھ رہی ہوں اس کے ہونٹوں پر لگی ہوئی وہ موتی صراحی اور گانوں پر موجود غازہ اور پلکوں پر گنگے ہوئے سیاہی میں سب دیکھ رہی ہوں۔ ابھی میں اندھی نہیں ہوتی۔ میں ابھی اس کی کھوپڑی جو تیروں سے گنچی کرتی ہوں؟۔ اماں بی نے غصہ سے دھاڑتے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر انہوں نے جوتی

مار لائے تھے اس شیطان روح کو۔ کیوں؟ — اماں بی بات
رہتے کرتے یکجہت سلیمان کی طرف مراگئیں جو اب بیرونی دروازہ
کی طرف آہستہ سے کھٹک رہا تھا۔

”بب بب بیگم صاحبہ — میں بھلا ایسی جرات کر سکتا ہوں
یہ سب اداکاری ہے بیگم صاحبہ چھوٹے صاحبہ کی۔“
سلیمان نے انتہائی خوفزدہ ہلچے میں کہا اور اس کے کھٹکنے کی رفتار
بڑھنے سے قدرے تیز ہو گئی۔

”ارے یہ سلیمان نہیں شیطان روح ہے۔ یہ تو کھٹک رہی
ہے۔ اور یہ بھاگنا چاہتی ہے۔“ — عمران نے تیز پہلے
میں کہا۔

”ہائیں بھاگنا چاہتی ہے۔ کیسے بھاگنا چاہتی ہے؟ —
اماں بی نے کہا اور پھر جیسے بھوکے شیرنی اپنے شکار پر چھپتی ہے، اس
طرح اماں بی باوجود بوڑھی ہونے کے سلیمان پر چھپٹ پڑیں اور
دوسرے لمحے وہ اس کا کان پکڑے اسے نیچے جھکانے میں مصروف
تھیں اور ساتھ ہی ان کا جوتی والا ہاتھ کبلی کی کسی تیزی سے حرکت
میں اٹک گیا اور سلیمان کے سر پر تڑا تڑ جوتیاں برسنے لگیں۔

”نامراد روح میرے بیٹے پر آگئی تھی تو۔“ میں بڑھتی ہوں
تمہیں جرات کیسے ہوئی؟ — اماں بی نے غصے سے پوچھتے
ہوئے کہا۔

”میں دوبارہ جا رہی ہوں، تمہارے بیٹے کے سر پر کیا
کر لو گی تم میرا؟ — اچانک سلیمان کے حلق سے عزائی

کے سر پر جوتے مارنے کی بجائے اس شیطان روح کے سر
جوتے برسائی رہیں گی اور ظاہر ہے جب تک شیطان روح عمر
کی جان چھوڑ کر فرار ہونے کا اعلان نہ کرے گی اور کوئی نہ کوئی
شافی نہ دے گی اس وقت تک اماں بی کا ہاتھ نہ ڈکے گا۔ ظاہر
ہے وہ نہ جھٹ سے جوتیاں مار رہی ہو تیں اور عمران کو مار رہی
ہو تیں پھر وہ لپٹا کیوں کریں گی۔

”اورہ — اورہ بیگم صاحبہ میں شیطان روح آپ کے بیٹے
عمران کو چھوڑ کر اس کے باورچی سلیمان پر جا رہی ہوں، کیوں؟
یہی باورچی سلیمان ہی مجھے ہند دوں کے پرانے مرگٹ سے بلاتا
لایا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ میں جا کر عمران کو لڑکی بنا دوں۔ اب
اس کے سر پر جا رہی ہوں۔ جب تک بچے کا لا بکرا نہ ملے گا
اسے نہیں چھوڑ دوں گی چاہے آپ کتنی ہی جوتیاں اس کے
پر ماریں؟ — عمران نے فوراً ہی پینزہ بدلتے ہوئے کہ
اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح تڑپ کر قلائین پر گرنا جیسے اس
کی روح نکل گئی جو ملگر دوسرے لمحے وہ جلدی سے اٹھا اور اس
حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

”اماں بی آپ اور یہاں — آپ کب تشریف لائی؟
ہاں یہ سلیمان کو کیا ہو رہا ہے۔ اورہ اس کی آنکھوں سے توئی
ہو رہا ہے کہ اس پر کوئی شیطان روح قابض ہے مگر کون
کیوں؟ — عمران نے بڑے معصوم سے انداز میں کہا۔
”اورہ خدا کا شکر ہے میرا بیٹا ٹھیک ہو گیا۔“ جو نہ تو

ہوئی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی وہ اس طرح دھڑام سے بڑھا
 گرا جیسے اس کے جسم سے روح نکلی گئی ہو۔

”ہائیں پھر عمران پر!“ امان بی تیزی سے مڑیں اور
 وہ سر سے لمحے انہوں نے پہلے جیسی پھرتی سے عمران کا کان پکڑا
 اور اب جوتیاں تھام کر عمران کے سر پر بچنے لگیں۔

”مم۔ مم میں جا رہی ہوں دوبارہ سلیمان کے سر پر؟ عمران سے
 روٹے ہوئے کہا لیکن اسی لمحے سلیمان کی کلفت اچھلے اور کنبلی کی سی تیز

سے راباڑی کی طرف دوڑ پڑا جو فلیٹ کے بیرونی دروازے کی طرف ہٹا دیا
 ”کیا بات ہے اچھی آدمی کیوں اس طرح دوڑ رہے ہو؟“ انہماک
 بیرونی دروازے والی راباڑی کی طرف سر جھکنے کی گرجا آواز سنائی دی

”بیب ب بڑی بیگم صاحبہ جوتیاں مار رہی ہیں!“ سلیمان
 کی انتہائی بولکھائی ہوئی آواز سنائی دی۔

”ٹائٹنس۔ بیگم صاحبہ یہاں کہاں سے آگئیں اور سنو تم
 میرے نام سے یو ٹائیڈ سنو سے ادھار کیوں لیا تھا؟“ سر جھک

کی گرجا دار اور انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

”او۔ ادھار۔ قسم سے میں۔۔۔ حج حج جناب میں نے آ
 کر کبھی آج تک ایک پیسے کا بھی ادھار نہیں لیا!“ سلیمان کی
 روتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”تمہارے تیار ہے فلیٹ میں کیسے آئے ہیں اور کس ادھار کی
 بات ہو رہی ہے؟“ لڑائی نے حیرت بھرے لہجے میں عمران
 کے مخاطب پر کمر کھینچ کر بڑے معصومیت بھرے آواز میں امان بی سے

ہموں میں بیٹھا اُن کی طرح دیدے گھمانے میں مصروف تھا۔ اسی
 لمحے سر جھکنے سلیمان کو کان سے پکڑے ہوئے مڑ کر اس راباڑی میں
 لے آئے جس میں عمران کی امان بی موجود تھیں اور عمران دہلیز کی
 زردی طرف درمی پر اکڑوں بیٹھا ہوا تھا۔

”کیا کیا مطلب۔ بیگم تم اور یہاں!“ سر جھکنے اپنی
 ہم کو دیکھ کر اس قدر حیران ہوئے کہ سلیمان کا کان بھی ان کے
 ہوتے سے بے اختیار چھٹ گیا۔

”ہاں۔ مجھے سلیمان یہاں لے آیا تھا کہ عمران پر کسی شیطان
 روح کا سایہ ہو گیا ہے اور وہ لڑکی بن گئی ہے۔ میں نے یہاں
 کر جب اسے ڈانٹا تو وہ عمران کو چھوڑ بھاگی اور اب سلیمان پر

دار ہو کر فلیٹ سے باہر رہی تھی کہ تم نے اسے پکڑ لیا۔ میں تو چھٹی
 بی کیا ضرورت تھی اسے پکڑنے کی۔ اب یہ اگر تم پر سوار ہو گئی
 تو پھر!“ امان بی نے وضاحت کرنے کے ساتھ ساتھ

پہلے پہلے میں کہا۔
 ”لا حول ولا قوۃ۔ کیا جہالت کی باتیں کر رہی ہو۔ اب ان
 مقول کے پاس یہی کام رہ گیا ہے کہ ہیں انہی میں صحتی کہانیاں
 ماکر بہارا وقت ضائع کریں۔ کیوں؟“ سر جھکنے نے

بتائی غصیلے لہجے میں کہا۔
 ”تم نے لا حول ولا قوۃ دیا ہے اور لا حول کلام پاک ہے
 جس کی زبان سے کلام پاک ادا ہو رہا ہو اس پر شیطان روج
 قبضہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تم بچ گئے ہو۔ لیکن تم تو دفر

جار ہے تھے پھر ادھر کیسے آگئے۔ کیا عمران کو رقم دینی ہے
اماں بی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”رقم — وہ کیوں — مجھے کیا ضرورت ہے اسے رقم پر
کی؟ — سر رحمن نے حیران ہو کر کہا۔

”کیوں کیا تم اس کے باپ نہیں ہو؟ — اماں بی
غصہ عروج پر پہنچ گیا۔

”لاحول ولا قوۃ — بلگیم کم از کم سوچ کر تو بات کیا کرو۔
خواہ مخواہ جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتی ہو؟ — سر رحمن۔
غصیلے بچے میں کہا۔

”اچھا اب یہ رشتہ تمہاری نظر میں لاحول ولا قوۃ ہو گیا ہے
تمہیں اس رشتے کے تقدس کا بھی خیال نہیں رہا جو تم اس
لاحول ولا پڑھ رہے ہو — کیوں؟ — اماں بی نے غصے
سے پھینکارتے ہوئے کہا۔

”بلگیم میں تمہارے رشتے پر نہیں تمہاری بات پر لاحول ولا
پڑھ رہا تھا۔ بہر حال چھوڑو۔ میں یہاں یہ معلوم کرنے آیا تھا
عمران نے اس سیدمان سے میرا نام لے کر ادھار کیوں منگوایا؟
اس یونائیٹڈ سٹور سے — اس نے مجھے فون کیا — یا
پوچھتا ہوں کہ ان لوگوں نے یہ حرات کیسے کی؟ —
رحمن نے فوری طور پر موضوع بدلتے کی خاطر کہا۔

”جب تم اس کے باپ ہو اور اس کے پاس رقم نہ ہوگی
پھر یہ تمہارا نام لے کر ادھار نہ منگوائے گا تو کیا میرا نام

اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ رقم دے دیا کرو۔ موئی بیگلوں میں پڑی
مڑ رہی ہے اور بیٹیا ادھار مانگتا پھر رہا ہے اور اگر کوئی بات
کرے تو پھر لاحول ولا کی گردان شروع ہو جاتی ہے؟ —
اماں بی نے جلدی بچنے میں کہا۔

”لیکن اگر رقم نہ بنتی تو مجھے کہتے یہ براہ راست میرے
نام پر ادھار لینے کا کیا مطلب؟ — سر رحمن اب ایسے بچے
میں بول رہے تھے جیسے اب وہ دل ہی دل میں بُری طرح پچھتا
رہے ہوں کہ بلگیم کے سامنے آخر انہوں نے رقم اور ادھار والی
بات کی ہی کیوں۔

”اچھا تم اب بھی رقم دینے کی بات پر بحث کر رہے ہو۔
جبکہ تمہیں خود معلوم ہو گیا ہے کہ رقم نہ ہونے کی وجہ سے مجبوراً انہیں
ادھار لینا پڑا ہے اور اس وقت تم رقم دے دیتے — کیوں؟ —
اماں بی اپنی بات پر لڑی ہوئی تھیں۔

”کتنا ادھار لے کر آئے تھے چلو میرے ساتھ میں اُسے اچھو
ادائیگی کرتا ہوں؟ — سر رحمن نے آخر ذبح ہوتے ہوئے
کہا۔

”نہیں ڈیڈی رہنے دیجئے آپ — میں محنت مزدوری کر
لوں گا۔ نان چھو لے بیچ لوں گا۔ نہیں تو گھروں میں سفیدی و خیر
کر لوں گا۔ بہر حال میں خود یہ معمولی سی رقم ادا کر دوں گا۔ اب
آپ ادائیگی کرنے گئے تو وہ کیا کہے گا کہ باپ کو اپنی اولاد پر بھی
اعتبار نہیں رہا جو خود ادائیگی کرنے آگئے ہیں۔ رہنے دیجئے آپ

کی ہربانی۔ بس میں خود ہی محنت وغیرہ کر لوں گا۔
 عمران نے سہمے سے ہلچے میں کہا۔ وہ اب تک خاموش بیٹھا
 ہوا تھا۔

"شٹ اپ۔ اب تم نے پھر ڈرامہ شروع کر دیا۔ یہ ڈرامے
 اپنی ماں کے سامنے کیا کرو سنبھلے۔ کتنی رقم کا ادھار لیا ہے۔
 سررحمن نے غصیلے ہلچے میں کہا۔

"ڈیڈی معمولی سی رقم ہے۔ صرف ایک لاکھ کی۔ لیکن
 ڈیڈی میں ڈرامہ نہیں کر رہا ہوں۔ میں محنت مزدوری کر لوں گا؟
 عمران نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"ہو نہ۔ اب ایک لاکھ روپلی کے لئے تم میرے بیٹے سے
 محنت مزدوری کراؤ گے۔ اس بیٹے سے جس سے میں نے کبھی پانی
 گلاس تک نہیں بھر دیا جسے میں نے چروں سے بھی زیادہ
 محنت سے پالا ہے۔ جسے میں نے گرم چائے تک نہیں گنے دئی۔

اب میرے اس معصوم بیٹے سے تم محنت مزدوری کراؤ گے۔ ایک
 لاکھ روپلی کی خاطر۔ کیوں؟۔ اماں بی کا پارہ اس قدر
 ٹھک گیا کہ ان کا پورا جسم غصے کی شدت سے کانپنے لگ گیا۔

"ارے ارے ایک تو ذرا اس کی بات آجائے تم غصے سے
 قابو ہو جاتی ہو۔ یہ تک نہیں سوچتیں کہ یہ خواہ مخواہ ایس
 بن کر رہتا ہے۔" سررحمن نے نرم ہلچے میں کہا۔

"کہو۔ یہ فراڈ کر رہا ہے۔ ہاں ٹھیک ہے۔ تمہیں ایک
 روپلی جو دینا پڑی ہے۔ میں لپچتی ہوں آخر اتنی دولت

اپنی جاگیر کا کرو گے کیا۔ اکلوتا بیٹا تو مزدوری کرتا پھرے
 اور تم اس دولت پر سانپ بن کر بیٹھے رہو؟۔ اماں بی
 کا جلال اور زیادہ بڑھ گیا۔

"لا حول ولا خواہ مخواہ کی مصیبت کھڑی کر دیتی ہو اور سنو
 عمران اور تم بھی کس کو احمق آدمی؟ اب اگر تم نے میرے نام سے
 کوئی ادھار لیا تو کھڑے کھڑے زندہ دفن کر دوں گا۔ ہاں مجھ

سے یہ لاف برباشت نہیں ہوتے؟۔ سررحمن نے انتہائی
 غصیلے ہلچے میں کہا اور جیب سے بٹوہ نکال کر انہوں نے اس میں
 سے چیک بک باہر کھینچی۔ اس کے ایک چیک پر ایک لاکھ روپیہ
 اور دستخط کر کے اسے سلیمان کی طرف اچھال دیا۔

"چلو بیگم میں تمہیں گھر چھوڑتا جاؤں گا؟۔ سررحمن
 نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ٹھیک ہے چلو۔ ارے ہاں کیا کہہ رہے تھے
 تم کہ زندہ دفن کر دوں گا۔ کس کو دفن کرو گے۔ عمران
 کو۔ کیوں یہی کہا تھا نام نہ؟۔ اماں بی واپس مڑتے
 مڑتے لکھت ٹھٹک کر رُک گئیں۔

"عمران کو نہیں سلیمان کو کہہ رہا تھا۔ یہ احمق جا کر میرے
 نام سے ادھار لے آتا ہے۔ جلدی کر میں نے دفتر بھی مانا ہے
 خواہ مخواہ صبح صبح ایک فساد کھڑا ہو گیا ہے۔" سررحمن
 نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گئے۔

"ارے ارے آرام سے چلو آخر بھاگنے کی کیا ضرورت ہے

”جو بندہ تو اب میرے سامنے بھی اداکاری کر دے گا۔“
 عمران کا ہجوہر دیکھتے ہوئے حد سرد ہو گیا۔

”جج جناب اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے جناب۔ رات کو جب آپ سو گئے تھے تو طہر صاحب نیکٹ پر آئے تھے، ان کے ہاتھ میں ایک بڑا سا بیگ تھا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان کے لئے سبز چائے بناؤں چنانچہ میں چائے بنانے لگا۔“

”میں چلا گیا اور وہ آپ کے بیڈ روم کی طرف چلے گئے۔ جب میں سبز چائے بنا کر واپس آیا تو آپ کے بیڈ روم کا دروازہ اسی طرح بند تھا اور ظاہر صاحب ڈرائیونگ روم میں موجود تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ ایک اہم مقصد حاصل کرنے کے لئے

ایک ڈرامہ تیار کیا گیا ہے اور تم نے اس میں انتہائی سنجیدگی سے ایک کردار ادا کرنا ہے کہ صبح آپ کے اٹھنے سے پہلے ڈرائیونگ روم کے ٹیلیفون سیٹ سے بیڈ روم والی ایکشن سے ظاہر میں نے فون کرنا ہے۔ انہوں نے مجھے ہجوہر اور سارے الفاظ نہ صرف اچھی طرح یاد دیتے بلکہ اس کی باتا عدد دو بار دہرانی بھی سنائی۔ اس کے بعد انہوں نے کہا کہ میں ریسپورڈر رکھ کر فوراً کوٹھلی جاؤں اور

اماں جی کو اپنے ساتھ یہاں لے آؤں اور انہیں کہوں کہ عمران لڑکی بن گیا ہے۔ میں جب ان ساری باتوں پر حیران ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ نہ صرف انتہائی اہم مسئلہ ہے بلکہ اگر معمولی سی کوتاہی بھی ہوئی تو عمران کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق ہو جائے گا۔ انہوں نے مجھے کہا کہ اگر عمران کو ان باتوں کا ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو

پہلے کا فلیٹ ہے کسی غیر کا تو نہیں؟ — اماں جی نے ہاں کے پیچھے پکٹتے ہوئے تیز بچے میں کہا۔

”میں دروازہ بند کر آتا ہوں جناب؟ — سلیمان نے جلدی سے اماں جی کے پیچھے جانے کے لئے مڑتے ہوئے عمران سے کہا۔

”اسے مجھے دو اور اب جاؤ جہاں جی چاہے؟ — عمران نے اس کے ہاتھ پر جھپٹا مار کر چیک چھینتے ہوئے کہا اور سلیمان بڑا سامنے بناتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اس کمرے سے نکل کر اب ڈرائیونگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

”سلیمان ادھر آؤ؟ — ڈرائیونگ روم میں بیٹھتے ہوئے عمران نے انتہائی سفت بچے میں سلیمان سے مخاطب ہو کر کہا جو کان دبا کر تیزی سے ڈرائیونگ روم کے دروازے کے سامنے سے نکلا جا رہا تھا۔ وہ بیرونی دروازہ بند کر کے واپس جا رہا تھا۔

”جی صاحب؟ — سلیمان نے دروازے پر پہنچ کر سر جھکاتے ہوئے پوچھا۔

”یہ کیا حرکت کی ہے تم نے؟ — اور کیوں؟ — عمران کے بچے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

”کونسی حرکت جناب؟ — سلیمان نے بڑے معصوم سے بچے میں کہا۔

پھر وہ جان تو دے دیں گے لیکن لڑکی بیٹنے پر آمادہ نہ ہوئی۔ چنانچہ طاہر صاحب کی سنجیدگی اور آپ کی زندگی دونوں کے اثر میں تیار ہو گیا۔ اس پر طاہر صاحب میرے ساتھ بیگ اٹھا کر آپ کے بیڈ روم میں آئے۔ انہوں نے بیڈ روم کا دروازہ کھولا، پھر سیدھے آپ کے بیڈ کی طرف گئے۔ آپ گہری نیند سو رہے تھے۔

”اوہ اوہ دیکھا سیلوان — عمران کی جان کو خطرہ لاحق ہے۔ یہ یہوش پڑے ہیں۔“ — طاہر صاحب نے آپ کو بغض چپک کر بتائے ہوئے کہا۔

میری طرف سے پریشانی کے اظہار پر انہوں نے مجھے لٹا دی اور کہا کہ اگر ان کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق کام ہوا تو صبح عمران ٹھیک ہوگا۔ اس کے بعد انہوں نے بیگ کھول کر اس میں سے بہت سا سامان نکالا، دیواروں پر سٹے رنگ کے والپپر لٹکائے، فرش پر موجود قالین پر دری بچھا دی، صوفوں اور کرسیوں پر سٹے کپڑے چڑھا دیئے، ٹیلی فون کو ڈائل اتار کر جیب میں رکھ دیا پھر آپ کے لباس کے اوپر ہی ناٹھی پٹائی، البے کی چادر تبدیل کی، سر باند تبدیل کیا پھر بیگ سے ایک میک اپ باکس نکالا اور پھر آپ کے چہرے پر انہوں نے میک اپ کر شروع کر دیا۔ جب میک اپ ختم ہوا تو انہوں نے آپ کو اس بستر پر لٹا دیا پھر انہوں نے مجھے کہا کہ میں جا کر ڈرائیونگ روم، بیڈ روم کی ایکسٹنشن پر کال کروں تاکہ وہ چپک کر لیں۔ چنانچہ

نے ڈرائیونگ روم سے جا کر کال کی۔ اس پر انہوں نے ریسپورڈ رکھ دیا اور پھر جب میں ڈرائیونگ روم سے باہر نکل کر وہ بارہ بیڈ روم کی طرف آ رہا تھا، وہ بیگ اٹھائے مجھے راہداری میں ملے۔ انہوں نے ایک بار پھر مجھے کہا کہ میں ایک ایک لمحے کا پورا پورا خیال رکھوں اور معمولی سی کوتاہی بھی نہ کروں، اس کے بعد وہ واپس چلے گئے میں دروازہ بند کر کے واپس آیا تو آپ کے بیڈ روم کا دروازہ باہر سے بند تھا، میں نے کھول کر جھانکا تو آپ بیڈ پر اسی طرح ناٹھی پہنے اور میک اپ کئے بے سندھ سوئے ہوئے تھے۔ میں نے دروازہ باہر سے بند کیا اور اپنے کمرے میں چلا گیا۔ ان عجیب و غریب حالات کی وجہ سے مجھے بالکل نیند نہ آئی، میں نے دانش منزل فون کر کے طاہر صاحب سے بات کرنا چاہی تو وہاں سے جواب ملا کہ پیغام ریکارڈ کر دیا جائے جس پر میں نے ریسپورڈ رکھ دیا۔ مجھے سب سے زیادہ آپ کی فکر تھی چنانچہ صبح سب سے پہلے میں نے ڈرائیونگ روم کے میں فون سے بیڈ روم کی ایکسٹنشن سے کال کی جو آپ نے کافی دیر بعد ریسپو کی اور اس کے بعد طے شدہ الفاظ میں نے کہے اور ریسپورڈ رکھ کر میں طاہر صاحب کے کہنے کے مطابق قلیط سے فوراً نکل کر کوٹھلی چلا گیا۔ جب میں نے وہاں بڑی بیگم صاحبہ کو بتایا کہ آپ ناٹھی پہنے اور میک اپ کئے ہوئے ہیں تو وہ بڑی طرح گھبرا گئیں اور انہوں نے کار نکالنے کی بھی دیر نہ کی اور فوراً ٹیکسی لے کر یہاں پہنچ گئیں، اس کے بعد جڑے صاحب آپ آگئے اور اب تک سارے حالات آپ کے سامنے

”ظاہر کے میک اپ میں نہیں پاس وہ اصل ظاہر صاحب
تھے۔“ سلیمان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

”ہونہ۔ اچھی پتہ چل جاتا ہے۔“ عمران نے کہا
وہ اس نے ڈرائیونگ روم میں پڑسے ہوئے ٹیلی فون کا ریسپور
ٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مشغول ہو گئے۔
”ایس پانچ ہاؤس۔“ چند لمحوں بعد ہی ایک
آواز سنائی۔

”مشتر ظاہر صدیقی یہاں ہوں گے ان سے بات کر انہیں
میں دارالکومت سے علی عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے
انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ظاہر صدیقی صاحب۔ اچھا ہونڈ آن کریں۔“
دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران ہونڈ بھجھ کر تھاموش ہو گیا۔
”اب کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو جاؤ پیائے بنا کر لے
آؤ۔“ عمران نے سامنے خاموش کھڑے سلیمان سے
کہا اور سلیمان کان دبائے خاموشی سے مڑا اور ڈرائیونگ روم
سے باہر چلا گیا۔

”ہیلو ظاہر بول رہا ہوں۔“ تقوڑی دیر بعد ریسیور
پر ظاہر کی آواز ابھری۔

”ظاہر تم نے وہاں شادی کے دوران میرے یا سلیمان کے
متعلق کسی سے کوئی بات کی تھی۔“ عمران کا لہجہ بے حد
سنجیدہ تھا۔

”میں۔۔۔۔۔ سلیمان نے پوری ذہانت سے سارے حالات
سناتے ہوئے کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ
جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے۔

”ہونہ۔ تو تیار مطلب ہے کہ یہ سب کچھ ظاہر نے یہ
ہے۔“ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔
”میں سچ کہہ رہا ہوں جناب۔“ سلیمان نے سہمے

لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ عمران کا ہر ایک اچھی طرح پہچانتا
اور عمران نے جس لہجے میں بات کی تھی اس سے ظاہر ہوتا
تھا کہ وہ اس وقت شدید غصے میں ہے۔

”لیکن ظاہر تو گزشتہ تین روز سے چھٹی پر گیا ہوا ہے
کے کسی عزیز کی شادی تھی اور اس کے والد کی شرکت اس میں
ضروری تھی لیکن اس کے والد بیمار ہیں اس لئے ان کی جگہ اسے
جانا پڑا اور ابھی اس کی چھٹی ختم ہونے میں دو روز باقی ہیں۔“
عمران کا لہجہ پہلے کی طرح انتہائی سنجیدہ تھا۔

”مم۔ مگر پاس وہ ظاہر صاحب ہی تھے۔ میں اب انہیں
پہچانوں گا۔“ سلیمان کی آنکھیں خوف سے پھیلی گئی
تھیں۔

”اس کا مطلب ہے کہ کل اگر کوئی ظاہر کا میک اپ کرے
آجائے اور کہے کہ عمران کو گولی ماری ہے تو تم اطمینان سے
کاٹوں میں انگلیاں ڈال کر میچے جاؤ گے۔ کیوں؟“
نے پھنکارے ہوئے کہا۔

” بات۔ آپ کے متعلق۔ اود ہاں چند عزیزوں سے ملے۔ ظاہر ہے کہ۔

باتوں کے دوران آپ کا ذکر آگیا تھا۔ ان میں سے دو تو آپ جانتے تھے پھر آپ کی حرکات، مسکنات اور عادات پر اچھو غامضی لطف بازی جوتی رہی۔ سلیمان کا بھی ذکر آیا تھا مگر آپ کو کیسے پتہ چلا اور آپ کیوں پوچھ رہے ہیں؟۔ ظاہر ہے کہ۔
 بلجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

ظاہر ہے جواب دیا۔

” وہ دونوں کون تھے اور اس محفل میں کتنے افراد موجود تھے؟“ اچھا۔ اس کا مطلب ہے کسی اور نے یہ گفتگو سن کر یہ حرکت عمران نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے دوسرا سوال کی ہے۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان چائے کی پیالی لے کر اندر داخل ہوا اور اس نے پیالی بڑے موزبانہ انداز میں عمران کو دیا۔

” ان میں سے ایک تو میرا کسم رشتا تھے۔ آپ کے ڈیڈی کے سامنے میز پر رکھ دی۔

کے ماتحت رہتے تھے۔ پھر تبدیل ہو کر وزارت خارجہ سے ایج ہو کر غیر ملک سفارت کاری میں چلے گئے تھے۔ آج کل ریشتر ہیں اور دوسرے الفت حسین تھے۔ میرے دور کے رشتہ داروں سے ہیں اور بیرون سٹی میں پروردہ رہتے ہیں اور شہر کا کو کھڑی ہیں۔ وہ پڑھاتے رہتے ہیں۔ آج کل ایک کالج کے پرنسپل ہیں۔

ظاہر ہے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 ” جو نہ ٹھیک ہے۔ میں سمجھ گیا۔ باقی کتنے افراد تھے اس محفل میں؟“ عمران نے اسی طرح سنجیدہ بلجے میں پوچھا۔

” چار افراد اور تھے۔ جن میں سے دو تو غیر ملکی مہمان تھے اور دو میرے دور کے عزیز تھے مگر عمران صاحب بات

” یعنی تہناری نظر میں میرا کوئی نقصان بھی نہیں ہوا۔ لیڈر ناکئی اور لیڈر میک اپ اور لیڈر بیڈر م میں جھپٹی گئی میری تصویریں مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں۔ کیوں۔ اگر یہ تصویریں میرے ہونے والے کسم کو بھجوا دی گئیں تو پھر۔“

باریلوں میں موجود تمام قصبوں کی نسبتاً سب سے بڑا قصبہ تھا جس لئے وہ دوشالی جا رہے تھے۔

ان غیر جانبداروں کو رابیل کے ساتھ موجود ہونے سے مجھے شک پڑا ہے کہ رابیل کو کسی بڑے مقصد کی خاطر باقاعدہ اٹھایا گیا ہے۔ — چونکہ انہوں نے کہا۔

”لیکن یہ مقصد کیا ہو سکتا ہے، رابیل ایک عام سی لڑکی ہے۔ اس کے اس طرح اٹھانے ان کو کیا فائدہ ہو سکتا ہے؟ —“

”جیسے بیٹھے ہوئے صدیقی نے سر ملاتے ہوئے کہا۔
”اب اصل بات کا تو پتہ اس صورت میں چل سکتا ہے جب رابیل مل جائے۔“ — سٹیئرنگ پر بیٹھے خاور نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ملادینے۔

”تم نے رابیل کی ماں سے معلوم کیا کہ آخر رابیل ان جڑی بوٹیوں پر کس قسم کی ریسرچ کرتی رہتی تھی؟ —“ اس بار انہوں نے سوال کیا

”نہیں۔ میں نے پوچھا نہیں، ویسے مجھے اس کا خیال ہی نہیں آیا اور ریسرچ کیا ہو سکتی ہے، وہی جو عام طور پر بیا لو جسٹ کرتے رہتے ہیں۔ جڑی بوٹیوں کی مخصوص خصوصیات اور ان کا مختلف قسم کی بیماریوں پر اثرات پر ہی ریسرچ ہوتی ہے۔ —“

خاور نے جواب دیا۔ اور انہوں نے سر ملادیا۔
چند لمحوں بعد ایک موٹر مڑتے ہی دوشالی قصبے کی حدود شروع ہو گئی، خاصا بڑا قصبہ تھا جس میں زندگی کی تقریباً تمام

جیب غامبی تیز رفتاری سے ڈومائی کی پہاڑیوں میں موج پٹکی سی سرخ پر دوڑتی ہوئی ایک چھوٹے سے پہاڑی قصبے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیب کے سٹیئرنگ پر خاور بیٹھا تھا جبکہ اس کے ساتھ ڈرنٹ سیٹ پر چونان اور عقبی سیٹ پر صدیقی اور انہوں نے موجود تھے۔ خاور نے بیگم فراد خان سے ملاقات کے بعد سب سے پہلے اپنے ان دوستوں سے ملاقات کی اور پھر سارا کیس ان کے سامنے رکھ دیا اور اس کے بعد اس میں یہ طے پایا کہ چونکہ وہ فارغ ہیں اس لئے اس فراغت کا اٹھاتے ہوئے وہ خود ہی رابیل کی برآمدگی کے سلسلے میں مل کر کریں گے اور اس کیلئے ان میں یہی طے پایا تھا کہ چونکہ رابیل آخری بار ڈومائی پہاڑیوں میں دیکھا گیا تھا اس لئے تلاش کا بھی انہی پہاڑیوں سے ہی شروع کیا جائے۔ دوشالی قصبہ

خادر نے جیب سے راہیل کا فوٹو نکال کر ویٹر کے سامنے کرتے ہوئے کہا اور ویٹر نے خادر کے ہاتھ سے فوٹو لیا، اسے خود سے دیکھا اور پھر انکار میں سر ہلاتے ہوئے فوٹو واپس کر دیا۔
 ”نہیں جناب۔ میں نے تو انہیں یہاں نہیں دیکھا اور جناب اگر غیر ملکی صاحبان ساتھ ہیں تو پھر یہ لازماً گرین کلب میں پھڑسے ہوں گے، غیر ملکی زیادہ تر وہیں پھڑسنے کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ انہوں نے حکومت سے جوئے اور مشابک کا باقاعدہ لائسنس لے رکھا ہے، سنا ہے دارالحکومت کے کسی بہت بڑے افسر کی ملکیت ہے، یہ کلب۔ آپ وہاں معلوم کر لیں۔“
 ویٹر نے فوٹو واپس دیتے ہوئے کہا اور خادر نے فوٹو تو واپس جیب میں ڈال دیا اور روپے کا ایک نوٹ نکال کر بوڑھے ویٹر کی منگھی میں دے رہا تھا۔

سہولیات موجود تھیں۔ یہی وجہ تھی کہ اس قصبے میں غیر ملکی سرمایہ کاروں کی تعداد میں آہستہ آہستہ اضافہ ہو رہا تھا۔ وہاں کی سیاحتی سہولیات کافی حد تک تیار تھیں۔ یہاں قدم قدم پر ایسے نظارے نظر آتے تھے کہ شاید پوری دنیا میں اس سے خوبصورت جگہ نہ ہو لیکن یہاں چونکہ سیاحوں کے لئے سہولیات کافی تھیں اور حکومت نے بھی اس طرف کبھی توجہ نہ دی تھی اس لئے یہاں سیاحوں کی وہ کثرت تو نہ تھی جو ان علاقوں میں ہونی چاہیے تھی لیکن اس کے باوجود یہاں بکھرا ہوا قدرتی حسن سیاحوں کو بہر حال اپنی طرف کھینچ لیتا تھا۔ اس لئے سیاحوں کی اچھی خاصی تعداد یہاں آتی جاتی رہتی تھی اور انہی سیاحوں کی آمدورفت کی وجہ سے ہی اس قصبے نامشہر میں ہوٹل، کلب، ریسٹ ہاؤسز، شاپنگ سنٹر وغیرہ کافی تعداد میں تھے۔ غادر نے جیپ یہاں کے ایک چھوٹے ہوٹل کے کپتانڈ گیٹ میں موڑی اور حضورؐ کی قبر پر گھبراہٹ سے گھبرا کر اس کے پاس پہنچے۔ وہاں پر ایک چھوٹے سے ہوٹل کے مالک نے اس کو دیکھ کر کہا کہ یہاں پر ایک طرف گھر ہے اور دوسری طرف سے دوسرا گھر ہے۔

کر اس نے خاور کے سامنے رکھ دیا۔

”یہ اسے دے دیں۔“ ویرٹ نے کہا اور واپس آ گیا۔ کارڈ اس ہوٹل کا تھا جس کے ایک کونے میں مسرخ رنگ کے دستخط تھے، خاور نے مسکراتے ہوئے کارڈ اٹھایا اور جیب میں ڈال لیا۔

”بڑا جھنگا کارڈ ہے یہ۔“ سوور پلے کا ایک؟“ نہا بنے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سبب بے اختیار ہنس پڑے۔
”فردا خان کی جائیداد بہت وسیع و عریض ہے اس لئے کہ جھنگا نہیں ہے۔“ چوہان نے فقرہ کہتے ہوئے کہا اور اس بار ان سب کے تہمتوں سے اورو گرد کی میزوں پر بیٹھے ہوسا افراد بھی چونک کر انہیں دیکھنے لگے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے نکل کر پیدل چلتے ہوئے گرین کلب کی طرف بڑھ گئے۔ شمال کی طرف گرین کلب ایک قدیم عمارت پر مشتمل تھا لیکن عمارت قدیم ہونے کے باوجود طرز تعمیر کے لحاظ سے شاندار تھی، کلب کا ہالی واقعی عین عکاسی سیاحوں سے بھرا ہوا تھا اور وہاں کھلے عام شراب استعمال کی جا رہی تھی، ایک طرف بڑا سا کاؤنٹر تھا جس پر ایک عینر مکی لڑکی کھڑی ویرٹ کو مختلف مشروبات پیش دینے میں مصروف تھی، یہاں کا ماحول دیکھ کر گنگا ہی تھا کہ یہ پاکدشا کا کلب ہے، یوں محسوس ہوتا تھا جیسے گرین کلب گریٹ لینڈ کا ایک حصہ ہو۔

خاور تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا، ویسے اندر داخل ہوا

انہوں نے ہالی کا جائزہ لے کر یہ دیکھ لیا تھا کہ وہاں بائبل موجود نہ تھا اور نہ ہی رابرٹ کی شکل و صورت کا کوئی آدمی نظر آیا تھا، ”جی فرمائیے۔“ غیر مکی کاؤنٹر گرل نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا،

”یہاں کوئی سپیشل روم بھی ہے، ہم تو مقامی ہیں، یہاں کھلے عام.....“ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا،

”اوہ ہاں۔“ میں سمجھ گئی۔ ”ٹھیک ہے آپ بے فکر رہیں،“ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ایک سائیڈ پر کھڑے ہوئے ایک نوجوان سے مخاطب ہو گئی،

”رحمت۔“ انہیں سپیشل روم میں لے جاؤ۔“ لڑکی نے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا ایک سائیڈ کی طرف بڑھ گیا، خاور اور اس کے ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے، تھوڑی دیر بعد وہ سیرٹھیاں اتر کر ایک بڑے سے ہال میں پہنچ گئے، یہ سپیشل روم تھا، وہاں واقعی مقامی افراد کی کثرت تھی لیکن غیر مکی بھی وہاں نظر آرہے تھے وہاں شراب کے علاوہ منشیات کا دھواں ہر طرف پھیلا ہوا تھا اور وہ لوگ سمجھ گئے کہ یہ سپیشل روم شراب کے علاوہ منشیات کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، وہ چاروں ایک میز کے گرد جا کر بیٹھ گئے، ”جی صاحب۔“ ایک ادھیڑ عمر ویرٹ نے ان کے قریب آتے ہوئے کہا،

”لبز کو جھجو، اس کے وہاں ہیں؟“ خاور نے سنجیدہ لہجے میں کہا، ”اوہ۔“ اچھا صاحب؟“ ویرٹ نے سر ہلاتے ہوئے

میری یہ عزیزہ چند غیر ملکی دوستوں کے ہمراہ یہاں آتی رہی ہے
میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں لیکن مسئلہ
یہ ہے کہ میری اس عزیزہ کو اس کا علم نہ ہو سکے۔
خاور نے سنجیدہ پہلے میں کہا۔

”اوہ۔ یہ مس مریم کا فوٹو ہے جناب۔ مس مریم اپنے
دست مڑا روٹ کے ہمراہ یہاں گرین کلب میں آئی ضرور تھیں
میں پھر جلد ہی واپس چلی گئیں۔ یہ کچھ کھوئی کھوئی سی تھیں۔“
شیر نے جلدی سے جواب دیا۔

”کلب آئی تھیں اور اب کہاں مل سکتی ہیں۔“ خاور
نے پوچھا۔

”جناب شاید ایک ہفتہ پہلے کی بات ہے لیکن۔۔۔۔۔۔“
شیر نے کچھ تذبذب بھرے پہلے میں کہا تو خاور نے جیب میں ہاتھ
ال اور پھر سو روپے والے چار نوٹ نکالی کر اس نے بشیر کے
تھم دے دیئے۔

”جناب پہلے آپ وعدہ کریں کہ میرا نام درمیان میں نہ آئے
گا۔ اگر بھائی آغا کا سفر کشش نہ ہوتی تو میں ہرگز نہ بتاتا کیونکہ
م لوگوں سے باقاعدہ حلف لیا جاتا ہے کہ ہم کلب میں آنے والے
میلکوں کے راز فیک آؤٹ نہ کریں گے۔“ بشیر نے مدہم
پہ میں کہا۔

”وعدہ رہا۔ تم بے فکر رہو۔“ خاور نے اہماد جبر
بجے میں جواب دیا۔

کہا اور واپس چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ایک نوجوان تیزی سے
ان کی طرف بڑھا اور اس کی شکل دیکھتے ہی وہ سمجھ گئے کہ وہ
واقعی اس بوڑھے میٹر آغا کا بھائی ہے کیونکہ ان کی شکلیں بالکل
میں بے حد ملتی تھیں۔

”جی صاحب۔ میرا نام بشیر ہے۔“ آنے والے نے
حیرت بھرے پہلے میں کہا۔ وہ ان چاروں کو عذر سے دیکھ رہا تھا
خاور نے جیب سے آغا کا دیا ہوا کارڈ نکال کر بشیر کے ہاتھ
دے دیا۔

”اوہ بھائی آغا کا کارڈ۔ فرمائیے۔“ بشیر نے چوک
کر کہا۔

”کیا کوئی ایسی جگہ ہے جہاں ہم علیحدگی میں چند باتیں کر سکیں
خاور نے جیب سے سو روپے کا ایک نوٹ نکال کر بشیر کے ہاتھ
میں دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا آئیے۔“ بشیر نے جلدی سے نوٹ لے کر
جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور وہ چاروں اٹھ کھڑے ہوئے۔
بشیر انہیں اپنے ہمراہ لے کر ایک سائینڈ پر بنے ہوئے خالی کمرے
میں لے گیا، یہاں بھی ایک میز کے گرد دو صوفے رکھے ہوئے
تھے۔

”جی اب فرمائیے۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں۔“
بشیر نے کہا۔

”بیٹھو اور یہ فوٹو دیکھو۔ یہ میری عزیزہ کا فوٹو ہے۔“

”وہ دارا حکومت کا رہنے والا ہے جناب، پہلے یہاں ویٹر تھا پھر اس نے ویٹر کی دھند چھوڑ دیا اور غیر ملکی سیاحوں کا لگائی اور خالسا مال بن گیا۔ ویسے وہ اس کے بعد یہاں دوبارہ نظر نہیں آیا۔“ بشیر نے جواب دیا۔

”اس کا نام اور پتہ؟“ خاور نے پوچھا اور بشیر نے ایک عام ساحلیہ بتا دیا۔ نام اس نے بشارت بتایا اور پھر خاور اور اس کے ساتھی گرین کلب سے نکل کر دوبارہ ہوٹل میں اپنے کمروں میں آ گئے۔

”بشیر نے صرف ہمیں ہی قوف بنایا ہے؟“ چوہان نے پوچھا۔

”جیسے ہی فیصلہ کن پتے میں کہا۔“

”وہ کیسے؟“ خاور نے چونک کر پوچھا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ اگر رابیل اس طرح ان غیر ملکی افراد کے ساتھ کلب میں آتی جاتی رہتی تو یقیناً بیگم فرہاد خان کے آدمی اسے چیک کر لیتے اور دوسری بات یہ کہ اس نے اس بشارت کا وہ حلیہ بتایا ہے جو عام ساحلیہ ہے اور حتمی طور پر کوئی بات بھی نہیں بتائی۔“ چوہان نے دلائل دیتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے چوہان کہ بشیر نے صحیح باتیں بتائی ہیں۔ یہ رابرٹ اور اس کے ساتھی کسی خاص چکر میں ملوث ہیں۔ یہیں ہر صورت میں سرخ پہاڑی والے اس ریسٹ ہاؤس کو چیک کرنا چاہیے۔ ہو سکتا ہے وہاں سے ایسے شواہد مل جائیں جس

”جناب۔ رابرٹ اپنے دو غیر ملکی ساتھیوں ہو سکر اور اسکاتلینڈ کے ساتھ کوریا قبضے سے چالیس میل مشرق کی طرف سرخ پہاڑی کے دامن میں بنے ہوئے ایک پرانے ریسٹ ہاؤس میں رہ رہے تھے۔ مس مرم بھی ان کے ساتھ کبھی کبھی یہاں آتی رہی ہیں۔ وہ ہفتے بھر کا قتل راکشن میرے ذریعے وہاں منگواتے تھے اور ان سے خاصا فائدہ ہوتا رہا ہے لیکن دو روز پہلے جب میرا آدمی وہاں پہنچا تو وہاں صرف اسکات صاحب موجود تھے اور انہوں نے میرے آدمی سے کہا کہ ان کا کام ختم ہو گیا ہے اور وہ اب واپس اپنے وطن جار ہے ہیں اس لئے اب نہ تندرہ پہلا کی ضرورت نہ رہی ہے۔ انہوں نے وہ پہلا بھی واپس کر دی ساتھ ہی میرے آدمی کو خاصی بڑی رقم انعام کے طور پر بھی دے دی۔ اس کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ آیا وہ وہاں موجود ہیں یا چلا گئے ہیں۔“ بشیر نے جواب دیا۔

”ان کا وطن کونسا ہے؟“ خاور نے پوچھا۔

”معلوم نہیں جناب۔ میں نے پوچھا نہیں ہے۔ میرے ایک دوست کی معرفت وہ مجھ سے ملے تھے اور اس دوست کے ذریعے ہی یہ پہلائی کا کام شروع ہوا تھا۔ میرا وہ دوست بھی ان کے ساتھ ہی رہتا تھا۔ ان کا خالسا مال تھا۔“

بشیر نے جواب دیا۔

”وہ تمہارا دوست اب کہاں ہو گا؟“ خاور نے پوچھا۔

سے اگے کے لئے کوئی کلیہ حاصل ہو جائے۔ ————— صدر
نے کہا۔

چیک کرنے میں تو کوئی حرج نہیں ہے۔ ظاہر ہے ہم
تلاش کے بغیر تو واپس جا نہیں سکتے۔ ————— چوہان نے
جواب دیا۔

چنانچہ ان کے درمیان یہ بات طے ہو گئی کہ کل صبح وہ
پر اس سرخ بہاڑی کی طرف روانہ ہو جائیں گے۔ اس فیصلے
کے بعد وہ آرام کرنے کے لئے اپنے اپنے کمروں کی طرف پٹ
گئے۔

راہیل ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود ایک آرام کرسی پر
نیم دراز تھی۔ اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور چہرہ اس طرح
سپاٹ تھا جیسے پتھر کا بنا ہوا ہو۔ اس کے دونوں بازو کرسی کے
بازوؤں پر چمڑے کے تسموں سے بندھے ہوئے تھے۔ اس سے
چار فٹ کے فاصلے پر دیوار پر ایک بڑے سائز کی تصویر
جسٹ نظر آرہی تھی اور اس تصویر کی پشت پر اس طرح
روشنی کی گئی تھی کہ جیسے ایک سرے چیک کرنے کے لئے اس کے
عقب میں روشنی کی جاتی ہے۔ اس مذموم روشنی کی وجہ سے تصویر
کے ضد و خال جا ہزار سے محسوس ہو رہے تھے۔ یہ تصویر ایک ایسے
نوجوان کی تھی جس کے جسم پر شب خرابی کا زنا نہ لباس تھا اور
چہرے پر بھی خالص لیڈر میک اپ کیا گیا تھا۔ اس نوجوان کی
آنکھیں بند تھیں اور یوں لگتا تھا جیسے وہ سویا ہوا ہو۔ راہیل کی

اوپر کی طرف کر دیا۔ مشین ساکت ہو گئی۔

”کچھ کامیابی ہوئی پرو فیئر اسکاٹ!“ — ایک لمبے لمبے
خیر کی نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں کچھ ہوئی تو ہے۔ بہر حال رابیل کو اٹھا کر دوسرے
کمرے میں بستر پر لیٹی دو۔ پھر چیک کر لیتے ہیں؟“ — اس
خیر کی نے جو مشین آپریٹ کر رہا تھا دیکھے بیٹے میں جواب دیتے
ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اُگے بڑھ کر رابیل کے سر پر موجود
شقاف نیٹے کا کنٹوپ ہٹا کر شروع کر دیا۔

”رابرٹ — رابیل کو اٹھا کر لے جاؤ۔“ — اس لمبے
ترانے خیر کی نے ساتھ کھڑے ایک خوب رو فوجوان سے مخاطب
ہو کر کہا۔

”کیس باس؟“ — اس فوجوان نے کہا اور تیزی سے
رابیل کی طرف بڑھ گیا۔ پرو فیئر نے کنٹوپ ہٹانے کے بعد رابیل
کے بازو بھی چڑھے کے اتھروں سے آزاد کر دیئے۔ رابیل کی آنکھیں
بند ہو چکی تھیں اور جسم کرسی پر ڈھیر پڑا ہوا تھا۔ وہ بیہوش تھی
یا پھر بے سندھ ہو چکی تھی۔ رابرٹ نے اُگے بڑھ کر اسے کھینچ
کر اپنے کاندھے پر لٹا دیا اور پھر مددگارہ کمرے کے بیرونی دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔

پرو فیئر اسکاٹ نے اب مشین کے مختلف ٹین دبانے شروع
کر دیئے۔ دوسرے لمحے مشین کے درمیان موجود ایک سکین
جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر بڑی ترچھی لہریں سی مسل

نظریں اس تصویر میں موجود فوجوان کے چہرے پر اس طرح
ہوئی تھیں کہ جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹ جاتا ہے۔ رابیل
پلیکس جس نہ جھپکا رہی تھی۔ رابیل کے سر پر ایک شفاف شے
کا کنٹوپ چڑھا ہوا تھا جس میں سجے شاد رنگ بڑی تاریکی
کر سائیڈ پر موجود ایک اور کئی مشین کے اندر غائب ہو رہی تھی
مشین چل رہی تھی اور اس پر موجود بے شمار ڈانکوں کی سوئلا
آہستہ آہستہ مختلف سمتوں میں حرکت کر رہی تھیں۔ مشین کے ساتھ
ایک غیر ملکی کھڑا تھا۔ اس غیر ملکی کی نظریں مسلسل اس مشین پر
ہوئی تھیں اور وہ وقفے وقفے سے اس کی مختلف نالیوں کو لفظ
انداز میں حرکت دے رہا تھا جس سے کبھی مشین سے نکلنے وار
گوچہ لگی ہو جاتی اور کبھی تیز ہو جاتی۔

کمرے میں موجود روشنی لمبے لمبے جھپکی تھی اور ایک طرف دروازے
کے ساتھ دو غیر ملکی مجسموں کی طرح خاموش کھڑے ہونے لگے
ان تینوں کی نظریں رابیل پر جمی ہوئی تھیں۔ کمرے میں سوائے
مشین کی گونج کے اور کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ کچھ
بعد رابیل کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا کھایا اور مشین کے ساتھ
کھڑے ہوئے آدمی نے تیزی سے مشین کا ایک ٹین دبا دیا۔ مشین
میں سے نکلنے والی گونج تیز ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی رابیل
کے جسم کو لگنے والے جھٹکے بھی تیز ہوتے گئے۔ کچھ دیر بعد کھٹکا
رابیل کا جسم ایک زور دار جھٹکا کھا کر ڈھیل ہوا گیا۔ اور مشین
ساتھ کھڑے ہوئے غیر ملکی نے جلدی سے مشین کا ایک ہیڈ

دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔
 "تو پھر اب کیا کیا جائے؟" — ہو مرنے اچھے ہوئے

بچے میں کہا۔
 "آؤ بیٹھ کر بات کرتے ہیں، ہمیں نئے سرے سے کوئی منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔" — پروفیسر اسکاٹ نے کہا اور چہرہ اس کمرے سے نکل کر ایک راہداری میں داخل ہوئے اور وہاں سے نکل کر وہ ایک اور دروازے میں داخل ہو گئے۔ یہ ایک کافی بڑا کمرہ تھا جس میں کرسیاں اور درمیان میں ایک میز موجود تھی۔ وہ دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ اسی لمحے رابرٹ بھی اندر داخل ہوا۔

"دروازہ بند کر دو رابرٹ؟" — ہو مرنے کہا اور رابرٹ نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر ان کی طرف بڑھنے لگا۔
 "کیا بات ہے؟" — آپ کے چہرہ پر بالواسی موجود ہے؟

رابرٹ نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھتے ہوئے ہو مرنے پروفیسر اسکاٹ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔
 "مسئلہ حل نہیں ہو رہا رابرٹ؟" — اس قدر کوشش کے باوجود بقول پروفیسر صرف دس فیصد کامیابی ہوئی ہے اور ہمیں سو فیصد کامیابی چاہیے۔" — ہو مرنے ہونٹ چٹپٹے ہوئے کہا۔

"مڑ ہو مرنے" — کامیابی تو ہو جائے گی لیکن جس رفتار سے کامیابی ہو رہی ہے اس رفتار سے تو کامیابی کو کم از کم ایک

دور سے لگیں۔ کافی دیر تک اسی طرح کی اڑسی ترچھی بہری سکر پر دوڑتی رہیں پھر ایک جھماکے سے سکین پر تیز روشنی پھیل گئی۔ پھر روشنی ذرا سی مدد ہوئی تو سکین پر چار نقطے منظر جگہوں پر تیزی سے ادا ہوا وہ دوڑتے نظر آئے گئے۔ لمحہ لمحہ ان نقطوں کی حرکت تیز ہوتی گئی اور ایک لمحہ وہ چاروں نقطہ آپس میں مل کر ایک نقطے کی شکل اختیار کر گئے۔ اس کے بعد نقطہ تیزی سے پھیلتا ہوا پوری سکین پر چھا گیا۔ پھر اس نقطہ کے بطن سے ایک سرخ رنگ کی کیرسی برآمد ہوئی۔ وہ چند لمحوں تک وہیں باقی رہی اس طرح حرکت کرتی رہی جیسے اس کو تازہ بگڑ گیا ہو، پھر ایک سکین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی اور پروفیسر نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیے۔
 "کیا رزلٹ رہا پروفیسر؟" — اس لمحے تڑکنے سے تڑکا نے پروفیسر اسکاٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"صرف دس فیصد کامیابی ہوئی ہے مڑ ہو مرنے" — اس عورت کے ذہن میں بے پناہ پیچیدگیاں موجود ہیں؟ — پروفیسر اسکاٹ نے قدرے نالوسانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوه۔" — اس طرح تو اصل مشن کے لئے بہت سا وقت چاہیے ہو مرنے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں" بچے اندازہ ہی نہ تھا کہ اس کے ذہن میں اس قدر گہری پیچیدگیاں موجود ہیں۔" — پروفیسر اسکاٹ نے واپس

اس عورت کا ذہن میری توقع سے کہیں زیادہ چھپیدہ نکلا ہے۔
 پروفیسر اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "تو پھر اب بتاؤ کیا کریں۔ ایک سال تک ہم خاموش
 بیٹھے رہیں۔ نہیں پروفیسر ہمیں فوراً اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔
 ہم مزید زیادہ دیر تک انتظار نہیں کر سکتے ورنہ چیف ہاس نہیں
 ہی گولیوں سے اڑا دے گا۔ اس کا کوئی حل نکالو۔ کوئی حل!"
 ہومر نے تیز بے میں کہا۔
 "ایک حل ہے تو سہی لیکن تم دیا کرنے کے لئے تیار نہیں
 ہو۔" پروفیسر اسکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
 "کس حل کی بات کر رہے ہو؟" ہومر نے چونک کر پوچھا۔

"ڈائریکٹ میتھڈ کی۔ اگر عمران کسی طرح اعزاء ہو کر ہاں
 آجائے تو میں زیادہ سے زیادہ تین دن کے اندر مشن مکمل کر لوں
 گا۔" پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔
 "نہیں۔ عمران کو اگر معمولی سی جینٹ بھی پڑ گئی تو پھر مشن
 تو ایک طرف ہم بھی اس کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ ہیڈ
 کوارٹر نے ہمیں اس مسئلے میں انتہائی سخت ہدایات دی ہیں۔
 اس چیز سے بچنے کے لئے تو ہم نے اس کی اس تسواری قصور
 کا چکر چلایا تھا ورنہ جس طرح ہم نے اس کی یہ تصویر بنوائی
 ہے اسے اعزاء بھی کیا جاسکتا تھا۔" ہومر نے جواب
 دیا۔

سال تک جانے گا کیونکہ زبرد آور سیشن کے بعد رابیل کا اپنا دھڑ
 ایک ہفتے تک اس قابل نہ ہوگا کہ اسے مزید آپریشن کیا جائے۔
 نیلے دراصل یہ توقع نہ تھی۔ رابیل کے ذہن میں اس قدر گہری نفسیاتی
 پیچیدگیاں موجود ہوں گی۔ پہلے تجزیے میں یہ یہ پیچیدگیاں سامنے نہ
 آئی تھیں اور اب بھی نہ سکتی تھیں۔ وہ عام سائیکسٹریز تھا لیکن
 اب اس مشین کا رزلٹ بتا رہا ہے کہ اس کے ذہن میں جیسے حد
 گہری پیچیدگیاں موجود ہیں۔ ورنہ آج مجھے یقین تھا کہ ہم سو فیصد
 کامیابی حاصل کر لیں گے۔ مگر نہیں!۔۔۔ پروفیسر اسکاٹ
 نے قدرے مالمس بے میں کہا۔

"دیکھو پروفیسر۔ ہم نے اب تک اس مشن میں بہت وقت
 بھی لگا دیا ہے اور پیسہ بھی خرچ کیا ہے۔ اس عمران کا اس قسم کا
 فوٹو حاصل کرنے کے لئے ہمیں آٹھ لاکھ روپے خرچ کرنے پڑے
 ہیں۔ پھر رابیل کو یہاں لے آئے، اسے مخصوص خوراک دیتے اور
 اس کے ذہن کو مکمل کنٹرول کرنے میں بھی لاکھوں روپے خرچ
 ہو چکے ہیں اور ایک ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے لیکن اگر اس سارے
 اخراجات اور بھاگ دوڑ کا نتیجہ دس فیصد نکلا ہے تو اس کا مطلب
 ہے، تمہارا ایم پی ٹی فارمولہ قطعی طور پر ناکام ہے۔" ہومر
 کا بوجھ خاصا سخت تھا۔

"مگر ہومر۔ تمہارے اس سے معاہدہ کرنے سے پہلے میرے
 اس فارمولے کو تین بار ٹیسٹ کیا تھا اور ہر بار کامیابی سو فیصد
 تھی اس لئے میرا فارمولہ غلط نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ

”ہائس۔ ویسے ہیڈ کوادرٹ کی یہ ہدایات میری تو سمجھ میں نہیں آئیں۔ خواہ مخواہ اتنا لمبا پردہ کس اختیار کرنے کا کیا فائدہ ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ ہم اسے یہاں اٹھا لیں اور پردہ فیرا اسکاٹ اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں۔ ہیڈ کوادرٹ تو مشن چاہیے خواہ کسی طرح بھی ہو۔“ رابرٹ نے کہا۔

”ہائس رابرٹ۔ ہیڈ کوادرٹ نے مجھے اس معاملے میں انتہائی سختی سے ہدایات دی ہیں۔ اس لئے اس بات کو ذہن سے نکال دو اور کوئی تجویز سوچو۔“ ہومر نے فیصلہ کر لیا ہے میں کہا۔

”پرودیسر۔ میں کافی عرصے سے تم سے ایک بات پوچھنا چاہتا تھا کہ آخر تم نے اس عمران کی یہ لسنوائی تصویر کیوں بنوائی اس کی عام تصویر سے مقصد مل نہ ہو سکتا تھا۔“ رابرٹ نے کہا اور پرودیسر مسکرایا۔

”میں ہومر کو تفصیل پہلے بتا چکا ہوں۔ بہر حال تمہیں بھی بتا دیتا ہوں لیکن چونکہ سائنس اور نفسیاتی اصطلاح میں تمہاری سمجھ میں نہ آسکیں گی اس لئے عام الفاظ میں بتا دیتا ہوں۔ رابرٹ ایک مشرقی لڑکی ہے۔ میں نے پہلے اس کے ذہن کا تفصیلی تجزیہ کیا تو مجھے پتہ چلا کہ اس کے ذہن میں کچھ نفسیاتی گڑبہیں مردوں کے خلاف موجود ہیں اس لئے وہ عام حالات میں تو مردوں سے نارمل انداز میں ٹریٹ کرتی ہے لیکن جب اس پر

نفسیاتی دورہ پڑتا ہے تو پھر وہ مردوں سے بری طرح بیزار ہو جاتی ہے اس لئے اگر ہم اس کے سامنے کسی مرد کی تصویر پیش کر مشن مکمل کرنے کی کوشش کرتے تو اس کا ذہن کبھی بھی سے قبول نہ کرتا۔ اس طرح ہمارا مشن ناکام ہو جاتا اس لئے میں نے اس عمران کی وہ تصویر حاصل کی جس میں وہ بظاہر عورت ہی نظر آئے۔ اس کے چہرے پر میک اپ بھی عورتوں جیسا ہی ہے۔ چنانچہ رابرٹ کا ذہن جب اس تصویر کو دیکھتا ہے تو پھر وہ اسے عورت ہی سمجھتا ہے اور اس طرح اس کی وہ نفسیاتی گڑبہیں مشن میں رکاوٹ نہیں بنتیں۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو شاید یہ دھوکا نہیں دیا جاتا یہ بھی نہ ہو سکتی۔“ پرودیسر اسکاٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلادیا۔

”پرودیسر اسکاٹ۔ ان کہانیوں میں وقت ضائع کرنے کی بجائے ہمیں کوئی ترکیب سوچنی چاہیے یا پھر میں ہیڈ کوادرٹ کو اطلاع کر دوں کہ ہمارا مشن ناکام ہو چکا ہے اور تم جانتے ہو اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ میں تم اور رابرٹ جینوں دوسرا سائنس دان لے سکیں گے کیونکہ ہیڈ کوادرٹ کی لغت میں ناکامی کا مطلب موت ہی لکھا ہوا ہے۔ دوسرا کوئی مطلب ہی نہیں ہے۔“ ہومر نے کراخت لہجے میں کہا۔

”ہائس۔ آخر اس مشن سے ہیڈ کوادرٹ کو کیا فائدہ ہوگا۔ میری تو سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آتی۔“ رابرٹ نے کہا۔

ایکجہاں سے بیڈ کو اڈر کا ایجنٹ بنایا جائے گا تاکہ اس کے
 ن سے جمع معنوں میں بیڈ کو اڈر فائدہ اٹھا سکے۔ بیڈ کو اڈر
 فیصلہ کر لیا ہے کہ عمران کو پارسے ایشیا کے لئے ایک تھنڈر
 سپر ایجنٹ بنا دیا جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو ایک تھنڈر کی یہ
 ت بڑی کامیابی ہوگی لیکن علی عمران کا ذہن مجرم تھنڈروں کے
 اف کام کرتا ہے اس کے حق میں انہیں اور وہ بے پناہ محب وطن
 ہے۔ اس لئے اس کے ذہن کو بدن انتہائی ضروری ہے۔
 ن کے لئے بیڈ کو اڈر نے منصوبہ بندی کی ہے۔ رابیل ایک
 جوان اور خوبصورت لڑکی ہے، یہ ہے بھی پاکستانی۔ اس نے
 با بین الاقوامی سائنسی رسالے میں ایک مضمون لکھا تھا جس میں
 ن نے پاکستان کے کسی جنگل میں پائی جانے والی جڑی بوٹی
 ر لیسرچ کر کے اس کی حیرت انگیز خصوصیت دریافت کی تھی۔
 ن بوٹی کا نام دیا گیا ہے۔ اس کی حیرت انگیز خصوصیت یہ ہے
 اگر اس بوٹی کے جوہر کو کوئی عورت چالیس روز تک لگا کر لے
 اس کے جسم سے ایسی خوشبو نکلتی ہے جو عام طور پر تو
 عورتوں ہی نہیں ہوتی لیکن اگر اس خوشبو میں ایسا ہوا کوئی کچرا مرد
 مونگھے لے تو پھر اس مرد کو اس عورت کی خوشبو میں دوڑے
 اسے لگ جاتی ہے اور اس کے بعد اس مرد کا ذہن خود بخود اس
 خوشبو دار عورت کے ذہن کے تابع ہو جاتا ہے۔ ایسا تابع کہ وہ
 مرد اس عورت کا مکمل طور پر ذہنی غلام ہو جاتا ہے اور اس کے
 اشاروں پر وہ دنیا کا ہر کام کرنے پر تیار ہو جاتا ہے جو عام حالات

” تو تمہارے خیال میں بیڈ کو اڈر میں احمق بیٹھے ہونے لگے
 اس مشن پر خواہ مخواہ لاکھوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ “
 جو مرنے غصیلے ہلچے میں کہا۔
 ” مم۔ مم میرا یہ مطلب نہیں ہے باس۔ “ — رابرٹ
 بڑی طرح ہنسے ہوئے ہلچے میں کہا۔
 ” سنو رابرٹ — آئندہ بیڈ کو اڈر کے کسی اقدام کے بارے
 میں سوالیہ لہجے میں بات نہ کرنا۔ بیڈ کو اڈر کو اس علی عمران کا
 کافی نقصان پہنچایا ہے۔ اس کا ایک تیز طرار ایجنٹ ٹروین
 عمران کی وجہ سے ہیکار ہو گیا ہے اور نہ صرف ہیکار ہو گیا ہے
 بلکہ وہ اب بیڈ کو اڈر کے خلاف کام کر رہا ہے۔ بیڈ کو اڈر نے
 اس کی موت کے ارڈر جاری کر دیئے ہیں اور بیڈ کو اڈر کے اپنے
 سرگرمی سے اسے تلاش کر رہے ہیں۔ وہ جلد ہی مارا جائے گا یا کہ
 ٹروین کی وجہ سے بیڈ کو اڈر اس عمران کے متعلق سنجیدگی
 سوچنے پر مجبور ہو گیا ہے اور پھر بیڈ کو اڈر نے پوری دنیا میں
 موجود اپنے ایجنٹس سے عمران کے متعلق تفصیلات اور ریکارڈ
 طلب کیا اور اس ریکارڈ کی چھان بین کے بعد بیڈ کو اڈر نے
 بڑے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ یہ عمران جو کہ ہزار انکھیں دکھاتا
 اور انتہائی طاقتور ذہن۔ اور آج تک اسے مارنے کے لئے جس
 بھی براہ راست حملے کئے گئے ہیں سب ناکام ہو گئے ہیں۔ اس
 لئے بیڈ کو اڈر کے بڑوں نے عمران کے لئے ایک بالکل نئی
 منصوبہ بند کیا ہے۔ اس منصوبہ بندی کے تحت عمران کو مارنے

میں وہ کبھی نہیں کر سکتا لیکن مکمل ذہنی غلامی کے لئے یہ ضرور ہے کہ اس عورت کا ذہن بھی اس مرد کو سو فیصد مالتوسیدہ بننا پر قبول کرے۔ عمران کے کردار کی یہ خصوصیت مشہور ہے وہ عورتوں کے معاملے میں قطعی پتھر واقع ہوا ہے۔ وہ زبانی ذہن پر تو جو کہتا رہے لیکن عورت کبھی اس کے ذہن اور اعصاب سوار نہیں ہو سکتی اور چونکہ عمران انتہائی محب وطن آدمی ہے اس لئے ظاہر ہے اس کا ذہن کسی غیر ملکی لڑکی کی غلامی نظریہ طور پر قبول نہیں کرے گا چاہے جانگاہ لڑکی ہی کیوں نہ ہو۔ چنانچہ ہیڈ کووارٹر نے اس مضمون کے ساتھ رابیل شائع شدہ فوٹو دیکھ کر یہ پروگرام بنایا کہ عمران کو ذہنی غلام بنائے اس لئے رابیل کو ہی استعمال کیا جائے۔ چنانچہ ہیڈ کووارٹر نے دابرٹ کے ذریعے اس کا ذہنی تجزیہ کرایا جو کہ رابرٹ نے ایک مٹین کے ذریعے رابیل کی ذاتی لیبارٹری میں حاصل کرنے کے محک پہنچایا۔ اس ذہنی تجزیے سے یہ بات سامنے آئی کہ رابیل کے ذہن میں مردوں کے خلاف نفسیاتی گڑبڑیں موجود ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی رکاوٹ تھی اس لئے پروفیسر اسکاٹ کی مدد حاصل کی گئی۔ پروفیسر اسکاٹ کے ذمے یہ مٹین ہے کہ وہ رابیل کے ذہن کو عمران سے سو فیصد مالتوسیدہ ہونے کے لئے اپنا مشہور ایم ٹی فارمولہ استعمال کرے۔ اس فارمولے کے تحت کسی بھی عورت کے ذہن سے نکلنے والی مخصوص ریز کو جب کسی بھی مرد کی تصاویر براہ راست مرد پر مرکوز کر دیا جائے تو پھر وہ عورت اس مرد

ہاں بالکل یہی بات ہے۔ ہومر نے سر ہلاتے

ہوتے کہا۔
”اوہ بڑی چھیدہ منصوبہ بندی کی گئی ہے، اس عمران کی خاطر اس کا مطلب ہے بیڈ کو آرٹر کے نزدیک اس کی بہت اہمیت ہے۔“
ڈارٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ہومر نے اس بار کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اشارت میں سر ہلادیا۔

”مشر ہومر۔ تمہاری باتوں کے دوران میں ایک پوائنٹ مہمیا رہا ہوں، میرا خیال ہے اس پوائنٹ پر بیڈ کو آرٹر کو بھی کوئی اعتراض نہ ہو گا اور کام بھی آسانی سے ہو جائے گا۔“
پروفیسر اسکاٹ اچانک بولی پڑا۔ وہ اب تک بالکل خاموش بیٹھا رہا تھا۔
”کیسا پوائنٹ۔ تفصیل سے بتاؤ۔“ ہومر نے چونک کر پوچھا۔

”میں اس عمران کو ذہنی طور پر عورت بنا سکتا ہوں اور اس رابیل کو مرد۔ صرف صورت حالی پلٹ جائے گی، باقی ویسا ہی رہے گا۔“
پروفیسر اسکاٹ نے کہا تو ہومر اور ڈارٹ دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔
”کیا مطلب۔“ عمران کو ذہنی طور پر عورت اور رابیل کو مرد، کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔“ ہومر نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

”سنو۔ ہر مرد اور عورت کے ذہنوں میں ایسے فلیٹات قدرتی طور پر موجود ہوتے ہیں جو اسے ذہنی طور پر مرد یا عورت سمجھنے

دینا اور عمران کو یہ پوش کر کے میں نے اس کے کمرے کا بدلہ اس کے جسم پر ڈھاننا پس پھینایا، چہرے پر میک اپ اور پھر اس سیٹان کو دوسری طرف بھیج کر میں نے اس پر لوہا راند کھیرے سے تصویریں بنائیں اور اسے ایک کہانی بنا دی واپس آگیا تاکہ عمران کو اصل حقیقت کا علم نہ ہو سکے اور وہ طور پر ابھرا رہے۔ یہ فوٹو پروفیسر کے حوالے کر دیا گیا اور پروفیسر نے اس فوٹو کے ذریعے رابیل کے ذہن پر تجربات شروع کر دیے لیکن اب پروفیسر کہہ رہا ہے کہ مکمل کامیابی کے لئے ایک رابیل چاہیے۔ رابیل کا ذہن اس حد تک اس عمران سے مانوس ہو پارہا جس حد تک ہم چاہتے ہیں۔“
ہومر نے پروفیسر کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا اور ڈارٹ کی آنکھیں پھاڑنے سے یہ حیرت انگیز کہانی سن رہا۔

”اوہ اب میں سمجھا کہ بیڈ کو آرٹر کا کیا مقصد ہے۔ وہ رابیل کے ذہن کو عمران سے مانوس کر کے رابیل کو جانگ خوشبو د عورت بنا کر اس کا کپڑا عمران کو تنگ کیا جائے گا تو عمران کے پیچھے کتے کی طرح ڈوم بلانا شروع کر دے گا اور پھر عمران کی شادی کر دی جائے گی اور رابیل کا ذہن بیڈ کو آرٹر اپنے کنٹرول میں لے کر اس طرح بلا واسطہ طور پر عمران کا ذہن کنٹرول میں لے لے گا اور پھر عمران بلیک ہنڈر کا ہمیشہ کے لئے غلام بن جائے گا۔ یہی بات ہے ناں۔“
ڈارٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہیں۔ میں جو طریقہ استعمال کروں گا اس سے اس کا علاج کبھی نہ ہو سکے گا اور یہ عمران جب تک زندہ رہے گا اپنے آپ کو عورت ہی سمجھتا رہے گا؟ — پر و فیسا اسکاٹ نے کہا:

"تو تمہارا مطلب ہے پر و فیسا اسکاٹ — رابیل کو مرد بنا دیا جائے اور عمران کو عورت اور پھر عمران کو پیکڑ کر اسے جانگنا خوشبودار بنا دیا جائے جبکہ جانگنا خوشبودار کی پڑا رابیل کو دوسے دیا جائے؟ — ہومرنے سوچنے کے سے انداز میں کہا:

"ہاں — ایسا ہو سکتا ہے۔" ڈاکٹر اسکاٹ نے کہا:

"کیا تم صرف عمران کی تصویر کی مدد سے ایسا کر دو گے؟ — ہومرنے یوحنا

اٹھ کھڑا ہوا۔

رابرٹ اور پرو فیئر اسکاٹ وہیں بیٹھے رہے جبکہ جوہر تیز تیز قدم اٹھاتا مگر سے سے باہر چلا گیا پھر اس کی واپسی نظر آدھے گھنٹے بعد ہوئی۔ اس کی آنکھوں میں چمک تھی۔

”ہیڈ کوارٹر نے اس نئے پلان کی منظوری دے دی ہے۔“
جوہر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ گڈ سٹو!“ — پرو فیئر اسکاٹ کے چہرے پر بھی مسرت کے آثار نمودار ہو گئے تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ناکامی کی صورت میں اس کی موت یقینی تھی اور بہر حال اس کا پہلا فارمولہ ناکام ہو چکا تھا۔ نئے پلان کی منظوری کا مطلب تھا: پتھلی ناکامی پر اب اسے سزا دی جا سکے گی۔

”ہیڈ کوارٹر کو جب میں نے تمہارے اس تجربے کی تفصیل رپورٹ دی تو پہلے تو ہیڈ کوارٹر نے اسے ناکامی سے گردانا لیکن پھر جب میں نے تمہاری بتائی ہوئی نفسیاتی رکاوٹوں کی تفصیل بتائی تو انہوں نے اپنا خیال اس سے بدل دیا۔“
بہر حال ایسا ممکن ہو سکتا ہے۔ اس کے بعد جب میں نے تمہارا نیا پلان انہیں بتایا تو وہ اس پلان پر رضامند ہو گئے لیکن اب یہ رابیل وال قصہ ڈراپ کر دیا گیا ہے۔ اب معاملہ براہ راست ہو گیا ہے کہ ہم عمران کو اغوا کریں اور پرو فیئر اسکاٹ اس کا ذہن تبدیل کر دے۔ اس کے بعد ہمارا مشن ختم کیونکہ ہیڈ عمران اس قدر خطرناک نہیں رہے گا جس قدر وہ مرد عمران

ہونے کی وجہ سے ہے۔ اس کی ساری تیزی طاری سوچنے کا انداز سب کچھ بدل جائے گا چنانچہ ایک لمبا سے وہ مکمل طور پر بیکار ہو کر رہ جائے گا پھر وہ بلیک تھنڈر کے لئے بھی کسی کام کا نہ رہے گا اور نہ ہی پاکیسٹین سیکورٹ سروس کے لئے بلکہ اسکی اہمیت ہی سرے سے زبرد ہو کر رہ جائے گی۔ اس طرح ہیڈ کوارٹر کے مطابق عمران بلیک تھنڈر کا ایکٹ تو نہ بن سکے گا لیکن بہر حال بلیک تھنڈر کے نزدیک یہی بہت بڑی کامیابی ہوگی کہ ایک بڑا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔“ — جوہر نے کہا۔

”اگر یہ بات سب سے باس تو پھر کیوں نہ اس کا ذہن بدلنے کی بجائے اسے ختم کر دیا جائے۔ ظاہر ہے جب ہم اسے اغوا کر لیں گے تو وہ بے بس ہو جائے گا۔ پھر اس اپریشن کرنے کا کیا فائدہ؟ — رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی ایک جذباتی فوجوان تھا اس لئے جذباتی انداز میں ہی سوچتا تھا۔“
”تمہاری بات اپنی جگہ پر درست ہے۔ واقعی عمران کو بے بس کر لینے کے بعد اس کا اپریشن کر کے اسے چھوڑ دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ وہ آسانی سے ہلاک بھی کیا جاسکتا ہے اور میں نے بھی ہیڈ کوارٹر سے یہی بات کی تھی لیکن ہیڈ کوارٹر ایک اور انداز سے سوچ رہا ہے۔ وہ صرف یہ چیک کرنا چاہتے ہیں کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بن جانے کے بعد اس کا ذہن کس انداز میں کام کرتا ہے اور کیا وہ پہلے جیسا ہی عمران رہے گا یا بے کار

ہو جائے گا۔ ہیڈ کوارٹر واصل اس عمران کی صلاحیتوں سے
بلے پناہ مرحوب ہو چکا ہے اس لئے وہ اسے ممکن طور پر ضائع نہیں
کرنا چاہتا۔ وہ اسے مزید چیک کرنا چاہتا ہے کہ اگر اس کے
باوجود عمران کا راکٹر ہوتا ہے تو پھر رابلس وال طریقہ دوبارہ آؤ
کہ اس عمران کو بلیک تھنڈر کا مطیع بنا دیا جائے اور اس کی
صلاحیتوں سے بلیک تھنڈر بھرپور فائدے اٹھائے اور اگر وہ
بیکار ہو جائے گا تو پھر عمران کو مارنا یا نہ مارنا ایک برابر ہو جائے
گا۔ — ہو مرنے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے ہیڈ کوارٹر ہر صورت میں اس عمران کو اپنا
مطیع دیکھنا چاہتا ہے۔ کمال ہے ایک آدمی کے لئے اس قدر
بلے چینی۔ کیا اسے دولت کا لالچ دے کر خرید نہیں جاسکتا؟
رابرٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اگر خریدا جاسکتا ہوتا تو پھر اتنا لمبا چوڑا گورکھ دھندھیلہ
کی کیا ضرورت تھی؟ — ہو مرنے منہ بناتے ہوئے جواب
دیا۔

”لیکن باکس — یہ چیکنگ کیسے ہوگی؟ — رابرٹ نے

دوسرا سوال کر دیا۔
”اس کے لئے ہیڈ کوارٹر نے ایک پلان بنایا ہے — کوئی
اہم مشن جسے ہم نے پورا کرنا ہے۔ ہمارے ہر اسکے لئے ایک ٹیم
بھیجی جائے گی۔ مشن اس وقت بنایا جائے گا جب ہم عمران کے
آپریشن کی رپورٹ دے دیں گے۔ اگر ہم اس مشن میں کامیاب

ہو گئے تو ہیڈ کوارٹر سمجھ جائے گا کہ عمران بیکار ہو چکا ہے اور
اگر کامیاب نہ ہوئے تو پھر وہ کارآمد رہے گا البتہ ہم ناکام ہونے
کی صورت میں ہلاک کر دیتے جائیں گے۔ — ہو مرنے
پونٹ بھیختے ہوئے کہا۔

”آدھ پاس — ایسی صورت میں تو ہر حال میں اس مشن کو
کامیاب کرنا ہوگا۔ چاہے عمران کی صلاحیتیں دبی رہیں یا نہ
رہیں۔ — رابرٹ نے چونکتے ہوئے کہا۔

”ہاں ظاہر ہے ہم پوری کوشش کریں گے اور ہیڈ کوارٹر ہر
کی صلاحیتوں سے بھی اچھی طرح واقف ہے۔ اس طرح عمران کا
صحیح ٹسٹ بھی ہو جائے گا۔ — ہو مرنے کہا اور رابرٹ
نے سر ہلا دیا۔

”تو اب اس مشن کے سلسلہ میں کیا پلاننگ ہے؟ —

پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔

”تم یہ اپریشن کہاں اور کس طرح کرنا چاہتے ہو۔ مجھے
تفصیل سے بتاؤ تاکہ میں اس کے مطابق اس عمران کو اخراج کرنے
کا بندوبست کروں۔ — ہو مرنے کہا۔

”یہ تو کہیں بھی ہو سکتا ہے۔ مجھے یہ پوش عمران چاہیے
میرے پاس خود ہی آلات موجود ہیں۔ میں صرف دس منٹ لوں
گا۔ — پروفیسر اسکاٹ نے جواب دیا۔

”اور کے اگر ایسا ہے تو پھر ہمیں بلے جگر میں پڑنے کی
ضرورت نہیں ہے۔ یہ اپریشن عمران کے ٹیسٹ میں بھی ہو سکتا

لیکن باس۔ میں تو اس کی کوٹھی میں رہا ہوں اس کی ماں اس کا باپ اور اس کے سارے ملازمین مجھے اچھی طرح پہچانتے ہیں۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا۔
 کوئی شوق نہیں پڑتا رابرٹ۔ ہم اب اپنا یہ میک اپ ختم کر کے اپنی اصل شکلوں میں آجائیں گے کیونکہ اب عمران کے ذہن بدلنے کے بعد ہم نے ہیڈ کوارٹر کا کوئی خاص مشن بھی مکمل کرنا ہے اور اس مشن کے لئے ہمیں مستقل دارالحکومت میں رہنا ہو گا اور ہمارے کاغذات پر ہماری اصل شکلیں ہیں اس طرح ہمیں مکمل تحفظ حاصل رہے گا۔۔۔۔۔ ہومرنے جواب دیا اور رابرٹ نے سر ہلادیا۔

”پھر میرے خیال میں یہاں سے کوچ کیا جائے۔“
 پروفیسر اسکاٹ نے کوئی سے اٹھتے ہوئے کہا۔
 ”ہاں اب ہم نے تیاری کر لی ہے۔ تم آپریشن کا مخصوص سلطان لے لو۔ میں اور رابرٹ اپنا میک اپ ختم کر دیتے ہیں۔ تم اس کے دوران رابرٹ کے ذہن سے سارے واقعات کھرج دو۔ اس کے بعد ہم یہاں سے میدان سے دارالحکومت پہنچ جائیں گے اور وہاں فوری طور پر عمران اور اس کے فلیٹ کا جائزہ لے کر اپنا مشن مکمل کرنے کی کوشش کریں گے۔“ ہومرنے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

باس میرا خیال ہے میں رابرٹ کو لے کر علیحدہ دارالحکومت جاؤں اور آپ دونوں علیحدہ جگہیں کیونکہ ہو سکتا ہے رابرٹ کی

میں اس کے فلیٹ میں ہو آیا ہوں وہاں اس کا باورچی درودہ اکیللا رہتا ہے۔ ہم تینوں اچانک وہاں جائیں گے اور فوراً پروفیسر عمران اور اس کے باورچی کو بیہوش کر دیں گے اور اس کے بعد آپریشن کر کے واپس آجائیں گے۔۔۔۔۔ ہومرنے جلد کن بلجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے جیسے تم مناسب سمجھو۔“ پروفیسر اسکاٹ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

”اب اس رابرٹ کا کیا کرنا ہے باس۔“ رابرٹ نے پوچھا۔

”کچھ نہیں۔ پروفیسر اسکاٹ اس کے ذہن کو آزاد کر دے گا اور یہ دوبارہ مریم کی بجائے رابرٹ بن جائے گی اور ہم اسے دارالحکومت میں کسی بھی جگہ بیہوشی کے عالم میں ڈال دیں گے ویش میں آنے کے بعد خود ہی واپس چلی جائے گی کیونکہ اگر بعد میں عمران ہیڈ کوارٹر کے لئے کارآمد ثابت ہوا تو دوبارہ رابرٹ کو استعمال کیا جاتا ہے لیکن پروفیسر اسکاٹ اس کے ذہن سے ہمارے ساتھ گزرے ہوئے تمام واقعات صاف کر دے گا کہ رابرٹ ان واقعات کے بارے میں کسی قسم کی کوئی نشاندہی نہ کر سکے۔“ ہومرنے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں ایسا کر دوں گا وہ سب کچھ بھول جائے گی۔“ پروفیسر اسکاٹ نے کہا اور ہومرنے اطمینان سے ہاتھ میں سر ہلادیا۔

مشنگی کی اطلاع پولیس کو دے دی گئی ہو۔ اس طرح کم از کم اچھے
دونوں تو سامنے نہ آئیں گے۔۔۔۔۔ رابرٹ نے کہا اور جوہر
اختیار چوبک بڑا۔

”اوہ تم نے بالکل درست بات کی ہے۔ میرے ذہن میں یہ
ساتھ ہی نہ تھی۔ ہاں بالکل ایسا ہو سکتا ہے۔ پروفیسر اسکاٹ
ایسا ہو سکتا ہے کہ تم رابرٹ کے ذہن میں یہ بات ڈال دو کہ اگر
پولیس روکے تو وہ اسے یہ بتا سکے کہ وہ اپنی مرضی سے سیرولنگ
نے لئے رابرٹ کے ساتھ گئی تھی اور رابرٹ تم اب اسی میک اپ
کا رہو گے۔۔۔۔۔ ہو مرنے کہا۔

”ہاں کیوں نہیں۔۔۔ اس کا ذہن مکمل طور پر میرے کنٹرول
کا ہے۔ میں اسے ہر قسم کی ہدایات دے سکتا ہوں۔۔۔۔۔
پروفیسر اسکاٹ نے کہا۔

”او۔۔۔۔۔ اب یہ کام شروع کر دیا جائے۔۔۔۔۔
ہو مرنے کہا اور وہ تینوں اٹھ کر ایک دوسرے کے پیچھے چلتے چلے
سڑک سے باہر آ گئے۔

خادو اور اس کے ساتھیوں کی جیب تیزی سے کوربا قبضے کی طرف
بڑھی جا رہی تھی کیونکہ صرخ بھاڑی کو جانے والی سڑک کوربا قبضے
سے ہی نکلتی تھی۔ اس لئے انہیں بے کوربا قبضے میں پہنچنا سنا نہیں
مسلح سفر کرتے ہوئے دو گھنٹوں سے تھے اور بھاڑی سفر کرنے
کی وجہ سے ان دو گھنٹوں نے صبح معنوں میں ان کے انجینئر ہاؤس
رکھ دیئے تھے جتنا بچہ جب وہ کوربا کے چوٹے سے قبضے میں پہنچے
تو وہاں ایک ہوٹل دیکھ کر ان کی بھوک جھک اٹھی۔

”کھانا کھا لیتے ہیں اور کچھ ریسٹ بھی کر لیتے ہیں۔۔۔۔۔
خادو نے ہوٹل دیکھتے ہی کہا اور سب نے اس طرح تیزی سے
اجازت میں سر ہلائے جیسے وہ خود خادو کے منہ سے یہ بات سننے
کے لئے بے چین ہوں۔

خادو نے جب کارخ ہوٹل کی طرف موڑ دیا۔ وہاں دو تین

جیسی پہلے ہی موجود تھیں۔ ہوٹل عام سا تھا جیسے کہ پہاڑی جوتے میں لیکن عام پہاڑی ہوٹلوں کی نسبت اس کی عمارت ماحول صاف ستھرا ضرور تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہاں اور معزز لوگ آتے جاتے رہتے ہیں۔ خاور نے جیب روکی، نیچے اتر آیا، باقی ساتھی بھی نیچے اترے اور پھر وہ سب ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ مین گیٹ پر کوئی دربان نہ تھا اس لئے خود ہی دیشے کا دروازہ کھولی کر اندر داخل ہوئے۔ بالکل تھا اس میں زیادہ سے زیادہ بارہ چیر سیٹ تھے جن میں سے مرد چار پانچ پر ہی لوگ بیٹھے نظر آ رہے تھے لیکن اندر داخل ہوئے ہی خاور اس طرح شکم کر دک گیا جیسے اسے اچانک کوئی بھرت نظر آ گیا ہو۔

”ارے کیا ہوا۔ رک کیوں گئے دروازے میں؟“ اس کے پیچھے آنے والے صدیقی نے کہا۔

”راہیل اور رابرٹ دونوں موجود ہیں۔“ خاور نے حیرت جھرے پہلے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو؟“ صدیقی نے آگے بڑھ کر ہوئے کہا اور پھر وہ جی یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ واقعی ایک کومیس وہ دونوں موجود تھے اور کھانا کھانے کے ساتھ ساتھ بڑے خوشگوار موڈ میں باتیں بھی کر رہے تھے۔ باقی ساتھیوں نے یہ منظر دیکھ لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ بیگم فریاد کی یہ بات غلط ہے کہ رات

کو اس کی مرضی کے خلاف لے جایا گیا ہے۔“ خاور نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ دوسرے ساتھی اس کی بات کو کوئی جواب دیتے خاور تیز تیز قدم اٹھاتا ان دونوں کی طرف بڑھتا گیا۔ ظاہر ہے باقی ساتھیوں کو بھی اس کے پیچھے جانا پڑا۔

”میں معذرت خواہ ہوں کہ پیچھے آپ کی خوشگوار باتوں میں دخل دینا پڑا۔ میرا نام خاور ہے اور میں بیگم فریاد کا منہ بولا بیٹا ہوں۔ اور ان کے حکم پر مس راہیل کو تلاش کر رہا ہوں؟“ خاور نے ان کے قریب جا کر بڑے شائستہ انداز میں کہا اور وہ دونوں چونک کر خاور کو اور پھر اس کے پیچھے آنے والے ساتھیوں کو دیکھنے لگے۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ آپ اور میں کے منہ بولے بیٹے، میں نے تو آپ کو کبھی نہیں دیکھا اور پھر مجھے تلاش کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کیا میں دودھ پیتی بچی ہوں کہ کہیں گم ہو جاؤں گی؟“ راہیل نے اس بار سنت ہیچے میں کہا۔

”کیا آپ ہمیں میٹھے کے لئے نہیں کہیں گی مس راہیل؟“ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ آپ تشریف نہ کیجئے“ میرا نام رابرٹ ہے اور میں مس راہیل کا دوست ہوں۔“ رابرٹ نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہنسے بڑے مودبانہ انداز میں کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا دیا۔

”شکریہ مسٹر رابرٹ۔ میں اپنا نام تو بتا چکا ہوں۔ یہ میرے

دوست چروان، صدیقی اور نعمانی ہیں۔ ہم سب امپورٹ ایکٹر کا بزنس کرتے ہیں اور بزنس پارٹنر بھی ہیں۔ — خاور نے سب سے تعارف کراتے ہوئے کہا، اور رابرٹ نے سب سے مسکراتے ہوئے مصافحہ کیا اور پھر انہیں اپنے ساتھ بیٹھنے کا ارادہ کیا اور وہ سب بیٹھ گئے جبکہ رابرٹ ہونٹ پیچھے خاموش بیٹھ گیا۔ آپ کو ہماری آمد شاید ناگوار گزری ہے، میرا حال مجھے افسوس ہے۔ دراصل آپ کی والدہ کے ایک رشتے دار ہیں الطاف خان صاحب وہ میرے مومن ہیں اور مجھے اپنے بیٹے کی طرح سمجھتے ہیں۔ آپ کی والدہ نے آپ کی اچانک گشتگی پر پریشان ہو کر ان سے رابطہ قائم کیا تو انہوں نے مجھے آپ کی والدہ کے پاس بھیج دیا۔ وہ بے حد محبت کرنے والی خاتون ہیں، انہوں نے مجھے منہ بولی بیٹا لیا، وہ آپ کی گشتگی کی وجہ سے بے حد پریشان تھیں، انہوں نے آپ کو تلاش کرانے کی بھی کوشش کی تھی اور انہیں صرف یہی اطلاع ملی تھی کہ آپ کو ڈورائی پہاڑیوں میں ایک جیب میں چھپا دیکھا ہے، جن مشر رابرٹ کے ساتھ دو اور غیر ملکی صاحبان بھی تھے۔ میں نے ان کی پریشانی دیکھتے ہوئے ان سے وعدہ کیا کہ آپ کو تلاش کر دوں گا، چنانچہ ہم دوست آپ کی کاروباری مصروفیات ترک کر کے صرف آپ کی والدہ کی پریشانی کے مد نظر یہاں پہاڑیوں پر آئے تھے۔ پہلے ہم نے وہ شالی قبضے میں آپ کو تلاش کیا اور آپ یہاں پہنچے ہیں اور خدا کا شکر ہے کہ آپ بخیر عافیت یہاں موجود ہیں۔ میرا حال ہمارا کام ختم ہو گیا ہے، ہم اب صرف آپ کی والدہ

کو آپ کے مل جانے کی اطلاع دے کر یہاں سے رخصت ہو جائیں گے۔ خاور نے بڑے مہذب بیٹے کی بات کرتے ہوئے کہا، اور مہی کی وجہ سے آپ کو پریشانی ہوئی، میں آپ کی سہمہ شکر ہوں۔ مہی تو بہت جلد بگڑ جاتی ہیں، میں تو رابرٹ کے ساتھ ان پہاڑیوں میں ملنے والی جڑی بوٹیوں کے تجزیے کے لئے آئی تھی، یہ اور بات ہے کہ پردگراں اچانک بن گیا اور میں اطلاع نہ دے سکی، میرا حال میں آپ کی تکلیف پر معذرت خواہ ہوں۔ — رابرٹ نے مسکراتے ہوئے معذرت بھرے جے میں کہا، بہت شکریہ۔ اب ہمیں اجازت۔ — خاور نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا، ہمارے نہیں۔ اب میں اتنی بھی بد اخلاق نہیں ہوں مشر خاور آپ تشریف رکھیں میں آپ کے لئے کھانے کے لئے منگوائی ہوں، یہاں کے کھانے بے حد لذیذ ہیں، تھوڑی دیر پہلے رابرٹ بھی ان کھانوں کی بڑی تعریف کر رہے تھے۔ — رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا، شکریہ۔ اب آپ کا مزید کیا پردگراں ہے؟ — خاور نے کہا، ہم دونوں واپس جا رہے ہیں دارالحکومت، باہر ہماری جیب موجود ہے۔ — اس بار رابرٹ نے جواب دیا، اتنے میں میرا کیا تو رابرٹ نے خاور اور اس کے ساتھیوں

کے لئے کھانے کا آرڈر دے دیا۔
 "مس رابیل۔ آپ کے بھائی آپ کو تلاش کرنے آئے ہیں، اگر آپ مناسب سمجھیں تو ان کے ساتھ دارالحکومت چلیں۔ میں ابھی کچھ روز یہاں مزید رکنا چاہتا ہوں۔ میں بعد میں آپ سے ملاقات کے لئے کوٹھی پر حاضر ہوں گا۔" رابرٹ نے لیکن کیوں۔ یہاں کیوں رکنا چاہتے ہو۔ پلے تو الے ایسا کوئی ارادہ ظاہر نہ کیا تھا۔" رابیل نے چونکا کر پوچھا۔
 "اس وقت مقصد صرف یہی ہے دارالحکومت تک پہنچنا۔ کیونکہ تم نے واپسی کی خواہش ظاہر کی تھی۔" رابرٹ نے کہا۔
 "ٹھیک ہے۔ میں کوئی اعتراض نہیں، ہم مس رابیل کو ساتھ لے کر جاسکتے ہیں۔" خاور نے کہا۔
 "اور۔" رابرٹ نے۔ میں خاور اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ چلی جاؤں گی لیکن تم وعدہ کرو کہ جلد از جلد مجھے ملو گے۔ میں تماری بوٹی پر نئے تجربات کرنا چاہتی ہوں۔" رابیل نے کہا اور رابرٹ نے سر ہلادیا۔ اسی دوران کھانا خاور اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھا جا چکا تھا۔ اس لئے وہ سب صرف کرکھانے میں مصروف ہو گئے۔ کھانے کے بعد چائے کا دورہ اور پھر وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ رابیل نے خند کر کے سب کے کھانے کا بل ادا کیا اور سب ہنسی سے باہر آ گئے۔

خاور تم رابیل کو ساتھ لے کر دارالحکومت چلے جاؤ، ہم تو ابھی یہاں رکیں گے۔ یہ علاقہ سب سے محفوظ ہے۔" اچانک چوہان نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا اور خاور حیرت سے چوہان کو دیکھنے لگا۔ چوہان نے غصوں اناڑ میں پلکیں چپکاتے ہوئے اسے آئی کوٹھی میں پیغام دیا کہ وہ مان جائے۔
 "اور۔" کے ٹھیک ہے۔ پھر میں جیب سے جاتا ہوں۔ آپ لوگ واپس پر کرکھانے کی جیب لے لیں۔" خاور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
 "مسٹر رابرٹ۔" آپ یہاں رکیں گے یا کہیں اور جائیں گے۔ چوہان نے رابرٹ سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "میں تو سرخ پہاڑی کے ریسٹ ہاؤس میں جاؤں گا۔ وہاں اور گرد و علاقہ نئی نئی جڑی بوٹیوں سے بھرا ہوا ہے۔" رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "اور۔" کے پھر ہم اسی چوٹی میں کمرے لے لیتے ہیں۔" چوہان نے کہا۔ رابیل اس دوران خاموش کھڑی رہی جبکہ خاور نے اپنے ساتھیوں سے اور رابرٹ سے مصافحہ کیا اور پھر رابیل کو ساتھ لے کر وہ جیب میں سوار ہو گیا اور جب اس کی جیب واپس روانہ ہو گئی تو رابرٹ ان سے مخاطب ہوا۔
 "اب مجھے اجازت دیجئے۔" رابرٹ نے مسکراتے ہوئے چوہان اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔
 "اتنی جلدی کی جلدی ہے مسٹر رابرٹ۔ آئیے ہمارے ساتھ

معلوم ہے کہ سائنسی تجربات کے لئے ڈسٹین کتنی تکلیف دہ ثابت ہوتی ہے؟ — رابرٹ نے سپاٹ بجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ ہاں ٹھیک ہے۔ اچھا آپ ایسا کریں راستے میں کسی اچھے تقریکی سپاٹ پر ہیں اتار دیں۔ ہم وہاں گھوم پھر کر پیدل واپس آجائیں گے۔“ — چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابرٹ نے سر ہلادیا۔

”ٹھیک ہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ یہاں سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک خوبصورت تقریکی سپاٹ موجود ہے۔ وہاں بہت خوبصورت آبشار ہے۔ میں آپ کو وہاں اتار دوں گا۔“ — رابرٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور چوہان نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

اور پھر چائے پینے کے بعد وہ ہوشی سے باہر آگئے۔ چند لمحوں بعد وہ رابرٹ کی جیب میں بیٹھے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ چوہان فرنٹ سیٹ پر رابرٹ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا جبکہ صدیقی اور نعمانی عقبی سیٹوں پر بیٹھے۔ وہ اب تک بالکل خاموش رہے تھے۔ جیب کی ڈرائیونگ سیٹ رابرٹ کے پاس تھی

”واہ کیا خوبصورت منظر ہے۔“ مسٹر رابرٹ ہمیں آپ یہیں اتار دیں۔“ اچانک چوہان نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی؟“ — رابرٹ نے کہا اور جیب کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بھی جلد از جلد ان سے پیچھا چھڑانا چاہتا تھا لیکن جیسے

چائے کا ایک دور اور ہو جائے۔ آپ بڑی دیکش شخصیت / ماہک ہیں کچھ دیر باتیں کریں گے۔“ — چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اچھا اُنیس۔۔۔ اب میں آپ جیسے دوستوں کو تو ناراض نہ کر سکتا۔“ — رابرٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور وہ سب ڈیوٹل میں جا کر بیٹھ گئے۔ چوہان نے چائے کا آؤٹر دے دیا۔ ”مسٹر رابرٹ۔ آپ اور رابرٹ اتنے سارے دن وہیں ٹر پہاڑی کے ریسٹ ہاؤس میں رہے ہیں؟“ — چوہان نے کہا۔ ”ہاں۔ ہم وہاں جڑی بوٹیاں تلاش کرتے رہے ہیں۔ رابرٹ نے ایک لمحے چوہان کو جواب دیا۔

”آپ کے وہ دوسرے دو ساتھی ابھی تک وہیں ہولہ گے چوہان نے دو سراسوال کر دیا۔

”ارے نہیں۔۔۔ وہ ہمارے ساتھی نہیں ہیں، دارالحکومت آتے ہوئے انہوں نے ہم سے لفٹ مانگی تھی چنانچہ ہم نے ان ساتھ لے لیا۔ وہ دو شالی قبیلے میں آکر گئے تھے اور ہم آگے گئے۔“ — رابرٹ نے کہا۔ اسی لمحے میرے نے چائے برتن دکھا دیئے اور وہ سب چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔ ”کیا آپ ہمیں اس سرخ پہاڑی کی سیر دکرائیں گے، ہم سیر و تقریب کے لئے ہی تو رکے ہیں؟“ — چوہان نے چاہتے ہوئے کہا۔

”اوہ نہیں۔۔۔ سو دی، اس طرح میں ڈسٹرب ہوں گا۔“

کیا جائے جبکہ وہ ڈرامائی سیٹریوں میں آئے اور رابیل کو کہہ دی تھی کہ جلد اپنا وہ اطلاع دے سکی اور بقول رابرٹ وہ صرخ سیٹری کے دامن میں موجود ہو گا۔
 ہاؤس میں ہے میں اور آخری بات یہ بھی بت دوں کہ صرخ سیٹری اور اس کا ایک ایک علاقہ میرا اچھی طرح دیکھا بھال ہوا ہے۔ وہاں جڑی بوٹیاں سرسے ہی نہیں ہیں۔ ری پھول اور پودے ہیں جو عام طور پر سارے علاقے میں پائے جاتے ہیں۔ چروان نے کسی تجربہ کار وکیل کی طرح ایک کے بعد دوسری دلیل دیتے ہوئے باقاعدہ دلائل کے انبار لگا دیئے۔

کمالی ہے چروان۔ تم نے تو مشرک ہو مزو کو بھی مات دے دی۔ ویری گڈ۔ آج صبح معنوں میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم نے طور پر اس عمران سے کم نہیں ہو بس تم اپنی ان صلاحیتوں کا اظہار نہیں کرتے۔ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا اور چروان کھلکھل کر ہنس پڑا۔

عمران کی بات مت کرو۔ وہ واقعی پرمائند آدمی ہے۔ جج اور اس کے ذہن کا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں ہو سکتا۔ یہ تو سورج کا چراغ دکھانے والی بات ہے۔ چروان نے کہا اور سب کھلکھل کر ہنس پڑے۔

اب بتاؤ پرمائند گرام کیا ہے مشرک ہو مزو۔ نذرا حق نہ تھا یا یہ خطاب طنزیہ نہیں بلکہ تعریفی ہے؟ نعمانی نے کہا اور جیب ایک بار پھر تھتھو سے گونج اٹھی۔

میرا خیال ہے، میں وہیں ریسٹ ہاؤس جانا چاہیے جہاں

میرا ذہن کام کرتا ہے۔ رابیل کو کسی خاص مقصد کے لئے اغوا کیا گیا تھا اور اس خاص مقصد کے پورا ہو جانے کے بعد اسے فارغ کر کے واپس دارالحکومت بھیجا یا جبار تھا کہ راستے میں ہم مل گئے۔ رابرٹ نے جس انداز میں خدزی طور پر رابیل سے پوچھا چھڑانے میں جلدی کی ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کے نزدیک اب رابیل کا کوئی مصروف باقی نہیں رہا۔ چروان نے کہا۔

لیکن اگر رابرٹ یا اس کے ساتھی کوئی جرم کر رہے تھے تو انہیں رابیل کو واپس بھیجنے کا بجائے قتل کر دینا چاہیے تھا۔ عدالتی نے کہا۔

میرا خیال ہے کہ انہوں نے قتل کرنے کی نیت اس بات کا فیصلہ کیا کہ رابیل کے ذہن کو ٹرانس میں لاکر صاف کر دیا جائے ہو سکتا ہے کہ وہ ان کے لئے بعد میں کارآمد ہو سکتی ہو۔ میرا خیال اب یہ تفصیلات تو رابرٹ یا اس کے ساتھی بتا سکتے ہیں۔ چروان نے کہا۔

اے وہ ہاں اس کا مطلب ہے کہ رابرٹ کے ساتھی ابھی تک اس ریسٹ ہاؤس میں موجود ہوں گے پھر تو ہمیں احتیاط سے دانا جانا چاہیے۔ ہم آخر ان کی ہی جیب میں سھر کر رہے ہیں۔ نعمانی نے کہا۔

خدزی طور پر تو یہی ہو سکتا تھا کہ رابرٹ کو بیہوش کر دیا جائے وہ بوجھل اب دوسری احتیاط یہی ہو سکتی ہے کہ ہم یہ جیب صرخ سیٹری سے کچھ دور روک کر احتیاط سے اس بٹن ہر جے آباد اور

پرانے ریلوے ڈاؤس تک پہنچیں تاکہ وہاں اگر رابرٹ کے ساتھی ہوں
 ہوں تو ان پر آسانی سے قابو پایا جاسکے۔ چوہان نے کہا
 اور لٹمانی اور صدیقی دونوں نے اس طرح اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
 وہ ان کی بات سے پوری طرح متفق ہوں۔

• بس اس کا خیال رکھنا۔ اسے ہوش نہ آجائے۔
 چوہان نے دونوں سیٹوں کے درمیان یہ ہوش پڑے ہوئے رہا
 کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

• نگر نہ کرو اب یہ صرف ہماری مرضی سے ہی ہوش میں آسکے گا
 صدیقی نے کہا اور چوہان نے مطمئن انداز میں سر ہلادیا۔

عمران ناشہ کرنے کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر اس واقعہ کے
 شعل سوچ رہا تھا جس میں کسی نقلی طہر نے سلیمان کو بڑی
 خوبصورتی سے اپنا آلہ کار بنا کر اسے عجیب و غریب جکیریں ڈال دیا
 تھا۔ طہر شادی سے واپس آچکا تھا اور اس کے مطابق وہ
 بریل جس پر طہر بیٹنے کا شک کیا گیا تھا اسے اس نے پوری
 طرح چیک کر لیا تھا۔ اسے اس سارے معاملے کا کوئی علم نہ تھا بس
 اتنا معلوم ہوا تھا کہ اس نے اس کا ذکر وہیں موجود چند غیر حکیموں
 سے کیا تھا۔ ان غیر حکیموں کے متعلق معلوم نہ ہو سکا تھا کہ وہ کس کی
 دعوت پر شادی میں شریک ہوئے تھے اور پھر واپس کہاں چلے
 گئے۔ نوٹو کھینچنے والی بات بھی صرف عمران کی اپنی سوچ تھی لیکن
 اس معاملے کو دو تین روز گزار چکے تھے اور ابھی تک ایسا کوئی منہ
 نہ آیا تھا اور نہ ہی کسی نے اس معاملے میں اس سے کوئی

معاظے کے سلسلہ میں آئے ہیں۔ اسے اس موقع پر ایک عجیب سی راحت
 عروس ہوئی جیسے اس کے ذہن پر موجود بے پناہ دباؤ میں اپنا تک
 کافی حد تک کمی آگئی ہو۔

جناب دوغیر ملکی ہیں۔ آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔
 سلیمان نے دروازے پر دنگ کر سنجیدہ بلجے میں کہا اور عمران نے
 سر ہلادیا۔ پھر وہ تیز قدم اٹھانا اپنے اس کمرے سے نکل کر
 ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ مگر اس کا ذہن اپنے سے کافی ہلکا ہو گیا
 تھا لیکن بہر حال ابھی تک اس پر خاصا دباؤ موجود تھا اس لئے اس
 کے چہرے پر سنجیدگی ابھی تک موجود تھی۔ ڈرائینگ روم میں داخل
 ہوا تو اس نے سامنے صوفی پر دوغیر ملکیوں کو اطمینان سے بیٹھے
 ہوئے دیکھا۔ ان میں سے ایک ادھیڑ عمر تھا جبکہ دوسرا قد و قامت
 میں اس جیسا تھا اور نوجوان تھا لیکن دونوں کی آنکھوں میں ذہانت کی
 جھلک اور چمک موجود تھی۔

مجھے علی عمران کہتے ہیں۔ کیوں کہتے ہیں۔ عمران علی
 کیوں نہیں کہتے۔ اس کا فیصلہ میں آج تک نہیں کر سکا۔
 سنجیدگی کے باوجود عمران کی زبان خود بخود چل پڑی تھی۔ شاید اب
 وہ فطرتاً ایسی باتیں کہنے کا عادی ہو چکا تھا۔

میرا نام ہومر ہے اور یہ پروفیسر اسکاٹ ہیں۔ اس
 نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھا
 دیا۔ اس کے چہرے پر دوستانہ جذبات پوری طرح نمایاں تھے لیکن
 دوسرے لمحے عمران نے جیسے ہی ہومر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا

والبط قائم کیا تھا۔ اس لئے ایک لحاظ سے یہ عجیب و غریب واقعہ
 کے لئے واقعی ایک ظلم جو مشربا جیسی حیثیت اختیار کر گیا تھا جو
 کا کوئی سر پیر کوئی مقصد کسی طرح بھی سامنے نہ آ رہا تھا۔ یہی
 اس وقت بھی اس کے ذہن میں کسی گنگھوڑے کی طرح رہینگ رہی
 کہ آخر اس حیرت انگیز واقعے کا اصل مقصد کیا تھا اور کس نے
 یہ حیرت انگیز ڈرامہ رچایا اور کیوں۔ لیکن یہ واقعہ اس قدر عجیب و
 تھا کہ کسی طرح بھی اس کا کوئی سرا عمران کا ذہن رسا بھی نہ پا
 پا رہا تھا۔

ابھی عمران اس ذہنی الجھاؤ میں تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز
 سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔
 سلیمان دیکھو کون آیا ہے صبح صبح؟ عمران کے
 بچے میں سنجیدگی تھی۔ اس لئے سلیمان خاموشی سے بیرونی دروازے
 کی طرف بڑھ گیا تھا۔

کیا یہی علی عمران صاحب کا ٹیلیٹ ہے۔ ہم ان کے لئے پاک
 خصوصی پنڈیام کے کمرے آئے ہیں۔ ایک اجنبی آواز سنائی
 بھر غیر ملکی تھی۔

جی ہاں۔ موجود ہیں آئیے۔ سلیمان نے سینی
 سے جواب دیا اور پھر قدموں کی آواز ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ
 گئی۔ عمران ہاتھ میں موجود چائے کی پیالی رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا
 کہ ذہن میں خوراء ہی یہی خیال بکلی کے گوند نے کی طرح چمکا
 وہ جس معاظے کے بارے میں سوچ رہا ہے یہ غیر ملکی یقیناً

اس کی ہتھیلی میں تیز جھن سی ہوئی جیسے کسی کیڑے نے اچانک
 ٹنگ مار دیا ہو اور اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس قدر تیز
 سے تارک ہو گیا جیسے کمرے کا شٹر پک چھکنے سے ہی پیلے
 ہو جاتا ہے۔ پھر جیسے گھپ اندھیرے میں اچانک کوئی جگہ چمک
 رہے۔ اس طرح عمران کے ذہن میں روشنی کا نقطہ پیدا ہوا اور پھر
 نقطہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھیں کھل گئیں
 لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے سر میں دائیں طرف درد کی ایک
 تیز ہلچل برپا ہوئی اور عمران کا ہاتھ بے اختیار اس جگہ پر جا رہا
 تھا دیکھنے سے اُسے خاصا درد محسوس ہو رہا تھا۔ ابھی تک یہ سلا
 کام وہ لاشعوری طور پر کر رہا تھا لیکن پھر جس طرح اچانک بجلی کا
 شٹکا لگتا ہے اس طرح اس کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کا شعور
 ہلکا ہوا۔ دوسرے لمحے اس کا جسم یککشت اس طرح خود بخود سمٹ
 گیا جیسے کوئی نوجوان لڑکی اپنے جسم کو اچانک سمٹ لیتی ہے جب
 سے کسی بات پر شرم آئے لگتی ہے۔

”اُوئی اللہ اگر سلیمان ہیں اس عالم میں دیکھ لیتا تو“
 عمران کی زبان سے خود بخود یہ الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی
 اس نے جلدی سے اپنے جسم کو ایک بار پھر اس طرح سمٹا جیسے
 اس پہنے ہوئے نہ ہو اور وہ سمٹ کر صوفوں میں اس طرح بیٹھ گیا
 جیسے کسی سے چھپ رہا ہو۔

”وہ۔ وہ عزیز ملکی۔ وہ کہاں گئے۔ کیا چلے گئے مگر...“
 چانک عمران کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی طرح کوئٹہ اور وہ

حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر صوفے
 سے اٹھ کھڑا ہوا۔

”وہ کون تھے۔ کیا کر گئے ہیں۔ ادھر میرے ہاتھ میں جھن؟“
 عمران کو بیہوش ہونے سے پہلے کا منظر یاد آ گیا۔ اور وہ تیزی
 سے ڈرائیگ روم کے دروازے کی طرف پکٹنے ہی لگا تھا کہ یککشت
 ٹنگ کر رک گیا۔

”اُوئی اللہ۔ اس طرح پکٹنا تو اچھا نہیں ہوتا“ سمٹ کر چلنا
 چاہیے۔ عمران کی زبان سے ایک بار پھر الفاظ خود بخود
 چلے گئے اور اس کے ساتھ ہی اس کا تیز ہی سے پکٹا ہوا جسم یککشت
 ٹنگ کر رکا اور پھر ناکتھدا لڑکیوں کی طرح سمٹ گیا اور پھر وہ دائمی
 اسی طرح سمٹے ہوئے انداز میں چلتا ہوا راہداری میں آ گیا۔ دوسرے
 لمحے اسے سامنے ہی راہداری میں سلیمان اندھے منہ پڑا نظر آیا تو
 وہ ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے سلیمان کی طرف پکٹا۔ اس نے
 جھٹکے سے اسے سیدھا کیا۔ دوسرے لمحے اس کے منہ سے اطمینان
 بھرا سانس نکل گیا کیونکہ سلیمان صرف بیہوش تھا۔ عمران نے
 اس کا کانک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیے چند لمحوں بعد سلیمان
 کے جسم میں حرکت سی پیدا ہوئی پھر یہ حرکت تیز ہوتی گئی۔ چند
 لمحوں بعد اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور پھر وہ اچھل کر
 کھڑا ہو گیا۔

”صاحب۔ صاحب۔“ سلیمان نے اپنے سامنے
 کھڑے عمران کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ہٹ کر بھی سیلمان کی طرف نہ دیکھا جو حیرت سے انہیں پیچھے سے
 پھرا اسے دیکھ رہا تھا لیکن اس کے باوجود عمران کو ایسے محسوس
 ہوا تھا جیسے سیلمان کی نگاہیں کسی کینچروے کی طرح اس کی پشت پر
 بیگ رہی ہوں۔

”بڑا بے مشرم اور نذیدہ ہے یہ سیلمان۔“ یہیں کس طرح گھور
 رہے جیسے نظروں ہی نظروں میں کھا جائے گا؟“ عمران
 نے ڈریلنگ روم میں داخل ہوتے ہی استوری طور پر بڑبڑاتے ہوئے
 کہا اور پھر اس نے باقاعدہ ڈریلنگ روم کا دروازہ اندر سے بند کیا
 ہر ایک طرف موجود بڑی سی الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس الماری
 میں مختلف ڈیزائنوں کے زنانے لباس موجود تھے۔ یہ لباس صرف
 نران نے خاص مقبول کے لئے بنوا کر رکھے ہوئے تھے۔ ویسے
 چمک ان کے استعمال کی کبھی نوبت نہ آئی تھی لیکن اب یہ لباس
 سے بدلے حد پسند رہتے تھے ایسے جیسے یہ اس کے پسندیدہ لباس
 دن اور پھر اس نے ایک سرخ رنگ کا اور ریشمی کپڑے کا بنا ہوا
 لمبا سوٹ نکالا جس کے ساتھ باقاعدہ کرن لگا ہوا ریشمی دوپٹہ
 نیا موجود تھا۔ اس نے لباس اٹھایا اور ساتھ روم کا دروازہ کھول کر
 تھوڑے روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے ساتھ روم کی جی بند کر دی اور پھر
 سم پر موجود لباس اس طرح اتارنے لگا جیسے یہ لباس نجانے کیوں
 ماسک جسم پر موجود تھا اسے جی جلاتے ہوئے مشرم آ رہی تھی۔ اس
 علاوہ نذران سے اُتے والی مکی سی روشنی میں اس نے جسم پر
 اجمو مردانے کپڑے اتارے اور پھر سرخ رنگ کا ریشمی جوڑا پہن کر

”صاحب بہتیں مشرم نہیں آتی یہیں صاحب کہتے ہوئے۔“
 تم اس طرح نذیدہ کی طرح ہیں گھور کیوں رہے ہو۔ مشرم کرد
 عمران کی زبان سے خود بخود یہ الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ
 نہ صرف عمران کا جسم ایک بار پھر سمٹ سا گیا بلکہ اس کے چہرہ
 پر مشرم کے شدید آثار ابھر آئے اور اس نے فوجانہ طریقوں
 طرح منہ ایک طرف کر لیا۔

”لگ لگ کیا مطلب۔“ کیا یہ کوئی نیا ڈراما ہے صاحب
 میں جانے کا لہر چھٹنے آ رہا تھا کہ ایک غیر ملکی ڈرائیونگ روم سے
 آیا اور اس کے ساتھ ہی میری ناک پر کوئی غبارہ سا چھوٹا اور
 مجھے ہوش ہی نہ رہا۔“ سیلمان نے حیرت بھرے پہلے یہ
 کہا۔

”جو ہندہ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں غیر ملکی کسی خاص مشر
 پر آئے تھے۔ پھر وہیں ذرا گائیڈ سے چیک کر لوں۔“ عمران
 نے لیفٹ اپنے اصل پہلے میں کہا اور پھر تیزی سے اپنے خاص
 کمرے کی طرف بڑھنے لگا لیکن دوسرے لمحے وہ یوں ٹھٹھک کر رک
 گیا جیسے چابی والے کھلونے کی چابی اچانک ختم ہو جاتی ہے۔

”اے اللہ۔“ تم پھر نذیدہ کی طرح ہیں دیکھ رہے ہو اور
 ہاں یہ تم نے ہیں مردانے کپڑے کیوں پہنا رکھے ہیں۔ یہیں مشرم آ
 ہے اس لباس میں۔“ عمران کی زبان سے ایک بار پھر یہ
 الفاظ نکلے اور اس کے ساتھ ہی وہ کھانا ہوا اور اٹھانا ہوا اپنے
 کمرے میں داخل ہوا اور سیدھا ڈریلنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے

• واہ اب کچھ شکل تو بنی۔ خواہ مخواہ مردوں جیسی شکل بنا رکھی تھی ہونہ؟ — عمران نے مڑتے ہوئے کہا، چونکہ وہ بیٹا تھا ہونا چاہتا تھا اس لئے اس کے گال اس وقت بالکل نرم تھے عورتوں کی طرح، عمران بالکل بند کرنے ہی لگا تھا کہ یکگنت اس کے ایک خانے میں موجود جو لڑی دیکھ کر چونک پڑا۔

• واہ کس قدر خوبصورت جو لڑی ہے؟ — عمران کی زبان سے خود بخود نکلا اور اس نے خوبصورت ٹاپس کی جو لڑی اٹھائی جس میں خوبصورت ڈرکون جڑے ہوئے تھے اور انہیں کاول میں لٹکا کر دبا یا تو ٹاپس کالوں کے کناروں پر لٹکے ہو گئے۔ ایک خوبصورت سا لاکٹ اٹھا کر اس نے گلے میں پہنا اور پھر شیشے میں اپنے آپ کو دیکھنے لگا۔ اس کے لبوں پر خود بخود ایسی مسکراہٹ چیل گئی جیسے اسے اپنا یہ سراپا بے حد پسند آیا ہو۔ اس نے بائیں ہند کر کے اسے دوبارہ الماری میں رکھا اور پھر ڈرائنگ روم میں آکر اگلے دروازہ کھولا اور کمرے میں آگیا، اسی لمحے اسے دروازہ پر کھڑا سلمان دکھائی دیا جس کا چہرہ حیرت کی شدت سے پتھر جو رہا تھا اور آنکھیں اس طرح کھلی جو نہیں اور سکت تھیں جیسے اسے سکتے ہو گیا ہو۔

• ہائے اللہ۔ کتنی بار کہا ہے کہ ہمیں اس طرح نہ دیکھا کر ہم انما لی سے تہمدی شکایت کریں گے؟ — عمران نے کہا ہے جو نے کہا اور سلمان کے ہونٹ یکگنت پھین گئے اور اسی کے چہرے پر لرزے کے سے آثار ابھرے۔

اس نے باقاعدہ مشرقی لڑکیوں کی طرح کرن لگا ہوا ریشمی دوپٹا اور جسم پر لپیٹ لیا۔

• واہ کس قدر خوبصورت لباس ہے۔ ارے مگر یہ ہمارا جو کیوں پہننا تھا ساگ رہا ہے؟ — عمران نے ہاتھ روم بڑے آہستہ میں اپنے آپ کو دیکھتے ہوئے کہا،

• واہ ہمیں ہلکا سا میک اپ کرنا چاہیے؟ — عمران لباس کو آہستہ میں دیکھ کر درست کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ اٹھا ہوا اور لڑکیوں کے انداز میں چلتا ہوا ہاتھ روم سے نکل کر ڈرائنگ روم میں آگیا، اسی الماری کے پچھلے خانے میں ایک لیڈر میک اپ باکس بھی موجود تھا، اس نے وہ باکس اٹھالیا۔

• ہائے اللہ کتنی مٹی پڑی ہے اس باکس پر؟ — عمرا نے اٹھاتے ہوئے انداز میں کہا اور پھر ایک ہف پڑا میلا کپڑا اس نے بڑی نفاست سے باکس کو صاف کیا اور پھر اسے لے کر وہ دوبارہ ہاتھ روم میں آیا، اس نے باکس کھولا اور پھر اس میں موجود لپ ٹکس کے مختلف شیڈز میں ایک شیڈ نکال کر اس نے اپنے ہونٹوں پر بڑی نفاست سے لپ ٹک دکھائی مشروح کر لپ ٹک سے اس کے صرغ ہونٹ اور بھی زیادہ صرغ اور خوبہ نظر آنے لگے۔ اس کے بعد اس نے باقاعدہ گالوں پر پلٹ فلتھر کے چھتر لگائے۔ آنکھوں میں سرمہ نہ صرف ڈالا بلکہ اس کی مکیوں بھی سائڈل پر دہنائے کی طرح باہر کو کھینچیں۔ پھر ایک خوبصورت آئی شیڈ لگایا۔

”ہو نہ اس کا مطلب ہے بڑی بیگم صاحبہ کا شبہ دوسرے تھا۔ آپ پر یقیناً کسی پری کا سایہ ہو گیا ہے۔“ سیلوان بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”ہم خود کیا کسی پری سے کم ہیں۔ اللہ رکھے ہمارے حسن سامنے پری کیا حیثیت رکھتی ہے۔“ عمران نے لہجے میں شراستہ ہوئے پہلے میں کہا اور سمٹ کر ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔ اٹھے سامنے پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران ہاتھ بڑھا کر ریسپور اٹھایا۔

”جی فرمائیے۔“ عمران نے بڑے لاڈ بھرے ہاتھ میں کہا۔

”عمران صاحب میں طاہرہ رول رہا ہوں۔“ دوسرے طرف سے طاہرہ کی آواز سنائی دی۔ اس کے پیچھے میں ہلکی سی چر موجود تھی۔ شاید یہ خیرت عمران کے دہلے ہوئے انداز کی وجہ سے تھی لیکن اس نے اس کا اظہار نہ کیا تھا۔

”آخر آپ لوگ ہیں زبردستی کیوں مرد بناتے پر تلے ہوئے رہے؟“ جب ہم کہہ رہے ہیں کہ ہم مرد نہیں ہو سکتے تو پھر ہمارے نام کے ساتھ صاحب کیوں استعمال کرتے ہیں؟ کیا آپ نہیں سس عمران نے کہنے پہلیز طاہرہ صاحبہ آئندہ آپ محتاط رہا کریں۔ اور اب فرمائیے آپ نے کس مقصد کے لئے فون کرنے کی زحمت کی ہے۔ نذیرہ سیلوان نے کہا کہ مر گیا ہے جو ہمیں فون سننا پڑا ہے۔ ہمیں تو آتی ہے خیر مردوں کا فون سننے ہوئے لیکن مجبور کی ہے۔“

عمران نے اسی طرح لاڈ بھرے مگر شکایتی لہجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ ابھی تک آپ کے ذہن پر اسی واقعہ کا اثر موجود ہے شاید۔ میں نے بھی اسی سلسلے میں فون کیا تھا کہ ابھی تک ان غیر ملکیوں کو تماشے نہیں کیا جا سکا جو دعوت میں مڑیک تھے اور ان کے سامنے پر پرنسپل الفت حسین نے بات کی تھی۔“ دوسری طرف سے بلیک زبرد نے سنجیدہ پہلے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس نے بھی سمجھا ہو گا کہ عمران اسے تنگ کرنے کے لئے ایسی باتیں کر رہا ہے۔

”پھر وہی صاحب۔ پلیز ہم نے کہا نہیں۔ ہمیں صاحب نہ کہا کریں۔ ہمیں مشرم آتی ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح ریسپور رکھ دیا جیسے اسے بلیک زبرد کے دوبارہ صاحب کہنے پر بڑی طرح غصہ آگیا ہو۔

”ہو نہ نہ بچانے ان مردوں کے دماغ میں کیا کیڑا ریننگا ہے کہ زبردستی ہمیں مرد بنانا چاہتے ہیں۔ ہم کیوں نہیں مرد؟ ہو نہ ہٹا اور نذیرہ سے۔“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور دوبارہ سمٹ کر کرسی میں بیٹھ گیا۔

”ہمیں یوں فاریج نہیں بیٹھنا چاہیے۔ وادی اماں کہتی ہیں فاریج لڑکیوں کے دماغ میں شیطان ٹھکس جاتا ہے لیکن اب ہم کر رہے ہیں۔ یہ شیطان بھی بچانے کہاں چلا گیا ہے کم از کم اولیٰ کے کوسے اور سلائیائی ہی لا دیتا۔ ہم اپنا ایک ٹو بھرت سا سو میٹر ہی

امان بی کی ہانپتی ہوئی تیز آواز سنائی دی اور عمران گھبرا کر اٹھا۔
 اخبار اس کے ہاتھ سے نیچے گر گیا اور دوسرے لمحے امان بی اور
 اس کے پیچھے تریا کمرے میں داخل ہوئیں۔ عقب میں سلیمان کا
 چہرہ نظر آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر واقعی ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔
 "ہیں یہ کیا۔۔۔ یہ تو سچ لڑکی بنا کھڑا ہے؟" — امان بی
 کی آنکھیں عمران کو اس خوبصورت سرخ ریشمی جوڑے میں دیکھ کر
 حیرت سے پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں اور اسی لمحے تریا کے حلقے سے
 زوردار تہقہہ نکلا۔

"واہ بھائی جان — بہت خوب — واہ اسے کہتے ہیں روپ
 دھارنا — لطف آگیا اس مینیس ڈریس سٹو کا۔۔۔" تریا
 نے بڑی طرح ہنسنے ہوئے کہا۔ وہ اس بڑی طرح ہنس رہی تھی کہ
 جیسے ساری زندگی کے ہنسنے کا کوٹا اکٹھا ہی ختم کر لینا چاہتی ہو۔
 مگر دوسرے لمحے امان بی نے میرا عمران کہتے ہوئے گہرائی میں اور
 اگر پیچھے کھڑے ہوئے سلیمان نے برق رفتاری سے امان بی کو
 سنبھال کر لیا ہوتا تو وہ یقیناً دھڑام سے پیٹھے گر کر اپنے آپ کو زخمی
 کر لیتیں۔ تریا بھی امان بی کی حالت دیکھ کر ہنستا بھول گئی۔

"اے اللہ۔۔۔ امان بی کو کیا ہو گیا؟" — عمران بھی تیزی
 سے آگے بڑھا لیکن اس کا بولنے اور چلنے کا انداز خالصتاً نسوانی تھا۔
 امان بی بیہوش ہو چکی تھیں اور سلیمان نے انہیں بڑے احترام سے
 سنبھال کر صوفے پر لٹا دیا اور جلدی سے پانی لینے کے لئے ہاتھ درم
 کی طرف بھاگا۔

بنالیتیں۔ اسے ہاں آج کے اخبار میں سویٹر کا بڑا خوبصورت
 نمونہ چھپا ہے؟ — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور
 چونک کر اس نے سامنے میز پر پڑا ہوا اخبار اٹھایا اور اسے
 بڑی نزاکت سے کھولی کر دیکھنے لگا۔ اس میں واقعی خواتین بڑے
 کے نام پر دو صفحات شائع ہوئے تھے جن میں سے ایک پر
 کا نیا نمونہ اور اس کی بنائی کی ترکیب تفصیل سے موجود تھی۔ عمر
 خور سے اس ترکیب کو دیکھنے لگا۔ تین ستائیاں اٹھیں دو سید
 چار اٹھیں دو سید جیسے کچھ اس قسم کی تفصیل تھی۔

"واہ واقعی خوبصورت نمونہ ہے۔" اٹھا جی ہے سیدھا جی
 اٹھا زیادہ ہے سیدھا حکم ہے، زمانہ بھی تو اٹھا آگیا ہے اس نے!
 یہ اٹھا زیادہ اور سیدھا حکم سویٹر یقیناً آج کل کے زمانے کا ہے
 کا مطلب ہوا جدید! وہ ہم ضرور نہیں گے یہ سویٹر؟ —
 نے خاص انداز سے صبر دلاتے ہوئے کہا۔

ابھی عمران سویٹر کے اس اٹلے سیدھے نمونے پر غور و فکر
 رہا تھا کہ اسے فلیٹ کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلنے کی آواز
 دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"ہو نہ کوئی مرد ہی آیا ہوگا" وہی اس وحشتناک انداز میں
 کھولتے ہیں، جنگلی وحشی، بد اخلاق، نذیر ہے؟ —
 نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وہ سے کہاں — مجھے بتاؤ،" میں اس نامراد پری کی آنکھ
 نکال لوں گی، اس کو ساری دنیا میں میرا ہی کچھ نظر آیا تھا۔

”اماں بی۔ اماں بی۔ آپ کو کیا ہو گیا؟“۔ ثریا نے بے اختیار ماں کو جھنجھوڑنا شروع کر دیا۔

”ارے۔ ارے ثریا۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ اس طرح تو اماں کی طبیعت بگڑ جائے گی۔“ بھروسہ ہم جوا دیتے ہیں؟“۔ عمر نے کہا اور جلدی سے اپنے سر پر پلٹا ہوا دوپٹہ پکڑ کر اس نے اس سے اماں بی کے چہرے پر ہوا دینی شروع کر دی۔ دوسرا لمحے سیلٹان واپس لوٹا اور اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلاسز سے پانی، تھیلی پر اندھا دیا اور اماں بی کے چہرے پر چھینٹے مارنے شروع کر دیئے۔ چھینٹوں کا اثر واقعی حیرت انگیز ثابت ہوا اور اماں جوش میں آ گئیں۔

”خدا کا شکر ہے۔ اللہ میاں نے ہماری دعائیں سن لیں۔“۔ عمران نے اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تجھے کر تاہیں پر اس طرح سمٹ کر بیٹھ گیا جیسے وہ واقعی کوئی لڑکی اس کے پیچھے کا اندازہ خالصتاً نساوانی تھا۔

”ہائے میری قسمت۔ اللہ نے ایک ہی میٹا دیا تھا وہ بھی لڑکا بن گیا۔“ ہائے میری قسمت؟“۔ اماں بی نے بے اختیار دو ٹوٹی ہاتھوں میں سر پکڑ کر کہہ پتے ہوئے کہا۔

”اماں بی۔ اماں بی۔ یہ عمران جہاں نامک کر رہے ہیں اسے ڈر لیس شوکتے ہیں۔ اماں بی؟“۔ ثریا نے جلدی سے اس کو سنبھالنے کے ساتھ ساتھ انہیں سمجھانا شروع کر دیا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہیں۔ نامک۔“ ارے ہاں ہمارے زمانے

میں واقعی نامک میں مرد عورتوں کا لباس پہن کر نامک کیا کرتے تھے۔ اور مگر کیا ضرورت تھی اسے نامک کرنے کی۔ کیا باپ کی عزت اسی طرح ڈوبنے لگا۔ کیوں بے؟“۔ اماں بی کی حالت یکدم بدل گئی اور دوسرے لمحے انہوں نے تیزی سے جوتی اپنے چہرے اتاری اور پھر سامنے بیٹھے تالین پر بیٹھے ہوئے عمران کے سر پر نزار تڑپتیاں برساتی شروع کر دیں۔ اب ان کے چہرے پر بے پناہ غصہ اور جلال تھا۔

”اوئی اللہ۔“۔ ”ہائے اللہ۔“ اماں بی ہمیں نہ ماریں۔ ہمیں نہ ماریں؟“۔ عمران کی زبان سے بے اختیار الفاظ نکلنے لگے۔

”ہیں۔ ابھی تک وہی نامک۔“ بھروسہ آج میں تمہاری یہ کھوپڑی پہلی کر کے ہی چھوڑوں گی۔ تمہاری یہ جرأت کہ ماں سے بھی نامک کر رہا؟“۔ اماں بی کو اور زیادہ جلال آ گیا اور پھر تو ان کی جوتیوں میں اس قدر تیزی آ گئی کہ جیسے وہ بوڑھی اور بیمار نہ ہوں، انہاں کی طاقتور ہوں اور یہ طاقت ان کے غصے کی تھی۔ ثریا اور سیلٹان نامک ویدم دم نہ کشیدم کے مصداق خاموش تھے کیونکہ اماں بی کے چہرے پر جو غصہ اور جلال تھا اس نے انکے ذہنوں اور جسموں کو جیسے من کر کے رکھ دیا تھا۔

”نالائق۔ بدتمیز۔ ماں سے نامک کرتا ہے؟“۔ اماں بی کا غصہ لمحہ بہ لمحہ بڑھتا جا رہا تھا اور پھر اچانک عمران کے منہ سے جلی سی جھج نکلی اور وہ یکدمت پہلو کے بل زمین پر گرنا اور ساکت ہو گیا۔

ہے چروں کی کیفیات بد گئے لیکن پھر اماں بی سے پہلے عمران کی آنکھیں کھلیں اور دوسرے لمحے وہ یکلفت اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں عجیب سی حیرت تھی۔

”ارے اماں بی — ثریا — اور اماں بی کو کیا ہوا؟ —“
 عمران نے استہانی حیرت بھرے ہنسنے میں کہا۔

اسی لمحے اماں بی کو ہوش آگیا اور وہ اٹھنے لگیں۔

”میرا بچہ ہائے — یہ میں نے کیا کر دیا؟ —“ اماں بی نے ہوش میں آتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

”اماں بی — اماں بی — کیا ہو گیا آپ کو — اور سلیمان ڈاکٹر کو بلاؤ؟ —“ عمران نے بڑی طرح گھبرائے ہوئے ہنسنے میں اماں بی کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

”خدا یا تیرا شکر ہے — میرے بیٹے کو ہوش آگیا؟ —“ اماں بی نے جب عمران کو ہوش میں دیکھا تو دہیں موٹنے پر ہی بے اختیار مسکدے میں گر گئیں۔

”ارے یہ کیا — یہ لباس — لاحول ولا قوۃ — کیا مطلب؟ —“ اسی لمحے اچانک عمران کی نظریں اپنے لباس پر پڑیں اور وہ واقعی لوکھلہٹ میں بڑی طرح تاح سا گیا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں شدید ترین حیرت کے اثرات ابھرائے گئے۔

”اب بند بھی کریں یہ نالچک بھائی جان۔ جابیں جا کر لباس بدل لیں؟ —“ ثریا نے برا سنا سناتے ہوئے کہا۔ وہ یہی

”اور نالچک کرتا ہے — ہیں — اور نالچک؟ —“ اماں بی کو اور جلدی آگیا لیکن اسی لمحے ثریا کو جیسے ہوش آگیا۔ اس نے جلدی سے اماں بی کا ہاتھ پکڑا۔

”اماں بی عمران بھائی یہ ہوش ہو گئے ہیں؟ —“ ثریا نے جلدی اور تیز ہنسنے میں کہا۔

”بیہوش نہیں — یہ نالچک کر رہا ہے۔ آج میں اس کا سارا نالچک ان جوتیوں سے ختم کر دوں گی؟ —“ اماں بی اسی طرح صبر اور جلدی میں تھیں۔

”بیگم صاحبہ — صاحب واقعی بیہوش ہو گئے ہیں؟ —“ لیسان نے جلدی سے اٹھ کر بڑھ کر عمران کو سیدھا کرتے ہوئے کہا۔ وہ واقعی بیہوش ہو چکا تھا۔

”اے میرا بیٹا — میرا عمران؟ —“ اماں بی کے منہ سے نفقت کراہ سہی نکلی اور پھر وہ ثریا کے بازوؤں میں ہی جھولی گئیں۔ بھی بیہوش ہو گئی تھیں۔

”جلدی — انکلی ڈاکٹر کو بلاؤ لیسان — جلدی کرو؟ —“ یانے نے بڑی طرح بدحواس ہوتے اور چیختے ہوئے کہا۔

”گھبراہٹیں نہیں — ابھی انہیں ہوش آجائے گا؟ —“ اماں نے عمران کو چھوڑ کر جلدی سے ایک طرف تباہی پر دکھا لگا لگا کس اٹھایا اور اس بار اس نے دونوں کے چہروں پر بعد دیگرے چھینٹے مارے شروع کر دیئے۔

چھینٹوں کا اثر اس بار بھی دیا ہی حیرت انگیز نکلا اور ان دونوں

مجبوری تھی کہ عمران کی یہ حیرت بھی اس ناکھک کا ہی کوئی حصہ ہے۔

• ناکھک — کیا مطلب — مگر یہ لباس — لاجول دلاقوہ، تم اماں بی کا خیال رکھو میں ابھی آتا ہوں؟ — عمران نے اس بڑی طرح ہنسنے ہوئے پیچھے میں کہا کہ شاید ہی عمران پر عمران کے چہرے کو دیکھنے لگی جو پانچکوں کے سے انداز میں دور ہوا اور نکلے روڑ کی طرف بڑھ گیا تھا۔

سُرخ پہاڑی کے دامن میں موجود پرانا رلیٹ ہاؤس کسی نفس کی جیب کی طرح بالکل ہی ویران اور خالی پڑا ہوا تھا۔ چوہان در صدیقی دو مختلف راستوں سے بڑے محتاط انداز میں اس میں داخل ہوئے تھے لیکن وہاں موجود مخصوص قسم کا سننا اور ویرانی نے انہیں پہلے ہی لمحے میں بتا دیا تھا کہ رلیٹ ہاؤس خالی ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے بڑے محتاط انداز میں سارے رلیٹ ہاؤس کی تلاشی لی۔ گو وہاں ایسے آثار موجود تھے کہ یہاں چند روز قبل کئی آدمی موجود رہے ہیں لیکن اس وقت وہاں نہ ہی کسی قسم کا کوئی سامان موجود تھا اور نہ کوئی آدمی۔

”تم جا کر نعمانی کو لے آؤ“ تاکہ اب یہاں رابرٹ سے اطمینان سے پوچھ گچھ ہو سکے۔ چوہان نے کہا اور صدیقی سر ہلاتا ہوا واپس مرو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد صدیقی جیب واپس

نئی دایلت میں تھی کہ چوہان کا ذہن رابرٹ کی طرف سے اور بھی
 یاد تک گیا تھا کیونکہ ایک سائنسدان کے پاس اس قدر بڑی
 مہم کی موجودگی عام حالات میں ناممکن تھی۔ بہر حال اس نے رقم کی
 فوج دینے کی بجائے ڈائری کھولی اور دوسرے لمحے وہ چمک
 اٹھا کہ ڈائری میں جو کچھ بھی لکھا گیا تھا وہ ایسے تھا جیسے کوئی
 رٹ سینڈ میں لکھے یا پھر سیاہی میں ڈوبا ہوا کوئی کڑا ان صفحات
 بن گیا رہا جو۔

”کیا پڑھ رہے ہو چوہان؟“ نعمانی نے اس کی طرف
 نہ بولے کہا۔

”میرا خیال ہے معاملہ کچھ اس سے بھی زیادہ مشکوک ہے جتنا
 سمجھ رہا تھا۔ یہ دیکھو اس قدر بھاری دایلت کی رقم اور اس ڈائری
 زیر۔ یہ یقیناً کوئی کوڈ ہے اور کوڈ بھی انتہائی نامانوس سا۔“
 ”نہ کہہ گا اور ڈائری نعمانی کی طرف بڑھا دی۔

”کس کوڈ کی بات کر رہے ہو؟“ صدیقی نے بھی
 بے آستے ہوئے کہا۔ وہ رابرٹ کو ستون سے اچھی طرح باندھ کر
 مائل رہا تھا۔

”یہ تو کوئی خاص ہی کوڈ ہے؟“ نعمانی نے کہا اور ڈائری
 کی طرف بڑھا دی۔

”اسے یہ تو ایکس تھری ایکس کوڈ ہے۔ بہت خوب بڑے طویل
 کے بلکہ نظر آیا ہے؟“ صدیقی نے چونکتے ہوئے کہا۔
 ”ایکس تھری ایکس۔ کیا مطلب؟“ اس بار نعمانی

لڑا تو اس کے کاندھے پر بیہوش رابرٹ لدا ہوا تھا۔ اور نعمانی
 بھی اس کے سامنے ہی تھا۔ نعمانی کے ہاتھ میں ایک برلیٹ کیس
 بھی موجود تھا اور ایک رسی کا گھٹا بھی صدیقی نے بیہوش رابرٹ
 کو وہیں گروڈ آلود فرش پر ڈال دیا۔

”یہ برلیٹ کیس رابرٹ کا ہے؟“ چوہان نے نعمانی
 سے پوچھا۔

”ہاں عقیبی سیٹ کے نیچے پڑا تھا۔ ساتھ ہی رسی بھی تھی
 اس لئے اٹھا لایا کہ اب اسے باندھنا بھی تو ہے؟“ نعمانی
 نے صبر کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے ستون کے ساتھ باندھو“ میں اس برباد
 کیس کا جائزہ لیتا ہوں؟“ چوہان نے کہا اور نعمانی برلیٹ
 کیس چوہان کو دے کر صدیقی کی طرف بڑھ گیا۔ وہ دونوں ہی ڈ
 طور پر اس مشن میں چوہان کو اپنا چیف تسلیم کر چکے تھے، کیونکہ
 ایک لحاظ سے یہ مشن چوہان کے ذہن کا ہی نتیجہ تھا ورنہ وہ
 غادر کے ساتھ ہی رابرٹ کو لے کر واپس چلے جاتے۔

”برلیٹ کیس کے کھپ صرف بند تھے، انہیں لاک نہ کیا گیا
 اس لئے برلیٹ کیس آسانی سے کھل گیا اور چوہان اس کی تلاشی
 میں مصروف ہو گیا۔ برلیٹ کیس میں دو چورسے پکڑوں کے علاوہ
 ایک غیر ملکی رول اور ایک تیز دھار شیخ اور ایک چھوٹی سی ڈائری
 بھی موجود تھی۔ اس کے علاوہ برلیٹ کیس میں بڑے بڑے نوڈ
 پر مشتمل کئی گڈیاں بھی خفیہ خانوں سے باہر آگئی تھیں۔ یہ راز

اور چوہان دونوں نے حیرت جبرے پہچنے میں کہا،
 "یہ کوڈ باچان کی ایک قدیم اور متروک زبان کے اشارے
 جی ہے۔ اسے دوسری جنگ عظیم میں ایک خاصے حلقے میں
 دیا گیا تھا لیکن چونکہ یہ بے حد مشکل کوڈ ہے اس لئے جلد ہی
 ہو گیا۔" — صدیقی نے مسرہا تے ہوئے کہا،

"کیا تم اسے ڈی کوڈ کر سکتے ہو؟ — چوہان نے کہا،
 "مگر تو کہتا ہوں لیکن یہاں نہیں — میرے پاس دنیا کا
 معروف اور غیر معروف کوڈز کے بارے میں ایک جامع کتاب
 ہے۔ میں نے اس کوڈ کے بارے میں اس کتاب میں پڑھا تھا۔
 یہی شکلیں اس کے ایک صفحے پر دی گئی تھیں۔ اس کی کئی بھی
 میں دی گئی تھی۔ میں نے شوق کی بنا پر اس پر کئی دن مضار
 اور بھڑکی سی شدہ بدھ بھی حاصل کر لی تھی لیکن اب مجھے پورا
 طرح یاد نہیں ہے۔ البتہ واپس جا کر کتاب کی مدد سے حل
 ہے۔" — صدیقی نے جواب دیا،

"ٹھیک ہے۔ اصراراً ہر حال فائدہ دیتی ہے؟ —
 چوہان نے کہا اور نہمانی اور صدیقی دونوں تیزی سے مڑے اور
 پھر اس کمرے سے باہر نکل گئے۔ چوہان نے آگے بڑھ کر ستون
 سے آبی کی مدد سے بندھے ہوئے وائبرٹ کا پیلے تو بغور جائزہ لیا
 پھر اس نے رولواور اور غنجر دونوں کو جیب میں ڈالا اور ستون
 کے عقب میں جا کر اس نے پہلے رسیوں کی بندش کو اچھی طرح
 چیک کیا کیونکہ غیر ملکی تربیت یافتہ ایجنٹ کا خیال سامنے آنے
 کے بعد وہ اب بے حد محتاط ہو گیا تھا۔ جب اسے اطمینان ہو گیا کہ
 بندشوں کی نوعیت ایسی ہے کہ وائبرٹ اسے کسی طرح بھی نہ کھول
 کر کے اس نے چوہان کے ہاتھ میں دے دی۔
 "ایسا کوڈ کوئی تربیت یافتہ ایجنٹ ہی اس طرح استعمال
 ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے چوہان نے اپنی ذہانت سے
 پر ہاتھ ڈالا ہے۔ رابیل کے انوا اور واپسی کے پیچھے کوئی

تم:۔۔۔۔۔ رابرٹ نے اس بار بڑی طرح بوکھلائے ہوئے پہنچے ہیں کہا اور چوہان مسکرا دیا۔

”بس اتنا بتا دیتا ہوں کہ تمہاری طرح ہم بھی رابیل میں دیسی رکھتے ہیں:۔۔۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا، وہ بڑی ذہانت سے رابرٹ کے گرد اپنا جال اس طرح بنتا جا رہا تھا کہ رابرٹ خود بخود وہ سب کچھ اگل دے جو چوہان جانتا چاہتا ہے۔ کیونکہ اگر واقعی رابرٹ تربیت یافتہ ایکسٹ ہے تو پھر اس سے صرف تشدد کی بنا پر معلومات انگوٹھا خاصا مشکل کام ثابت ہو سکتا تھا۔

”اوہ۔۔۔۔۔ مم۔ مم مگر کیسی دلچسپی۔ میں سمجھا نہیں:۔۔۔۔۔ رابرٹ چوہان کے فقرے پر بڑی طرح چونک اٹھا تھا۔

”تقریباً ویسی ہی دلچسپی جیسے تم اور تمہارا بیٹہ کو ارٹ رکھتا ہے۔۔۔۔۔ البتہ ہمارے فیملی قدرے مختلف ہیں:۔۔۔۔۔ چوہان نے بہم اور غیر واضح انداز میں جواب دیا۔

”مم مگر میں تو سائنسدان ہوں:۔۔۔۔۔ رابرٹ نے جوش بجاتے ہوئے کہا اور چوہان بے اختیار طنز پر انداز میں تہقید مار کر ہنس پڑا۔

”بیت خوب۔۔۔۔۔ یہاں کی مقامی زبان میں اسے تجاہل عارفانہ کہتے ہیں۔ یعنی سب کچھ جاننے کے باوجود کچھ نہ جاننے کا دعویٰ کرنا“۔۔۔۔۔ چوہان نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”یہاں کی مقامی زبان۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔ کیا تم مقامی نہیں ہو:۔۔۔۔۔ رابرٹ چوہان کی توقع کے عین مطابق بڑی طرح

نکسے لگا تو دوبارہ رابرٹ کے سامنے آیا اور دوسرے ٹکے اور رابرٹ کے دونوں گالوں پر ٹکے بعد دیگرے تیزی سے پھیرا۔ مشروع کر دیئے۔ چند تھپتھپوں کے بعد ہی رابرٹ کے جسم کی حرکت پیدا ہونے لگ گئی اور چوہان ایک قدم پیچھے ہٹ کر ہو گیا۔ چند لمحوں بعد رابرٹ نے کراہتے ہوئے انھیں کھول دیے۔ چوہان خاموش کھڑا رہا جیسے ہی رابرٹ کا شور مچا گا اس کی اور چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمودار ہوئے۔

”مم۔ مم میں کہاں ہوں:۔۔۔۔۔ رابرٹ نے شدید حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اسی ریسٹ ہاؤس میں جہاں بقول تمہارے تم رابیل کے رہتے رہے ہو:۔۔۔۔۔ چوہان نے سرد لہجے میں جواب دے ہوئے کہا۔

”اوہ تم نے مجھے باندھ کیوں رکھا ہے۔ مم۔ مم میں نے کیا ہے:۔۔۔۔۔ رابرٹ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”تمہارے سارے قصور اس ڈائری میں بند ہیں رابرٹ اور اگر تم یہ سمجھتے تھے کہ ایکس پکڑی ایس کو ڈکونی نہیں پڑھ

یہ تمہاری خام خیالی تھی:۔۔۔۔۔ چوہان نے جیب سے راہ کی ڈائری نکال کر اسے دکھاتے ہوئے کہا اور رابرٹ کے

پریکٹس اس قدر حیرت چھا گئی کہ جیسے اسے حیرت کی سبب ہزاروں دریلج ایکٹرک کرنٹ کا شاک لگا ہو۔

”تت۔ تت۔۔۔۔۔ تم نے ڈائری پڑھ لی ہے۔ گگ۔ گگ۔ گگ۔

• اگر تم ہینا ٹرم کے بارے میں جانتے ہو تو یہ بھی ضرور جانتے ہو گے کہ ہینا ٹرم جہاں کچھ پوچھنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہاں کسی چیز کو چھپانے کے لئے بھی کیا جاتا ہے اور یہاں ہینا مقصد کچھ چھپانا تھا اور جو کچھ چھپانا تھا اس کا تعلق مقامی افراد یا حالات سے ہے۔ کسی غیر ملک سے تعلق نہیں ہے اس لئے تم اس بارے میں اطمینان رکھو۔ رابرٹ نے اپنے طور پر تو بڑی ہوشیاری سے جوہان کو مطمئن کرنے کی کوشش کی تھی لیکن جوہان جانتا تھا کہ اس نے اس کے مطلب کی کئی باتیں از خود بتا دی ہیں۔

• مسٹر رابرٹ — اس وقت میں تمہیں اگر مقامی نظر اڑا ہوں تو اس کا یہی مطلب ہے کہ مجھے بھی اپنے مقصد کے تحت مقامی حالات سے ہی تعلق ہے۔ اس لئے اگر تم ان مقامی حالات کے بارے میں چلو پوری تفصیل نہ بتاؤ تو کم از کم اتنا اشارہ تو کر سکتے ہو جس سے میں سمجھ جاؤں کہ ان مقامی حالات کا تعلق ہمارے کسی مشن سے نہیں ہے۔ ایسی صورت میں ہمارا تم سے تعلق ختم ہو جائے گا اور تم اپنا کام کرتے رہنا ہم اپنا۔ جوہان نے کہا۔

• یہاں ایک مقامی آدمی ہے — علی عمران — کیا تم اسے جانتے ہو؟ — رابرٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور یہ سوال اس قدر غیر متوقع تھا کہ جوہان نہ چاہنے کے باوجود بے اختیار جھٹک پڑا اور غاہر ہے اتنی بات تو وہ بھی سمجھتا تھا کہ چمکنے

اگر گزر گیا۔ شاید وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ اس کا پالا انتہائی شاد ذہن آدمی سے پڑ گیا ہے۔

• سو ری مشر جو بھی تمہارا نام ہو — ہینا ٹرم کے بارے مجھے کچھ معلوم نہیں اس لئے میں تو تمہارے منہ سے یہ بات حیران ہو رہا تھا کہ کیا واقعی رابرٹ پر ہینا ٹرم کیا گیا ہے۔ رابرٹ بھی لا شعوری طور پر اس ذہنی شرط پر مہرے لگے لگ گیا تھا جوہان نے اس کے سامنے بچھا دی تھی۔

• وہ تو مجھے تمہاری آنکھیں دیکھ کر ہی معلوم ہو گیا تھا اس بارے میں کوئی عملی تجربہ نہیں رکھتے اور عملی تجربہ تو ایک معمولی سی شدہ نہ بدہ بھی شاید نہیں رکھتے ورنہ میری آنکھیں ہا کر ہی نہیں اتنا تو معلوم ہو جاتا کہ میرا اس میں کچھ تجربہ بھی ہے۔ بہر حال چونکہ میں اس بارے میں ماہر نہیں ہوں اس لئے میں صرف تمہاری جگہائی کے لئے اس عمل کے ذریعے تمہارے ذہن میں جھانکنے کی کوشش نہیں کی کیونکہ ہو سکتا ہے میں تو کاہلہ ہو جاؤں مگر تم ذہنی طور پر ہمیشہ کے لئے ناکارہ ہو جاؤ اس میں کوشش کر رہا ہوں کہ تم میرے مطلب کی باتیں مجھے بتاؤ صرف میرے مطلب کی کیونکہ مجھے تم سے یا تمہارے ساتھ قبول سے کوئی مطلب نہیں ہے اور نہ ہی میں ان باتوں میں وقت ضا کرنے کا عادی ہوں۔ — جوہان نے انتہائی سنجیدہ و میں بات کرتے ہوئے رابرٹ پر اپنے ذہنی شاطرانہ پل کاٹا ڈال دیا۔

مشر رابرٹ۔ گو ہمارے مشن کا براہ راست تعلق عمران سے نہیں ہے لیکن ہم عمران سے اچھی طرح واقف ہیں، وہ کسی بھی وقت ہمارے مشن سے تعلق پیدا کر سکتا ہے اور ہمیں خاص طور پر یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ہم عمران سے جو کس رہیں اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم ذرا اپنے مشن کی وضاحت کرو، پہلے شک اس کی تفصیلات نہ بتاؤ، ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں ہے لیکن ہم بہر حال اتنی وضاحت ضرور چاہتے ہیں کہ وہ متوازی گیر کسی جگہ راستہ کاٹ کر ایک دوسرے سے ٹوڑ نہ جائیں گی۔

چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا،
”تم بے فکر رہو۔ میرے خیال میں تو اب تک عمران اس قابل ہی نہ رہا ہوگا کہ وہ ہمارے مشن سے تعلق پیدا کرے بلکہ میرا خیال ہے آئندہ وہ لفظ مشن ہی بھولی جائے گا۔“

رابرٹ نے پریقین بے میں کہا تو چوہان ایک بار چہرہ جو تک پڑا،
”کیا مطلب۔ کیا تم لوگوں نے اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اتنی آسانی سے تو وہ ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں۔“

چوہان نے کہا،
”ہاں ہمیں معلوم ہے کہ وہ اتنی آسانی سے ہلاک ہونے والوں میں سے نہیں۔ اس لئے اس بار ہمارے ہیڈ کوارٹر نے ایک بالکل ہی منفرد پلاننگ کی تھی، ہم نے عمران کو ذہنی طور پر اپنا غلام بنانے کا فیصلہ کیا تھا اور اس فیصلے کے مطابق ہم نے رابرٹ

نے بعد انکار سے رابرٹ یقیناً اس کی طرف سے مشکوک ہو جائے اور جو کچھ اس نے اپنی ذہنی جنگ سے اب تک معلوم کر لیا یا معلوم کرنے کے لئے جو میدان ہموار کر لیا ہے وہ سب ختم جائے گا۔“

اس لئے اس نے فوری طور پر اجازت لی،
”ہاں اچھی طرح جانتا ہوں، وہ ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلیجنس لارکا اور سپرنٹنڈنٹ انٹیلیجنس فیاض کا گہرا دوست ہے اور بھی مجھے معلوم ہے کہ وہ پاکیسٹین سیکرٹ سروس کے لئے بھی کبھی بھی کام کرتا ہے، تو کیا تمہارا مشن اس عمران کے بارے میں ہے، اگر واقعی ایسا ہے تو پھر تو تمہارا اور ہمارا مشن بالکل مختلف ہے۔“

چوہان واقعی اپنی پوری ذہنی صلاحیتوں سے کام لے رہا تھا چونکہ اس کے پاس وقت کی کوئی کمی نہ تھی اور شاید سامعین بھی اسے بہت کم ملتا، اس لئے اس وقت وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کو صحیح معنوں میں بروئے کار لا رہا تھا اور چوہان کی توقع کے عین مطابق اب رابرٹ بغیر کسی تشدد کے صرف ذہنی طرح پر مہمات کھا کر سب کچھ اٹھل دینے والے مرحلے پر پہنچ چکا تھا۔

چہرہ تو تم واقعی کوئی غیر ملکی ایجنٹ ہو۔ بہر حال اگر تمہارے مشن کا عمران سے کوئی تعلق نہیں تو پھر تم مجھے رہا کرو، کیونکہ رامشن صرف عمران کے خلاف ہے۔“

رابرٹ نے مینان کا طویل سانس لیتے ہوئے کہا،

مالی کیا تھا۔ وہ جڑی بوٹیوں کی ماہر ہے۔ اس نے ایک جڑی بوٹی
 بنت کی ہے جس کا نام جانگک ہے۔ اس بوٹی کے چوہر کو اگر کوئی
 ت چالیس روز تک لگاتی رہے تو اس کے جسم سے ایسی خوشبو
 نکلتی ہے جو عام طور پر محسوس نہیں ہوتی لیکن اگر اس خوشبو میں
 ہوا کو پیڑا کسی مرد کو شگایا دیا جائے تو پھر اس مرد کو اس
 ت کی خوشبو میلوں دور سے اُٹنے لگ جاتی ہے اور اس کے لہہ
 مرد کا ذہن خود بخود اس خوشبودار عورت کے ذہن کے تابع ہو جاتا
 ۔ ایسا تابع کہ وہ مرد اس عورت کا مکمل طور پر ذہنی غلام ہو
 جاتا ہے اور اس کے اشاروں پر وہ دنیا کا ہر کام کرنے پر تیار ہوتا
 ہے جو عام حالات میں وہ کبھی نہیں کر سکتا۔ لیکن مکمل ذہنی غلامی کے
 ضروری ہے کہ اس عورت کا ذہن بھی اس مرد کو سو فیصد مانوسیت
 یاد پر قبول کرے چنانچہ فیصلہ کیا گیا کہ رابیل کو بھی اس مشن کے
 متوال کیا جائے۔ رابیل کو آسانی سے ہیڈ کوآرٹر کے تابع کیا
 گیا تھا لیکن جب رابیل کا ذہنی تجربہ کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس
 ذہن میں مردوں کے خلاف نفسیاتی گڑبگ موجود ہیں۔ وہ کبھی
 ہی مرد کو سو فیصد مانوسیت کی بنیاد پر قبول نہیں کر سکتی یہ سن
 کے لئے ہمیں مکمل ذہنی غلامی کی ضرورت تھی اس لئے ہیڈ
 نے پروفیسر اسکاٹ سے رابطہ کیا جو ایسے علوم کا بہت بڑا
 ماہر ہے۔ اس نے ایک نیا فارمولا بھی ایجاد کر رکھا تھا جسے وہ ایم۔
 فارمولی کہتا ہے۔ اس کے تحت وہ دو افراد میں سو فیصد مانوسیت
 رکھتا ہے چنانچہ پروفیسر اسکاٹ کو اس مشن پر لگایا گیا اور

میں اور میرا باس اس کے ساتھ آئے۔ رابیل کو ہم نے اغوا کیا۔
 پروفیسر اسکاٹ نے اس پر ہیڈ ٹرم کا عمل کیا اور اسے رابیل سے
 ڈیم بنا کر باس کے احکامات کے تابع بنا دیا لیکن چونکہ ہیڈ کوآرٹر کی
 سنت ہدایات حقیقہ کر عمران کو آخر تک اس مشن کا قطعی عزم نہ ہو سکے
 اور پروفیسر اسکاٹ صرف تصویر کی مدد سے بھی ایم۔ ٹی فارمولہ
 ملکی کر سکتا تھا اس لئے فیصلہ ہوا کہ ایم۔ ٹی فارمولے کے لئے
 عمران کی تصویر حاصل کی جائے لیکن چونکہ رابیل کے ذہن میں مردوں
 کے خلاف نفسیاتی گڑبگ تھیں اس لئے پروفیسر اسکاٹ کے مشن سے
 سے عمران کی ایسی تصویر ضروری تھی جس میں وہ بظاہر عورت نظر
 اُڑ رہا ہو حالانکہ یہ تقریباً ناممکن کام تھا لیکن باس جو مرتبہ حد
 صلاحیتوں کا مالک ہے اور پُر ایجنٹ ہے۔ اس نے ایک چکر
 چاکر ایسی اصل تصویر حاصل کر لی اور پروفیسر اسکاٹ نے اپنا عمل
 شروع کیا لیکن کامیابی کی رفتار بے حد سست تھی کیونکہ پروفیسر
 اسکاٹ کے مطابق رابیل کے ذہن میں گہری پیچیدہ رکاوٹیں موجود تھیں۔
 اس طرح سو فیصد کامیابی کے لئے مزید ایک سال کی ضرورت تھی۔
 چنانچہ یہ پلاننگ ناقابل عمل ہو گئی۔ اس پر پروفیسر اسکاٹ نے نئی
 پلاننگ دی کہ اسے موقع دیا جائے تو وہ عمران کے ذہن کے اندر
 سوئی ڈال کر کوئی ایسا عمل کر سکتا ہے کہ عمران ذہنی طور پر ہیڈ
 کے لئے اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگ جائے گا اور زندگی بھر ایسا
 ہی سمجھتا رہے گا۔ دنیا کو کوئی ڈاکٹر اس کا علاج نہ کر سکے گا۔
 ہیڈ کوآرٹر نے یہ پلاننگ اس لئے منظور کر لی کہ اگر عمران ذہنی طور

اس طرح اس قدر ذہانت آمیز پلاننگ کر سکتے ہیں۔ ایسی پلاننگ
 ذہانتی ذہین افراد ہی کر سکتے ہیں اور ذہین افراد جس تنظیم میں
 دن وہ عزیز معروف رہ بھی نہیں سکتی اس لئے کہیں تم نے صرف
 بے چکر دینے کے لئے تو یہ کہانی نہیں بیان کر دی؟۔ چوہان
 نے کہا اور اس بار رابرٹ بڑے طنزیہ انداز میں ہنس پڑا۔
 "تم بیک تھنڈر کو عزیز معروف تو کہہ سکتے ہو لیکن چھوٹی جہاز
 میں کہہ سکتے۔ یہ تنظیم ابھی اپنے آپ کو خفیہ رکھے ہوئے ہے لیکن
 بب یہ ظاہر ہوگی تو پھر دنیا تو کیا سب سیارے اس کی منہی میں
 ہوں گے؟۔" رابرٹ نے بڑے طنزیہ انداز میں جواب
 دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا بچہ بتا رہا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو لیکن یہ تو بتاؤ کہ
 تمہارے ہیڈ کوارٹر کو کیسے معلوم ہو گا کہ عمران عملی طور پر ناکارہ
 ہو جائے گا۔ نئی ہرے کوئی بھی سپرائیکنٹ صرف ذہنی طور پر اپنے
 آپ کو عورت سمجھنے سے تو عملی طور پر ناکارہ نہیں ہو سکتا۔ بعض
 عورتیں تو مردوں سے بھی بڑھ کر فیلڈ ایجنٹ کے طور پر کامیاب رہتی
 رہیں۔" چوہان نے مزہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر نے اس کا بھی بندوبست کر لیا ہے۔ جب باس
 اپنے مشن کی کامیابی کی رپورٹ دے گا تو ہیڈ کوارٹر اسے ایک
 ایسا مشن سوچے گا جو عمران کے لئے انتہائی اہم گا۔ یہ عمران کے
 لئے ایجنٹ کیس ہو گا۔ اگر ہم اس مشن میں کامیاب رہے تو یہی
 سمجھا جائے گا کہ عمران ناکارہ ہو چکا ہے اور اگر عمران کامیاب

پر عورت بننے کے بعد عملی طور پر ناکارہ ہو گیا تب بھی ہیڈ کوارٹر
 کے راستے کا ایک بڑا پتھر ہٹ جائے گا اور اگر وہ کارآمد رہا تو پھر
 پہلی پلاننگ کو الٹ دیا جائے گا۔ رابیل کو ذہنی طور پر مرد بنا دیا
 جائے گا۔ اس طرح نتیجہ وہی نکلے گا۔ رابیل کے ذہن کو پہنا نائز
 کر کے اس سے پرو فیسر والے سارے واقعہ کو واضح کر دیا گیا تاکہ
 وہ کسی کو کچھ بتا نہ سکے اور میں اسے دارالحکومت اس کے گھر چھوڑنے
 جا رہا تھا کہ راستے میں تم لوگ مل گئے جبکہ پرو فیسر اور باس ہومر
 نے وہ سراسن یعنی عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے پر کام کرنا
 تھا اور ہومر کی عادت ہے کہ وہ انتہائی ناساگی اور برق رفتاری سے
 کام کرتا ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ اب تک وہ اپنا مشن مکمل کر چکا
 ہو گا۔ اور عمران ہیڈ ہیڈ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہو گا
 یہ سب کچھ تفصیل سے میں نے نہیں اس لئے بتایا ہے تاکہ تمہاری
 قسلی ہو جائے کہ ہمارا مشن لازماً تم سے قلعی مختلف ہے اور ہمارے
 مشن سے نہیں بھی غافلہ پہنچے گا کہ عمران ناکارہ ہو جائے گا۔
 رابرٹ نے چوہان کی ذہانت کے سامنے شرمات کھاتے ہوئے
 اسے اس طرح تفصیل بتا دی جیسے وہ اپنے باس کو تفصیل رپورٹ
 دے رہا ہو۔

"ویری گڈ مسٹر رابرٹ۔ ویری گڈ، بڑی ذہانت آمیز اور
 انتہائی منفرد پلاننگ کی ہے تمہارے ہیڈ کوارٹر نے کمال کیا ہے
 اس قدر خوبصورت پلاننگ لیکن یہ بات ابھی تک میری سمجھ میں
 نہیں آئی کہ ایک عزیز معروف اور معمولی سی تنظیم کا ہیڈ کوارٹر آخر

تیار کیا کہ اگر ٹو تو غلام ہے ہمیں انعام و اکرام دے گا۔ ہم بھی
 کی بڑی تنظیم کے ایجنٹوں سے دوستانہ روابط رکھنے پر فخر محسوس
 کرتے تھے۔ چوہان نے کہا۔

”تم نکر نہ کرو۔ کامیابی ہماری ہی ہوگی۔ ہاس ہو میرے پناہ
 کی میزبان کا مالک ہے۔ وہ نامکمل کو ممکن کر دیتا ہے۔“
 برٹ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔“ چوہان نے کہا اور ایک قدم آگے بڑھ
 دوسرے لمحے اس کا ہاتھ بیکلی کی سی تیزی سے گھوما اور رابرٹ
 کی ہڈی پر شاخ سا چھوٹا رابرٹ کے حلق سے تھیر بھری پیچ
 اور اس کے ساتھ ہی اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بیوقوف
 کا تھا۔ چوہان تیزی سے واپس مڑا تا کہ اپنے ساتھیوں کو اندر
 نے پھر جب اس نے اپنے ساتھیوں کو رابرٹ کی بتائی ہوئی
 جگہ متاثر کیا تو وہ دونوں حیرت سے دنگ رہ گئے۔

”اوہ! اس قدر تفصیلی معلومات تم نے حاصل کر لیں، اتنی
 سازش کا سراغ لگا لیا لیکن اس رابرٹ کے جسم پر تو قندرو
 کی نشان چمک موجود نہیں ہے؟“ نعمانی نے انتہائی
 توجہ سے پہنچے ہیں کہا۔

”میں نے اس سے ذہنی شطرنج کھیل ہے اور میں نے اس
 شطرنج میں اسے شرمات دے دی ہے۔“ چوہان
 مسکراتے ہوئے کہا۔

لیکن اصل آدمی تو وہ پردیسرا سکاٹ اور ہومرین ان کے

تو پھر رابرٹ والی پلاننگ پر دوبارہ عمل ہوگا؟۔ رابرٹ
 اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

”وہی لگد۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ بلیک تختہ راقم
 کی بڑی تنظیم ہے۔ اور کے رابرٹ تم نے وقتی طور پر اپنی
 ان بیکالی ہے۔“ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وقتی طور پر کا کیا مطلب ہوا؟۔“ رابرٹ نے بڑی
 راج چوہان سے کہا۔

”غلام ہے جب تک تہلہ کی باتوں کی تصدیق نہ ہو جائے
 عمل اعتماد تو نہیں کر سکتے اور تصدیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ ہم
 اور حکومت میں جا کر چیک کریں کہ کیا واقعی عمران ذہنی طور پر غور
 کر رہا ہے یا نہیں۔“ چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”تو تم اس وقت تک مجھے اس طرح قید رکھو گے۔“
 برٹ نے کہا۔

”ارے نہیں۔ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ ہم تہیں
 تہہ کر کے بیٹھے اشتغال کرتے رہیں۔ ہم تہیں وارا حکومت پہنچا دیں
 گے۔ اور اس کے بعد تم آزاد ہو گے لیکن اگر تہلہ کی باتوں کی
 تصدیق نہ ہو سکی تو پھر ہمارے آدمی تہیں فوراً ڈھونڈ لیں گے
 بیان ہمارے غریبوں کا آپس طرح جالی پھینک دیا ہے کہ تم پاتال
 میں بھی گھس جاؤ تب بھی تم ہماری نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکتے
 تہلہ راجیہ جیسے ہی ہمارے آدمیوں کو پہنچا دیا جائے گا وہ تہیں
 لڑائیں کر لیں گے اور اگر واقعی تم نے جو کچھ کہا ہے درست نکلا

متعلق تم نے کوئی تفصیلات نہیں بتائیں۔۔۔۔۔ صدیقی
کہا۔

میں نے جان بوجھ کر پوچھا ہی نہیں ورنہ یہ لازماً بدکر
اب ہم اسے دارالحکومت میں کہیں ڈال دیں گے اور پھر اگر
بھر پور نمکڑائی کریں گے، لازماً یہ اپنے ساتھیوں سے جا کر ملے
وہ خود بخود ہمارے سامنے آجائیں گے۔۔۔۔۔ چوہان نے
اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلادیا۔
وہ ویسے آج مجھے ایک اور شک پڑنے لگ گیا ہے۔۔۔۔۔
نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا،

”کیسا شک۔۔۔۔۔ چوہان نے چونک کر پوچھا۔
”اس پرو فیسر نے اپنے کسی پراسرار فارمولے سے عو
ذہن تہاری کھو پڑی میں منتقل کر دیا ہے۔۔۔۔۔ نعمانی
کہا اور چوہان کے ساتھ ساتھ صدیقی بھی قہقہہ مار کر ہنس
وہ ویسے اگر واقعی یہ پرو فیسر اور ہو مر اپنے مشن میں کامیاب
ہو گئے تو آئندہ جیسے گا جب عمران عورت بنا ہوا ہوگا
صدیقی نے کہا اور اکس باران کے قہقہوں سے رلیٹ ہوا
کا یہ کمرہ گونج اٹھا۔

والٹس منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوتے وقت عمران
چہرے پر جو گہری سنجیدگی طاری تھی اس نے بلیک زریو کو چونکا
وہ اس کے احترام میں اٹھ کھڑا ہوا تھا۔
بیٹھو۔۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ ہلچے میں بلیک زریو
کہا اور اپنی منغوص کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا۔
کیا بات ہے عمران صاحب۔ خیریت تو ہے، آج آپ
ات سے کچھ زیادہ ہی سنجیدہ نظر آ رہے ہیں۔۔۔۔۔ بلیک
زریو پریشانی کے بلبے میں پوچھا۔

”اگر تمہیں مرد کی بجائے عورت بنا دیا جائے، میرا مطلب
تم طاہرہ کی بجائے طاہرہ بن جاؤ، سرخ ریشی لباس پہن
باقاعدہ نسوانی میک اپ کرو، جیولری پہن لو، صبر پر کرن لگا
شہزادہ اور تم واقعی اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگو، اسی انداز میں

عورت بنا ہوا ہوں اور تنویر مجھ پر عاشق ہو جائے تب۔
 عمران نے کہا اور بلیک زیرہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔
 "تنویر تو بعد میں عاشق ہو گا پہلے تو آپ کا جوانا عاشق ہو گا۔"
 بلیک زیرہ نے کہا۔
 "اودھ پھر یہ خوفناک کیا ہوں کہ تک بات چاہیں گے۔"
 عمران بھی اس بار بلیک زیرہ کی بات کا جواب دیتے ہوئے
 بے اختیار ہنس پڑا۔

"اگر اماں بی کی جوتیاں اپنا کام نہ دکھا جاتیں تو اس وقت میں
 اس خوفناک بلکہ ہولناک شیخ سے گزر رہا ہوتا۔ ویسے آنا لطف نہجائے
 کون کون عاشقوں میں جوتا، خوب فرمائشیں ہوتیں لیکن وہ سلیمان
 ہے کہ بچانے اسے کیا سوچتی ہے کہ جب بھی میں عورت بنتا ہوں
 وہ جھٹ سے اماں بی کو بلالیتا ہے اور اماں بی بھلا کہاں برداشت
 کر سکتی ہیں کہ ان کا اکوڑا بیٹا عاشقوں کی نگاہوں کا مرکز بنے لہذا
 ان کی جوتیاں تڑا تڑ میری کھوپڑی پر بچنے لگتی ہیں اور نسوانیت غائب
 باقی لوگ درست کہتے ہیں کہ عورت ہی عورت کی دشمن ہوتی
 ہے۔ درمرد بیچارے تو یا صرف شوہری کرتے ہیں یا عاشقی
 کم از کم دشمنی نہیں کر سکتے۔" عمران کی زبان آہستہ آہستہ
 دال ہوئی تیار ہی تھی۔

"عمران صاحب۔ آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔ کیا صرف تصور
 ہی تصور میں یہ سب کچھ سوچ رہے ہیں یا...۔" بلیک زیرہ
 دانی عمران کی باتیں سن کر پریشان ہو گیا تھا۔

باتیں کرے، اسی ادا از میں چلو، چرو تو تمہارا کیا رد عمل ہوگا
 عمران نے سنجیدہ ہنسنے میں پوچھا۔
 "ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟" بلیک زیرہ نے مگر
 ہوئے کہا، وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران سنجیدہ رہ کر مذاق کر رہا ہے
 "اگر فرض کرو کہ ہو جائے تو؟" عمران اسی طرز
 تھا۔

"یہ تو بڑا خوفناک تصور ہے کہ اچھا بھلا مرد عورت پڑ
 بلیک زیرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "کیوں؟" کیا عورتیں خوفناک ہوتی ہیں؟
 نے انکھیں نکالتے ہوئے کہا۔
 "ارے میرا مطلب یہ نہیں تھا۔ عورتیں تو خوفناک
 ہوتیں لیکن مرد کا عورت بن جانا کم از کم اس کے لئے حذر
 ہوگا بلکہ خوفناک تو کیا انتہائی حیرت انگیز ہوگا مگر آپ کو
 بٹھانے یہ کیا سوچہ لگتی ہے؟" بلیک زیرہ نے
 ہوئے کہا۔

"سوچہ نہیں لگتی۔ سمجھا دی گئی ہے اور پھر بھی
 رہے ہو کہ سنجیدہ کیوں ہو؟" عمران نے منہ بنا
 کہا۔

"کیا مطلب؟" کیا واقعی آپ سنجیدہ ہیں؟
 عمران کے ہنسنے پر بے اختیار چوہک پڑا۔
 "مگر ہر کتنی بار بتاؤں کہ میں سنجیدہ ہوں۔ تم خود سوچو۔"

”کہکچ میں لاکھ بھی کوکشتیں کرتا آپ نے باز نہ آنا تھا!“
 بلیک زیمو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے یاد ہے تم نے فون کیا تھا اور اس پر نپسل اور ٹریملنگوں کے بارے میں رپورٹ دی تھی لیکن ظاہر صاحب میں مذاق نہیں کر رہا۔ تم بے شک امال بی اور خریا کو فون کر کے تصدیق کرو۔“
 عمران نے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ رہتے ہیں کہا اور بلیک زیمو کے بے اختیار ہونٹ سمجھ گئے۔

”مگر یہ کیسے ممکن ہے۔“ نہیں ایسا ہونا ممکن ہی نہیں ہے۔
 بلیک زیمو ایک بار پھر اسی یقین اور بے یقینی کی کیفیت کے درمیان جک گیا تھا۔

”کیا تمہاری نگاہوں سے ایسے کیس نہیں گزرے جن میں اچانک کوئی آدمی اپنے آپ کو کتا یا دوسرا کوئی جانور سمجھنے لگ جاتا ہے اور پھر اسی طرح جھونکتا ہے۔ اسی طرح چاروں ماتحت زمین پر ٹیکا کر چلتا ہے۔“
 عمران نے سنجیدہ بیٹھے ہیں کہا۔

”ہاں لیکن یہ تو کسی ذہنی بیماری کا نتیجہ ہے۔“ بلیک زیمو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”کیا ایسی بیماری مصنوعی طور پر پیدا نہیں کی جاسکتی؟“
 عمران کا ابھر اسی طرح سنجیدہ تھا اور اب بلیک زیمو ایک بار پھر چونک پڑا۔

”جو تو کہتا ہے۔“ لیکن.....“ بلیک زیمو نے ہلکے پکارتے ہوئے کہا۔

”بھائی تصور کی جوتیاں تو قابلِ برداشت ہوتی ہیں لیکن پر کی جھٹیں اور میری کھوپڑی ابھی تک شدید درد کر رہی ہے۔“
 عمران نے منہ جلاتے ہوئے کہا اور بلیک زیمو کی آنکھیں اس پر تیزی سے کانٹوں کی طرف پھیلنے لگیں مگر جیسے ابھی کانٹوں کو کرا کرتی ہوئیں کھوپڑی کے عقب میں مل جاتیں گی۔ اس کا سانس روک گیا تھا۔

”الک۔ الک کیا مطلب۔ کیا آپ عورت بن گئے تھے۔“
 بلیک زیمو اس طرح بولا جیسے کسی گہرے کنویں کی تہ سے بولی ہو۔ اس کے چہرے کے عضلات پھر پھٹا رہے تھے۔ دو شایانہ اور بے یقینی کی درمیانی کیفیت میں ٹٹکا ہوا تھا۔

”جی ہاں۔“ بن گیا تھا۔ ویسے مجھے یقین ہے کہ اگر تم دیکھنے ا رعب حسن سے اسی لمحے دھڑام سے گرے اور روح نفس غمرا سے ایف سکشن کی طرح پرواز کر جاتی۔“ عمران نے مسکایا ہوئے کہا اور بلیک زیمو نے ایک طویل سانس لیا۔

”عمران صاحب۔ اس قدر سنجیدگی سے مذاق نہ کیا کریں کہ میں اسے صبح سمجھنے پر مجبور ہو جاؤں،“ ویسے آپ کے ذہن میں ا نادر خیال ہے۔ ڈرامہ واقعی انتہائی دلچسپ ہو سکتا ہے۔ ویسے میرا خیال ہے اس ڈرامے کا خیال آپ کو اس وقت آیا ہوگا جب آپ سوکر اٹھے اور آپ نے زمانہ ناٹھی اپنے جسم پر دیکھی اور چہرے پر میک اپ دیکھا ہوگا۔ میں نے صبح فون کیا تھا تب بھی آپ نے اسی طرح انسانی انداز میں جواب دیا تھا کہ مجبوراً مجھے فون رکھنا

ہسٹوٹا ہر۔ میرے ساتھ واقعی ایسا ہی ہوا ہے۔ وہ
 ملکی ایمانک میرے فیلڈ میں آئے جب میں ان میں سے ایک
 مصافحہ کرنے لگا تو میری مبتدیلی پر اس طرح جھپٹ ہوئی جیسے
 کیرڈا ڈنک مارتا ہے اور اس کے ساتھ ہی میرا ذہن تاریک ہو
 بالکل اس طرح جیسے کیمبرے کا شش بندہ ہوتا ہے پھر جب مجھے
 ہوش آیا تو میں واقعی اپنے آپ کو عورت سمجھ رہا تھا۔ میں نے ذہن
 روم سے زمانہ لباس نکال کر پہنا، میک اپ کیا، جیولری پہنی اور
 اگیا۔ میں اس وقت سو فیصد اپنے آپ کو عورت سمجھ رہا تھا اور
 اس روپ میں بے حد لطف اُردا تھا۔ ایک نامعلوم سی راحت محسوس
 ہو رہی تھی جیسے یہ سب کچھ قدرتی اور نارمل ہو، صرف کھوپڑی
 کے ایک حصے میں درد کی ٹیسیں اٹھ رہی تھیں، اس سے پہلے
 نسوانی میک اپ اور ناسٹی والے مسائل میں اماں بی کو سیدیاں
 چکا تھا، اس وقت تو میں نے مذاق میں سلطان کو پٹو دیا اور اماں
 کے قول کے مطابق مجھ پر کمری پری کا سایہ ہو گیا تھا چنانچہ اس
 جب میلان نے مجھے اسی حالت میں دیکھا تو وہ ایک بار پھر
 کی طرف دوڑا کیونکہ وہ بھی اماں بی کی طرح جن جھوٹوں اور پری
 سالیوں پر مکمل اعتقاد رکھتا ہے۔ اس بار اماں بی کے ساتھ ٹرٹا
 آئی اور پھر اماں بی نے غصے اور بلالی میں میری کھوپڑی پر
 قدر و قیمت اور تیزی سے جوتیاں برسائیں کہ میں ایک بار پھر
 ہو گئی لیکن پھر جب ہوش میں آیا تو وہ نسوانیت والی ٹائٹ کیمبرے
 ہو چکا تھا اور میں دوبارہ مرد بن چکا تھا البتہ میرے جسم پر

بی زمانہ لباس تھا۔ میں دوڑ کر ڈرینگ روم میں گیا اور اس لباس
 ایک اپ اور جیولری سے پچھچھا چھڑایا پھر بڑی مشکل سے میں
 نے اماں بی اور ٹرٹا کو سمجھا بگھا کر اور ٹال مٹول کر کے واپس بھجوا
 دیا لیکن تم خود سوچ سکتے ہو کہ میرے ساتھ کیا گزر رہی ہوگی، میرے
 ذہن میں خود اس بیماری کا خیال آیا اور میں وہاں سے نکل کر ایک
 ذہنی امراض کے اسپیشلسٹ کے پاس پہنچا، وہ اس فیلڈ کا واقعی
 باخبر اسپیشلسٹ ہے، اس سے جب میں نے تفصیل سے ڈسکس
 کی اور اس نے میرے ذہن کے غموض ایکسرے لئے تو یہ بات ثابت
 ہو گئی کہ میرے ذہن کے ان غلیات میں باہر سے گزرتی ہوئی ہے
 وقتی طور پر اماں بی کی جوتیوں کے طغیان یہ گزرتی ہو گئی ہے
 لیکن یہ کیفیت عارضی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ اس ڈاکٹر کے بقول
 یہ بیماری قطعی لاعلاج ہے، صرف وقتی نائد ہو سکتا ہے مستقل
 نہیں اور جہاں تک میں نے ذہنی بیماریوں اور ان کے غلیات اور
 ان کے کام کرنے کے بارے میں پڑھا ہوا ہے، صورت حال واقعی
 ایسی ہے کہ ذہن کے خصوصی ایکسرے سے جو بات سامنے آئی ہے
 اس کے مطابق چوتھے طبق کے دوسرے ہاف کے ان غلیات کو جو
 انسان کو جنس کی تیز سمجھاتے ہیں، ان کو اس طرح اسپیشل
 لگا تھا کہ وہ غلیات جن کی زاداتی کی وجہ سے مرد اپنے آپ کو مرد
 سمجھتا ہے، وہ معطل ہو گئے اور وہ غلیات جسے عام الفاظ میں
 نسوانی غلیات کہا جاتا ہے تیزی سے بڑھنے لگے، اس طرح میں
 اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگا لیکن نہانے اماں بی کی کونسی جوتی میں

اسی جگہ اس انداز میں لگی کہ وہ مردانہ خلیات جو معطل ہو گئے حرکت میں آ گئے۔ اسی طرح عورت حال اپنی اصل حالت میں آئی لیکن یہ عورت حال عارضی بھی ہو سکتی ہے۔ — عمران

انہما فی سنجیدہ پہلے میں کہا۔
 " لیکن مرد کے ذہن میں نسوانی خلیات کی موجودگی کا کیا اثر ہوگا؟ — بلیک زید نے حیرت بھرے پہلے میں کہا اور عمران نے اختیار کھلکھلا کر منہ پر ڈالا۔

• واقعی تمہارا دانش منزل پر مکمل قبضہ ہو گیا ہے اس بیماری دانش نے منزل خالی کر دی ہے۔ — عمران

ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زید بڑی طرح جھینپ گیا۔
 " ہر انسان کے نہ صرف ذہن میں مردانہ اور نسوانی خلیات ہوتے ہیں بلکہ جسم میں بھی مردانہ اور زنانہ ہارمون موجود ہوتے ہیں۔ بس فرق اتنا ہے کہ مرد کے جسم میں مردانہ ہارمون زیادہ اور عورت میں اور زنانہ ہارمون کم اور کمزور ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان کے جسم میں زنانہ ہارمون زیادہ اور طاقتور ہوتے ہیں اور مردانہ کم اور کمزور ہوتے ہیں۔ ابھی ہارمونز کی کمی اور زیادتی اور طاقت کمزوری کی بنا پر انسانی جسم کی ساخت بنتی ہے۔ وہ مرد بن جاتا ہے یا عورت۔ اسی طرح انسانی ذہن میں بھی ایسے خلیات موجود ہیں جنہیں عام الفاظ میں مردانہ اور زنانہ کہا جاسکتا ہے۔ مردانہ ذہن میں ان زنانہ خلیات کی موجودگی کی وجہ سے مرد عورت کی طرح ہوتا ہے۔ اسی طرح عورت کے ذہن میں مردانہ خلیات کی موجودگی کی وجہ سے عورت کی طرح ہوتی ہے۔

کی وجہ سے مرد کو پسند کرتی ہے اور وہ دونوں جنسیں ایک دوسرے میں کشش محسوس کرتی ہیں۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ بعض مرد اس کے باوجود کہ وہ مرد ہوتے ہیں، نسوانیت ان میں زیادہ ہوتی ہے۔ اسی طرح بعض عورتیں باوجود عورتیں ہونے کے مرد ہوتی ہیں اور یہ جو تیسری جنس ہوتی ہے مختصراً ان کا المیہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں دونوں ہارمونز ہی طاقتور ہوتے ہیں۔ اس طرح وہ بیمار سے نہ مرد رہ جاتے ہیں اور نہ عورت، اب بات سمجھ رہی آئی۔ — عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور بلیک زید نے اسی طرح سر ہلادیا جیسے کسی نندہ بچہ طالب علم کو بڑی مشکل سے کوئی سبق سمجھ آیا ہو۔

لیکن اگر یہ کام ان غیر ملکیوں نے کیا ہے تو ان کا مقصد؟ — بلیک زید نے کہا۔

• شاید وہ مجھے عورت بنا کر شادی کا پیغام دینا چاہتے ہوں؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زید ایک بار پھر کھلکھلا کر منہ پر ڈالا۔

• عمران صاحب — آپ اس بات کو مذاق میں لے رہے ہیں لیکن میرا خیال ہے کہ یہ انہما فی سیریس مسئلہ ہے۔ اگر واقعی آپ شخص طور پر اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگے تو پھر یقیناً آپ کی وہ کارکردگی اس ذہنی بیماری کی وجہ سے نہ رہے گی جو رہنی چاہیے۔ بلکہ آپ کے ساتھ وہ نسوانی ناشی اور میک اپ والی حرکت ہوتی ہے۔ ان کا بھی کوئی مقصد اور نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ اب یہ حرکت ہوئی

ایک بیمار اور سواندار والا بن جانے، ٹیم سیکرٹ سرورس کی توہم رہے
 فی البتہ مشرق جویا کا حرم ضرور آباد ہو جائے گا۔ — عمران
 نے کہا اور بلیک زبرد اور ایک بار پھر ہنس پڑا۔
 اسی لمحے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر
 ریپر اٹھالیا۔

ایکٹو؟ — عمران نے مخصوص بیٹے میں کہا۔
 جریا بولی رہی ہوں؟ — دوسری طرف سے جویا کی
 ہوا بآواز سنائی دی۔

ایس کیا رپورٹ ہے؟ — عمران کا ہجو سرور تھا۔
 ہاس — صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر ان غیر ملکیوں کو تلاش
 کر رہے ہیں لیکن ابھی تک ان کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی
 ہے۔ فون اس لئے کیا ہے کہ ان کے علاوہ باقی ممبران اپنے
 اپنے ٹیلی فون سے غائب ہیں اور میں نے ان سب کے ٹیلی فون پر
 فون کر چیک کیا ہے۔ وہ گزشتہ تین چار روز سے کہیں گئے ہوئے
 ہمارے اگلے گئے ہیں کیونکہ چوہان کے ایک ہمسایہ لڑکے نے
 بگے بتایا ہے کہ چوہان صاحب کے دوست یہاں آئے اور پھر وہ
 ایک جیب میں پیوہ کر چلے گئے۔ اب چیکنگ کے بعد میں رپورٹ
 اسے دی جاوے گی۔ جریا نے جواب دیا۔

باقی ممبران سے معلوم کیا؟ شاید کسی کو بتا کر گئے ہوں؟ —
 عمران نے اسی طرح سپاٹ بیٹے میں پوچھا۔

ہاس — صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر سمینول سے معلوم

ہے۔ — بلیک زبرد نے انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔
 پہلے میں سنجیدہ تھا تو تم کہہ رہے تھے کہ کیوں سنجیدہ ہوں۔
 اب خود ہی کہہ رہے ہو کہ سنجیدہ مسئلہ ہے۔ ویسے جو سکتا ہے۔
 والا واقعہ اس لئے پیش آیا ہو کہ وہ اس چیلے میں میری تصویر دیکھ
 چاہتے ہوں۔ میں عورت بن کر کیسا لگوں گا اور جب انہیں تصویر
 پسند آئی تو انہوں نے مجھے باقاعدہ عورت بنا ڈالا۔ ویسے میں نے
 ٹیلی فون سے ٹیکے سے پہلے جویا کو ان چیز ملکوں کی تلاش کے لئے
 کہہ دیا تھا۔ — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زبرد
 نے اثبات میں سر ہلادیا۔

عجیب حیرت انگیز مشن ہے۔ میرا تو واقعی دماغ ہی ماؤف ہو گیا ہے۔
 بلیک زبرد نے جوتھ چباتے ہوئے کہا۔

کہتے ہیں کہ موت نظر آنے لگ جائے تو بخار قبول کر لینا
 چاہیے۔ اس لئے ماؤف ہونے سے تو بہتر ہے کہ تم بھی عورت بن
 جاؤ، چلو ماؤف ہونے سے تو بچ جاؤ گے۔ آخر دنیا میں کون
 کی تعداد میں عورتیں ہیں۔ ان میں اگر ایک دو کا اضافہ ہو جائے
 تو کونسی قیامت ٹوٹ پڑے گی؟ — عمران نے مسکراتے
 ہوئے کہا اور بلیک زبرد ہنس پڑا۔

اگر ایسا ہے تو پھر جریا کو مرد بنا دیتے ہیں اور باقی سارا
 عورتیں بن جائیں تاکہ توازن تو برابر رہے؟ — بلیک زبرد
 نے جھٹکتے ہوئے کہا۔

مطلب جو کہ پہلے ایک اتار اور سوبھار والا مسئلہ تھا تو

کیا ہے لیکن کسی کو ان کے جانے کا علم نہیں ہے؟ —
نے جواب دیا۔

”اب جب بھی وہ واپس آئیں مجھے اطلاع دینا۔“
عمران نے اسی طرح سیاٹ بیچے میں کہا اور ریسپوررکھ دیا۔
”یہ سارے اکٹھے کہاں غائب ہو گئے ہیں؟ —“
نے حیرت بھرے بیچے میں کہا۔

”ان چاروں میں گہری دوستی ہے۔ آج کل فراغت ہے اس
لئے ہو سکتا ہے کہ کہیں پبلنگ وغیرہ منانے گئے ہوں لیکن انہیں
دارالحکومت سے باہر جاتے ہوئے اطلاع ضرور دینا چاہیے
ہیں نہیں تو کم از کم جویا کو تو اطلاع کر دیتے۔ اب ذرا واپس آؤ
تو اچھی طرح سرزنش کر دینا۔“
عمران نے کہا اور بلیک
نے اثبات میں مسر بلا دیا۔

”میں ذرا لائبریری جا رہا ہوں تاکہ اس ذہنی بیماری کے بار
میں تفصیلی مطالعہ کر لوں۔ اگر ان غیر ملکیوں کے بارے میں کوئی
اُسے تو مجھے بتا دینا۔“
عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے
اور پھر تیز قدم اٹھاتا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں اکٹھے ہی دارالحکومت
کے ان ہوٹلوں، گھبروں اور باروں میں گھومتے پھر رہے تھے جہاں
ان غیر ملکیوں کی موجودگی کا جواز ہو سکتا تھا لیکن صبح سے دوپہر
ہو گئی تھی اور وہ اس تلاش میں بُری طرح تھک کر ایک بڑے
ہوٹل میں آکر کھانے کے لئے بیٹھ گئے تھے۔ گو اس تلاش میں انہوں
نے بلامبالغہ سینکڑوں کی تعداد میں غیر ملکیوں کو چیک کیا ہو گا کیونکہ
پاکیشٹا کے دارالحکومت میں بے شمار غیر ملکی آتے جاتے رہتے تھے
لیکن ان غیر ملکیوں کی جو مخصوص شناخت انہیں بتانی گئی تھی اس پر
ابھی تک ایک آدمی بھی پورا نہ اُترا تھا۔
آخر یہ بیٹے بھانے ان غیر ملکیوں کی تلاش کا مقصد کیا
ہے۔ اگر یہ مجرم ہیں تو کم از کم ہمیں بتا دینا جاتا؟ —
تنویر
نے کھانا کھاتے ہوئے بڑا سا ہنسناتے ہوئے کہا۔

ہن، وہ ایک اور کونے کی طرف بڑھے جا رہے تھے۔

یہ لڑکی کون ہو سکتی ہے، — صفدر نے بڑبڑاتے

جوئے کہا، تو کبھی اسے خاور کے ساتھ نہیں دیکھا لیکن جس انداز میں یہ اپنے چارے میں یوں لگ رہا ہے جیسے کافی عرصے سے ایک دوسرے کو جانتے ہوں۔" ————— تنویر کے پیچھے میں حیرت

میرا خیال ہے خادو سے بات چیت کی جائے کیونکہ ظاہر ہے
جولانے ان کی گمشدگی کی اطلاع چیٹ کو دے دی ہوگی۔
بیٹن شیکل نے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا
کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ کاؤنٹر پر جا کر اس نے کاؤنٹر کے قریب
کھڑے ایک سپروائزر سے کچھ کہا تو سپروائزر سر ہلاتا ہوا تیزی
سے اس میز کی طرف بڑھ گیا جس پر خادو اور اس کی ساتھی لڑکی
موجود تھیں۔ سپروائزر نے جا کر جیسے ہی خادو سے جھک کر کچھ
کہا خادو نے چونک کر کاؤنٹر کی طرف دیکھا اور پھر وہاں کھڑے
صفدر کو دیکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے اپنی ساتھی لڑکی سے
چند الفاظ کہے اور پھر تیزی سے قدم بڑھاتا کاؤنٹر کی طرف بڑھ
آیا۔ صفدر سے چند لمحے باتیں کرنے کے بعد وہ واپس اس میز
کی طرف بڑھ گیا جس پر وہ مقامی لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جبکہ صفدر
سکڑتا ہوا واپس اپنی میز پر آگیا۔

”وہ دونوں یہیں اُتر رہے ہیں۔ پھر تفصیلی باتیں ہوں گی۔“

”تو پھر کیا ہو جاتا۔ کیا اس سے وہ عظیم ملکی ہاتھ جوڑ کر پہلا سامنے آکر کھڑے ہو جاتے۔“ — صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ خیر ایسا تو نہ ہوگا لیکن پھر بھی.....“ — سوز
نے جھپٹتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ ابھی تک مشکوک ہوں اور ان کے بیٹے پر
 ہی شک کا فیصلہ ہو سکتا ہو۔“ — صفحہ ۱۰۱ اور ۱۰۲

حضرت صاحب — میں یہ سوچ رہا ہوں کہ خاورِ چرواہان اور
دوسرے راجہ خانیٰ آخر فیضانِ طماع دینے کہاں چلے گئے ہوں گے۔
کم از کم وہ مس جوئی کو تو اطلاع دیتے؟ — اچانک کیسٹن شکیل
نے کہا اور حضرت اور تصویر بھی اس کی بات سن کر چونک کر اڑے۔
”جانا کہاں ہے انہوں نے — بیکار بیٹھے بیٹھے تنگ آگئے
ہوں گے تو کہیں سیر سپاٹے کو نکل گئے ہوں گے؟ —“ تو
نے منہ ہناتے ہوئے کہا۔

”اے وہ خادو! — اچانک صفدر نے کہا اور باقی دو لڑکا بھی چونک کر ہڑپ کے مین گیٹ کی طرف دیکھنے لگے۔“

اور پھر ان کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں کیونکہ خادو ایک خوبصورت مقامی لڑکی کے ساتھ ہوٹل کے مین گیٹ سے داخل ہو کر ایک خالی میز کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ وہ تینوں چور کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اس لئے خادو کی نگاہ ان پر نہ پڑی۔

صفر نے اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل اور تاجر دونوں نے سر ہلا دیئے۔ چند لمحوں بعد خاد اور وہ مقامی لوگوں وہاں آگئے اور دوسرے ساتھیوں نے کھڑے ہو کر ان کا استقبال کیا۔

”یہ رابیل ہے۔“ میری منہ بولی بہن — اور رابیل یہ میرے دوست ہیں۔ صفر، تنویر اور کیپٹن شکیل؟ —“ غلہ نے مسکراتے ہوئے رابیل کا اپنے ساتھیوں اور ساتھیوں کا رابیل سے تعارف کرایا۔ رابیل نے حرف سر کے اشارے سے سلام کیا اور پھر خاموشی سے اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ صفر نے دیر کو بلا کر کے لئے بھی کھانے کا آرڈر دیا اور پھر خاد سے مخاطب ہو کر بٹنے لگا۔

”اپنی منہ بولی بہن کا کچھ تفصیلی تعارف ہی کرادو۔“ صفر کا انداز بے حد دوستانہ تھا۔

”آپ لوگ الطاف احمد خان صاحب کو تو جانتے ہیں۔ ان سے میرے پرانے تعلقات ہیں۔ ان کی رشتہ داری دارالحکومت رہنے والے ایک مشہور شکاری فرخ خان کی بیگم سے ہے اور رابیل فرخ خان کی اکلوتی صاحبزادی ہیں۔ یہ سائنسدان ہیں اور ان کا مشغلہ جڑی بوٹیوں پر ریسرچ کرنا ہے۔ خاصے فارغ البالی والدین کی اولاد ہونے کی وجہ سے انہوں نے اپنی کوٹھی میں ہی ڈاکٹریا لیا کر مئی بنا رکھی ہے۔ گذشتہ دنوں یہ اپنے ایک عزیز کے سائنسدان دوست مسٹر رابرٹ کے ساتھ جڑی بوٹیوں کی کتابوں کے سلسلے

میں ڈومائی کی پہاڑیوں پر گئیں تو وہاں پر اپنی ریسرچ میں اس قدر مصروف ہو گئیں کہ انہوں نے گھر کوئی اطلاع نہ دی۔ اس پر بیگم فرخ خان ان کی والدہ بے حد پریشان ہو گئیں۔ انہوں نے الطاف خان سے بات کی تو الطاف خان چونکہ آج کل بیمار ہیں اس لئے انہوں نے مجھے درخواست کی کہ میں جا کر بیگم فرخ خان سے ملوں اور ان کی پریشانی دور کرنے میں ان کی مدد کروں چنانچہ میں وہاں آئی تو بیگم فرخ خان بے حد محبت سے طےس چونکہ ان کا کوئی راز نہیں ہے اس لئے انہوں نے مجھے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا اور اس طرح رابیل میری منہ بولی بہن بن گئی۔ میں نے جوان، صدیقی خاد اور نعمانی سے اس سلسلے میں بات کی تو وہ سب میرے ساتھ چلنے کو تیار ہو گئے۔ ہم ڈومائی پہاڑیوں میں گئے تو ایک چوٹی میں رابیل اور رابرٹ ہمیں مل گئے۔ رابرٹ انہیں واپس دارالحکومت پہنچانے کو کہا تھا۔ جب ہم پہنچ گئے تو انہوں نے ہم سے درخواست کی کہ ہم رابیل کو واپس لے جائیں اور وہ ابھی وہاں رہنا چاہتے تھے۔ اس پر میرے ہائی ساتھیوں نے بھی وہاں رہ کر سیر و تفریح کرنے کا پروگرام بنایا۔ نتیجہ یہ کہ میں رابیل کو لے کر جیب میں واپس آئی۔ یہاں پہنچ کر رابیل کو جھوک لگی تو میں نے جیب اس چوٹی کی طرف موڑ دی اور یہاں آپ لوگوں سے ملاقات ہو گئی؟ خاد نے پوری تفصیل سے ساری بات بتادی۔

”لیکن جانتے ہوئے تمہیں کم از کم چیف یا مس جویا کو تو بتانا دینا تھا۔ تم لوگوں کی اچانک گمشدگی کی وجہ سے وہ پریشان ہیں۔“

خاور سے نہ رہا گیا تو وہ بول ہی پڑا۔

”ایسی کوئی بات نہیں خاور، کچھ عام سا سرکاری کام ہے۔ برطانیہ میں مس رابیل کو ان کے گھر چھوڑ کر واپس آجاء پھر تفصیل سے آئیں ہوں گی۔“ خضر نے کہا اور خاور نے سر ہلا دیا۔

”کھا کھانے کے بعد چائے کا دور چلا اور اس کے بعد وہ سب اکٹھے ہی اٹھ کھڑے ہوئے۔ بل ادا کرنے کے بعد وہ ہوشل سے باہر نکلے۔ خاور رابیل کو ساتھ لے کر اپنی جیب کی طرف بڑھ گیا جب کہ خضر اور اس کے ساتھی پارکنگ میں موجود اپنی کار کی طرف چل پڑے۔“

”خضر آئے انے ایک خاص بات محسوس کی ہے۔“ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو خضر اور تنویر وہ لڑی چونک پڑے۔

”خاص بات — کونسی؟“ خضر نے چونک کر پوچھا۔

”رابیل ٹرانس میں ہے۔“ کیپٹن شکیل نے کہا تو خضر برمی طرح چونک پڑا۔

”اوہ ہاں — تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ میرے ذہن میں بھی شکوک پیدا ہوئے تھے لیکن واضح طور پر یہ بات نہ آئی تھی۔“

خضر نے سر ہلاتے ہوئے کہا،

”اس کا مطلب ہے کہ خاور ہم سے کچھ چھپا رہا ہے۔“

خاور نے حیرت بھرے چہرے میں کہا،

”ہو سکتا ہے رابیل کی موجودگی کی وجہ سے وہ کھل کر کچھ کہے

خضر نے مسکراتے ہوئے کہا، ویٹ اس دوران کھانا سرو کر چکا اور رابیل سر جھکائے خاموشی سے کھانا کھانے میں مصروف تھی وہ انتہائی کم گو لڑکی گنتی تھی کیونکہ اس میز پر آنے کے بعد اس نے ابھی تک زبان سے ایک لفظ بھی نہ نکالا تھا۔

”اوہ ہم کہیں تک سے باہر تو نہ جا رہے تھے۔ یہیں ڈرنا تک گئے تھے۔ پھر حال اب میں رابیل کو ان کے گھر پہنچا کر مس سے ملوں گا۔“

خاور نے کہا اور خضر نے سر ہلا دیا،

”مس رابیل آپ سب سے مدد کم گو معلوم ہوتی ہیں یا شاید جرمی اور اس سے گفتگو کرنا زیادہ اہم سمجھتی ہوں گی۔“

”تنویر نے اچانک سے رابیل سے مخاطب ہو کر کہا اور مس رابیل تنویر کی بات سن کر اپنے اختیار مسکرا دی۔

”ایسی کوئی بات نہیں جناب۔ بس میں آج کل ذہنی طور پر اپنے آپ کو کچھ بوجھل بوجھل سی محسوس کر رہی ہوں۔“

رابیل نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی مزید گفتگو ختم ہو گئی۔

”آپ لوگ یہاں اکٹھے کیسے موجود ہیں؟“ خاور نے پوچھا۔

”بس ایسے ہی چیف کا ایک کام تھا۔“ خضر نے

گوئی مول سا جواب دیا اور خاور کے ہونٹ پھج گئے کیونکہ خضر انڈاز بتا رہا تھا کہ وہ کوئی بات خاور سے چھپا رہا ہے۔

”کیا بات ہے۔“ خضر تم کچھ چھپا رہے ہو؟“

نہ پارہا ہو۔ ہمیں ان کا تعاقب ضرور کرنا چاہیے۔ — کڑ
شکیل نے کہا۔

• تعاقب اگر اس لئے کرنا چاہتے ہو کہ رابیل کی رہائش
دیکھ سکو تو وہ مجھے معلوم ہے۔ میں مشہور شکاری فرادوانہ
کئی بار مل چکا ہوں۔ تمہیں معلوم تو ہے شکار میں مجھے بلے
دلچسپی ہے اور میں نے رابیل کو بھی وہاں اکثر دیکھا ہے۔
صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

• اودہ پھر تو ضرورت نہیں۔ خادو سے بعد میں اصل
معلوم کی جاسکتی ہے۔ ہمیں اس مسئلے میں الجھنے کی بجائے پر
والے کام پر توجہ دینا چاہیے۔ — کیپٹن شکیل نے سر
ہوئے کہا اور تنویر نے بھی اس کی حمایت کی اور پھر وہ اپنا
میں سوار ہو گئے لیکن اس سے پہلے کہ صفدر کا ریشٹ
اچانک ایک جھوٹا سا بچہ دوڑتا ہوا انکار کے قریب آیا۔

• جناب۔ آپ کے نام یہ خط۔ — بچے نے ایک
لقافہ صفدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

• کس نے دیا ہے۔ — صفدر نے چونک کر پوچھا
• وہاں براہے میں کوئی صاحب کھڑے ہیں۔ انہوں
مجھے دس روپے دیئے ہیں کہ یہ خط آپ تک پہنچا دوں۔
کا نام صفدر ہے۔ — بچے نے کہا۔ وہ لباس اور شکل
سے کوئی گداگر بچہ دکھائی دیتا تھا اور صفدر نے سر ہلانے
ہوئے لفظ اس کے منہ سے لے لیا۔ بچہ دوڑتا ہوا دا

چلا گیا۔

• ذرا احتیاط سے صفدر کہیں لٹافے میں کوئی خطرناک چیز
دھوپ۔ — ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تنویر نے کہا۔

• میں نے چیک کر لیا ہے۔ اندر صرف ایک تہ شدہ کاغذ
ہے۔ — صفدر نے لٹافے کو کھولتے ہوئے کہا اور پھر
واقعی اندر سے ایک تہ شدہ کاغذ ہی نکالا لیکن جیسے ہی انہوں نے
کاغذ کھولا ان تینوں کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ نیکھت انسانوں

کی بجائے پتھر کے مجسمے بن گئے ہوں۔ کاغذ کی تہ کے دوران
ایک رنگین فوٹو موجود تھا اور یہ فوٹو عمران کا تھا لیکن عمران نے
اس فوٹو میں سرخ رنگ کا ریشمی زنا لباس پہنا ہوا تھا۔ جیسے
یہ زنا میک اپ تھا اور کانوں اور گلے میں جیولری بھی پہن
رہی تھی۔ سر پر اور جسم پر کرن لگا دوپٹہ بھی موجود تھا اور اس
قدور میں عمران یوں نمایا ہوا، سمٹا ہوا اور مڑایا ہوا نظر آ رہا
تھا جیسے وہ واقعی کوئی نوجوان لڑکی ہو۔

• کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ — یکلفت
تنویر کی خصلت آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی جیسے صفدر
اور کیپٹن شکیل دوبارہ مجسموں سے انسانوں میں تبدیل ہو گئے۔
• اودہ ہے تو یہ عمران ہی۔ مگر۔ — صفدر کے منہ
سے انتہائی حیرت جبرے بلے میں الفاظ نکلے۔

• خط تو پڑھو۔ کس نے لکھا ہے اور کیا لکھا ہے۔ —
کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر نے خط پڑھنا شروع کیا۔ خط

مناصب شدہ تھا۔

پاکستان سیکرٹ سروس کو مبارک ہو کہ اس کے لئے کام کرنا والا سپر ایجنٹ علی عمران اب ہمیشہ ہمیش کے لئے عورت بن گیا ہے اب پاکستان سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو چاہیے کہ وہ مس علی عمران سے جاسوسی کرانے کی بجائے اس کی شادی کا بندوبست کرے۔ ایک بہادر۔

خط کے الفاظ تصور سے بھی زیادہ دھماکہ خیز ثابت ہوئے۔ صفدر کا چہرہ دیکھتے ہی پتھر کا سا ہو گیا۔ کیونکہ اس کا صاف مطلب تھا کہ خط لکھنے والا انہیں پاکستان سیکرٹ سروس کے ممبران کی حیثیت سے پہچانتا ہے اور یہ اس کے نقطہ نظر سے عمران کے عہدہ بن جانے سے بھی زیادہ خوفناک انگشاف تھا۔

”میں مس جولیا سے بات کرتا ہوں۔ تم فوراً اس بچے کو تلاش کر کے اس خط لکھنے والے کا سراغ لگاؤ۔ درجن پہچان لئے جانے کے بعد پوری سیکرٹ سروس کا خاتمہ یقینی ہو جائے گا۔“
صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ تنزیہ اور کمیشن تشکیل دونوں تیزی سے کار کے دروازے کھول کر بیٹھے اترے اور تیزی سے ہوٹل کی طرف بڑھنے لگے۔ ان کے چہرے بھی ستے ہوئے تھے کیونکہ صفدر کی بات کرنے کے بعد انہیں صحیح معنوں میں اس بات کا احساس ہو گیا تھا کہ خط لکھنے والا انہیں پاکستان سیکرٹ سروس کے ممبران کی حیثیت سے جانتا ہے اور پہچانتا ہے اور یہ واقعی اپنا خطرناک بات تھی۔

صفدر نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر کار میں موجود ٹرانسمیٹر پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ کمیشن تشکیل اور تنزیہ سے تو اس نے یہی کہا تھا کہ وہ جولیا سے بات کرے گا۔ لیکن پھر فوراً ہی اس نے اپنا آواز بدل دیا تھا۔ وہ اب اس مسئلے میں براہ راست ایکسٹو سے بات کرنا چاہتا تھا اس لئے وہ اب ایکسٹو کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کر رہا تھا۔ اس نے جان بوجھ کر فون پر بات نہ کی تھی کیونکہ ہو سکتا ہے خط لکھنے والا جسے وہ نہیں پہچانتے اس پاس موجود ہو اور اس طرح ایکسٹو کا مخصوص نمبر اس کی نظروں میں آجائے اس لئے اس نے کار میں موجود مخصوص ٹرانسمیٹر استعمال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔

”ہیلو ہیلو۔ صفدر کا ٹنگ ادور۔“ صفدر نے ٹرانسمیٹر اُن کرتے ہوئے کہا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھ کر چیک کر لیا تھا کہ کار کے قریب کوئی آدمی نہیں ہے لیکن پھر بھی احتیاط اس نے کال کرنے سے پہلے ڈیش بورڈ پر لگے ہوئے پینل پر موجود جن دبا کر کار کی کھڑکیوں کے شیشے بند کر دیئے تھے تاکہ آواز باہر نہ جاسکے۔

”ایکسٹو ادور۔“ چند لمحوں بعد ایکسٹو کی مخصوص آواز ٹرانسمیٹر پر سنائی دی اور صفدر نے اسے بکے کے ساتھ سے خط لئے اور اس میں موجود فوٹو اور خط کے الفاظ کے متعلق تفصیل سے بتا دیا۔
”تم نے ہوٹل میں بیٹھ کر میرے متعلق یا اپنے متعلق کوئی مخصوص

اشارہ کیا تھا اور وہ — ایکسٹو کی سرد اور تیز آواز سنائی دے
اس نے عمران کے حوریت بننے یا خطا کے الفاظ کو اس طرح نظر
کر دیا تھا جیسے یہ اس کے لئے سرے سے کوئی اہمیت ہی نہ
رکھتا جو اور اصل اہمیت سیکرٹ سرویس کی نشاندہی جو اور اس
مجبوراً جواب میں صفدر کو خاور اور رابیل کی آمد سے کہہ کر ہونٹ
سے باہر جانے تک کی پوری تفصیل بتانی پڑی۔ ساتھ ہی اس
نے بتا دیا کہ اس نے خاور سے یہ حذر کرنا تھا کہ وہ چیف یا مس
جریل کو تو اطلاع کر دیتا براہ راست کوئی نام نہیں لیا تھا۔

”اس وقت تمہارے قریب کون کون سے افراد موجود تھے اور
ایکسٹو نے اسی طرح سرد بلے میں پوچھا۔

”جناب ہم نے چیک کیا تھا، ہمارے ارد گرد تقریباً کئی میز پر
خالی تھیں، ہم خاص طور پر اس لئے اس میز پر بیٹھے تھے تاکہ ہماری
بات چیت کوئی سن نہ سکے اور؟“ صفدر نے جواب دیا۔
”اس کے باوجود نہ صرف تمہاری اصل حیثیت کو چیک کر لیا
گیا بلکہ وہ لوگ تمہارا نام بھی جان گئے اور؟“ ایکسٹو کا بوجھ
بلے حد سرد ہو گیا تھا۔

”سراسر بات پر تو ہم حیرت زدہ ہیں اور؟“ صفدر
نے ہونٹ چبائے ہوئے جواب دیا۔

”تم نے خاور سے پوچھا تھا کہ رابیل کی رہائش گاہ کہاں ہے
اور؟“ ایکسٹو نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

”سرد پوچھنے کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ میں جانتا ہوں رابیل

کا باپ فریاد خان جو مشہور شکاری ہے، میزان کالونی کی کوٹھی نمبر
پندرہ میں رہتا ہے اور؟“ صفدر نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے، اس سے یہی خیال ہوتا ہے کہ رابیل کا وقتی
رابطہ اسے جینا ٹائز کرنے والے سے ہے اور اس نے اس کے
ذریعے تمہاری ساری گفتگو سن لی اور چیف اور مس جریلنا کے
الفاظ سے وہ سمجھ گیا کہ تم لوگ پاکیشیا سیکرٹ سرویس سے متعلق

ہے، میں عمران کو رابیل کے پاس بھیجتا ہوں، وہ رابیل کی مدد سے
آسانی سے اسے جینا ٹائز کرنے والے کا سراغ لگا لے گا۔ ویسے
وہ لازماً اسی ہونٹ میں موجود ہے اس لئے جب تک عمران تم سے
میاں آکر رابطہ نہ کرے تم تینوں نے اسے اسی ہونٹ میں تناکش
کرتا رہو اور؟“ ایکسٹو نے سخت بلے میں ہدایات دیتے
ہوئے کہا۔

”مگر سر — یہ تصویر اور خط“ اور؟“ صفدر نے
جھپکتے ہوئے کہا۔

”یہ تصویر بھی اصل ہے اور خط میں عمران کے متعلق جو کچھ
کہا گیا ہے وہ درست ہے لیکن عمران کو اس کی والدہ نے جوتیاں
مار مار کر دوبارہ ذہنی طور پر سرد بنا دیا ہے جن کا ابھی ان لوگوں کو
علم نہیں ہے۔ وہ یقیناً ابھی تک یہی سمجھ رہے ہیں کہ وہ بدستور
ذہنی طور پر حوریت بنا ہوا ہے اور جن دو غیر فیکلوی کی تلاش
کا حکم دیا تھا یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے عمران کو اس کے فلیٹ
میں بیسویں کر کے ذہنی طور پر عورت بنانے کی کوشش کی تھی۔

اور اس خط سے ظاہر ہو گیا ہے کہ یہی وہ لوگ ہیں۔ تم اس لڑکے کو
 ہر قیمت پر تلاش کرو۔ گداگر بچے اکثر مخصوص حصوں میں ہی بیٹھ
 مانگتے رہتے ہیں۔ اس لئے جہاں اور اس کے ارد گرد علاقے میں تلاش
 کرنے پر وہ یقیناً مل جائے گا۔ اس سے اس آدمی کا تفصیلی جائزہ
 معلوم کیا جاسکتا ہے اور اگر وہ عمران کے آٹے سے پیٹے مل جائے
 تو اسے اغوا کر کے دانش منزل پہنچا دو اور اینڈ آئی۔
 دوسری طرف سے تفصیلی جانچ دیتے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ
 اسی رابطہ ختم ہو گیا۔ مفہوم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر
 آف کیا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ اسے ایکسٹو سے یہ سن کر
 اب خود بخود ہنسی اُڑ رہی تھی کہ عمران وہی طور پر عورت بن گیا تھا۔
 مگر اماں جی کی جوتیوں نے اسے دوبارہ مرد بنا دیا ہے۔ وہ سوچ رہا
 تھا کہ اگر کچھ روز اور وہ عورت رہتا تو یقیناً بے حد دلچسپ لطائف
 سامنے آتے۔ خاص طور پر جب جو یا اسے اس حالت میں دیکھتی تو
 بس لطف ہی آ جاتا۔ لیکن ظاہر ہے اب ایسا نہ ہو سکتا تھا۔

ہو مرنے الماری کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا ایک مخصوص
 قسم کا لٹنگ ریج ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔ ٹرانسمیٹر اس نے میز پر رکھا
 اور پھر اس پر مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ یہ ایک مخصوص
 ساخت کا ٹرانسمیٹر تھا جس سے ہونے والی کالی کسی طرح بھی
 درمیان میں چپک نہ کی جاسکتی تھی۔

• ہیلو ہیلو — ہو مرنے کا لٹنگ ہیڈ کو آرڈر اور — مخصوص
 فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد ہو مرنے تیز بے میں بار بار یہ
 فقرہ دہرانا شروع کر دیا۔

• یس ہیڈ کو آرڈر — پیش کوڈ دوہراؤ اور —
 اپنا لٹنگ ٹرانسمیٹر سے ایک میکانیکی سی آواز ابھری جیسے کوئی کمپیوٹر
 اپنے مخصوص بے میں بات کر رہا ہو۔

• نوٹن الیون — ایکسٹون زیر دون — ہو مرنے اپنا

منصوص کو ڈوہراتے ہوئے کہا۔

لیس۔ کیا رپورٹ ہے اور؟ — اس بار دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

باس میں کامیابی کی رپورٹ دسے رہا ہوں، علی عمران پر ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور؟ — ہوا نے فائدہ نہ لیا۔

تفصیلی رپورٹ دو۔ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اور؟ — دوسری طرف سے انتہائی کرخت رہے ہیں کہا۔

باس میں اور پروفیسر اسکاٹ آج صبح ۶ بجے ان کے فلیٹ پر ملنے کے انداز میں پہنچے۔ میں نے انکی میں سپیشل رنگ پہنی ہوئی تھی۔ جب عمران مجھ سے مصافحہ کرنے لگا تو میں نے سپیشل رنگ کی مدد سے اسے فوری طور پر ہوش کر دیا۔ اس کے بعد فلیٹ میں موجود اس کے باورچی کو بھی میپکشن کر دیا گیا اور پروفیسر اسکاٹ نے انتہائی جہارت سے اس کے سر میں سوئی ڈال کر اس کے خلیات بدل دیئے اس کے بعد میں نے ڈبلیو ایکس ٹریبونل چارٹرڈ ٹیلیفون چھپایا اور ہم واپس اپنی رہائش گاہ میں آ گئے۔ اس چارجر کی مدد سے ہم نے چیک کر لیا کہ عمران واقعی ذہنی طور پر ممکن عورت بن چکا تھا۔ اس سے زیادہ لباس پہنا، نہ نہ میک اپ کیا اور جو لڑی پہنی۔ اس کی باتیں اس کا انداز سب کچھ سو فیصد عورتوں جیسا تھا۔ ہم نے ڈبلیو ایکس ٹریبونل کی مدد سے اس کا ایک فوٹو بھی بنالیا اور چونکہ چارجر کی کارکردگی انتہائی مختصر وقت کے لئے ہوتی ہے اس لئے اس نے اس فوٹو کے بعد

باز خود بخود جل کر راکھ ہو گیا لیکن جلد سے پاس اپنے مشن کا مکمل ثبوت بہا کر گیا۔ ٹریبونل فوٹو کی کسی ٹریبونل نقیصہ بھی تیار کر لی گئی تھی۔ اس کے بعد ایک اور فوٹو بھی پیش کیا۔ پروفیسر اسکاٹ اور میں ٹریبونل پر پہلے ایک ہوٹل میں کھانا کھانے گئے تو وہاں اچانک رابیل ایک مقامی آدمی کے ساتھ داخل ہوئی۔ ہم دونوں رابیل کو رابرٹ کی بجائے ایک مقامی آدمی کے ساتھ دیکھ کر بے حد حیران ہوئے پھر وہاں تین اور مقامی افراد بھی ایک میز پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔ ان تینوں نے رابیل کے مقامی ساتھی سے رابطہ قائم کیا اور رابیل اور وہ مقامی آدمی ان کی میز پر پہنچ گئے۔ اس پر پروفیسر اسکاٹ نے رابیل سے ذہنی رابطہ قائم کر لیا پھر پروفیسر اسکاٹ نے بتایا کہ رابیل کے ساتھ آئے والے کا نام خاور ہے اور یہ تینوں اس کے ساتھی صفدر، تنویر اور کیشین ٹیکل ہیں۔ دوران گفتگو اس صفدر نے خاور سے کہا کہ اسے جانتے ہوئے چیف کو یا مس جولیا کو اطلاع دینا چاہیے تھی۔ یہ ساری گفتگو ذہنی رابطے کی مدد سے پروفیسر اسکاٹ سرگوشیوں میں مجھے سناتا رہا۔ چیف اور مس جولیا کے نام آتے ہی میں چونک پڑا کیونکہ بیڈ کو لڑکی طرف سے مجھے جو فائل دی گئی تھی اس میں درج تھا کہ میکسٹ سرورس میں ایک خفیہ ملکی سرورس جولیا نافذ وائر تھا کام کرتی ہے۔ اس پر میں سمجھ گیا کہ یہ صفدر اور اس کے ساتھی پاکیشٹیا میکسٹ سرورس کے ممبر ہیں۔ اس پر میں نے انہیں مستقل طور پر اپنی نگاہ میں رکھنے کے لئے میں نے ایک اور چال چلی، میں نے ہوٹل کے ٹائپ رائٹر پر ایک مختصر سا خط ٹائپ کیا

جس میں نکھاکر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو مبارک ہو کہ علی عمران کو
 بن چکا ہے اور میں نے چارجر کی مدد سے حاصل کردہ عمران کو
 فوٹو اس خط کے ساتھ ایک لفافے میں بند کر کے ایک گداگر کے
 کے ہاتھ اس صفدر تک پہنچا دیا اور خود پروفیسر اسکاٹ کے ساتھ
 فوراً اس ہوٹل سے نکل کر واپس اپنی رہائش گاہ پر آ گیا۔ ہمارے
 اگر میں نے ٹرولرن ریسپور کو آن کر دیا اور ٹرولرن ریسپور کی مدد سے
 اب میں آسانی سے اس صفدر کو جس کی جیب میں فوٹو موجود ہے
 چیک کر سکتا ہوں۔ پروفیسر اسکاٹ شہر کے نقشے کی مدد سے اُسے
 چیک کر رہا ہے۔ اس طرح ایک لحاظ سے دیکھا جائے تو میں نے
 علی عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے کے ساتھ ساتھ پاکیشیا
 سیکرٹ سروس کا بھی سراغ لگایا ہے اور؟ — ہو مرنے
 پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
 ”گڈ شو۔ جو مرنے واقعی اہم کارنامہ سرانجام دیا ہے۔
 لیکن رابرٹ نے رابیل کو اس مقامی آدمی کے حوالے کرنے کے
 بعد اب تک ہمیں کوئی رپورٹ کیوں نہیں دی؟ وہ کہاں چلا گیا
 ہے اور؟ — ہیڈ کو اڈرٹرنسے پوچھا اور صحیح معنوں میں ہر
 ہیڈ کو اڈرٹرنسے بات سن کر چونک پڑا۔
 ”اوہ ہاؤس دراصل مجھے اس بات کا خیال نہیں آیا۔ رابرٹ
 کو اب تک یہاں ہی بیٹھ جانا چاہیے تھا“ اور؟ — ہو مرنے
 تشریف بھرے پیچھے میں کہا۔
 ”اگر رابیل کو اس سے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے حاصل کیا

تو اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس نامعلوم وجوہات کی
 بنا پر ہمارے مشن کی راہ پر چلی نکلی ہے۔ ٹھیک ہے ہم خود رابرٹ
 کو۔۔۔ ایون پر چیک کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم خود ہمیں کال کریں
 گے۔ ہماری کال کا انتظار کرو“ اور اینڈ آف۔ — دوسری طرف
 اس بات پر جسے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
 ہورنے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ویسے اب اس کے چہرے
 پر یہ تشریف کے آثار نمودار ہو گئے تھے۔ رابرٹ کو واقعی اب تک
 امان چاہیے تھا کیونکہ نہ ہی رابرٹ واپس آیا تھا اور نہ ہی اب تک
 اس نے کوئی رابطہ کیا تھا۔ یہ واقعی تشریف بات تھی اور اب ہیڈ
 کو اڈرٹرنسے کہتے پر اسے یہ خیالی بھوکے ڈنک کی طرح سنانے لگا
 تھا کہ خاد کا تعلق چکر پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو اس
 کا واقعی مطلب ہے کہ عمران کا ذہن بدلنے سے قبل ہی پاکیشیا
 سیکرٹ سروس اس کی راہ پر چلی نکلی ہے کیونکہ ذہن بدلنے والا کام
 آج صبح کیا گیا تھا جب کہ رابرٹ آج صبح رابیل کو لے کر دارالحکومت
 آیا تھا۔ وہ اور پروفیسر اسکاٹ ان دونوں کو وہیں ریسٹ ہاؤس
 تک چھوڑ کر رات کو ہی واپس دارالحکومت آ گئے تھے تاکہ فوری
 طور پر عمران والا مشن مکمل کر سکیں اور رابیل اب بعد دوپہر اس
 غار کے ساتھ واپس آ رہی تھی جبکہ رابرٹ کی طرف سے کوئی اطلاع
 نہ تھی۔ وہ یہی بات بیٹھا سوچتا رہا۔ اس کے ذہن میں مختلف خیالات
 آتے رہتے اور اسے حقیقتاً وقت گزرنے کا احساس تک نہ ہوا
 تاکہ اچانک سامنے موجود ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں

نکلنے لگیں۔ جو مرنے چوک کر ٹرانسمیٹر کی طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر اُن کر دیا۔

”بیڈ کو ٹر کا لنگ اور۔۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر اُن ہوتے آ بیڈ کو ٹر کی مخصوص دیکھائی آواز سنائی دی۔

”ایس جومر آئینہ لنگ اور۔۔۔۔۔ جو مرنے جواب سپیشل کوڈ دو ہراؤ۔ اور۔۔۔۔۔ دوسری طرف کہا گیا۔

”زون، لیون۔ ایکٹ ون زیر وون‘ اور۔۔۔۔۔ نے اپنا سپیشل کوڈ فوراً ہی دہرا دیا۔

”ہومر۔ رابرٹ کو اور لیون پر چیک کیا گیا ہے۔ اور الیہ نے جو رپورٹ دی ہے وہ انتہائی خوفناک ہے۔ رابرٹ کو اخوان اسی ریسٹ ہاؤس میں لے جایا گیا، اخوان کو مرنے والے تین افراد تھے۔ ان کے نام چو ہان، صدیقی اور نعمانی ہیں اور رپورٹ کے مطابق ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ ان میں سے چو ہان نے رابرٹ کے ساتھ باتیں کی ہیں اور اس چو ہان نے انتہا ہوشیاری اور ذہنی چالاکی سے رابرٹ سے مکمل مشن اٹھو لیا۔ رابرٹ نے اسے رابیل پر وینس اسکاٹ اور تمہارے متعلق اب تک ہونے والی تمام تفصیل بتادی ہے اور اس کے ساتھ ہی نے عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے والے تمہارے مشن کے متعلق بھی تفصیلات بتادی ہیں۔ اس نے تمہارا اور پرو وینس اسکاٹ کا بھی لے دیا ہے۔ اب وہ چو ہان اور اس کے ساتھ رابرٹ کو

پوش کر کے دارالحکومت لے آ رہے تھے تاکہ اس کی مدد سے ”تھرا اور پرو وینس اسکاٹ کا کھوج نکال سکیں چنانچہ بیڈ کو ٹر نے فوری طور پر اور لیون فائر کر کے رابرٹ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس طرح تم دونوں محفوظ ہو گئے جو لیون بیڈ کو ٹر نے تمہاری پارٹ کا مکمل تجربہ کرنے کے بعد ایک اور نتیجہ بھی نکالا ہے کہ جس طرح پرو وینس اسکاٹ نے رابیل سے ذہنی رابطہ قائم کر کے اس نے ساختی خاور اور دوسرے لوگوں کی گفتگو سنی ہے اسی طرح کوئی بھی پینٹاسٹ آسانی سے رابیل کے ٹرانس زوہ ذہن کے ذریعے پرو وینس اسکاٹ تک پہنچ سکتا ہے اور پرو وینس اسکاٹ ہم پہنچنے کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس آسانی سے تم تک پہنچ جائے گی اور تمہاری موت بیڈ کو ٹر کے لئے پرو وینس اسکاٹ کی نسبت زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اس لئے ہم کو ٹر نے فیصلہ کیا ہے کہ تم فوری طور پر پرو وینس اسکاٹ کو الگ کر دو اور اس کے بعد یہ رہائش گاہ بھی چھوڑ دو۔ اس کے ساتھ ہی تمہارے عمران کے فیسٹ کے لئے مشن بھی تجویز کر دیا گیا ہے اور یہ مشن ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبران کو فریسیس کر کے ان کا خاتمہ کرنا ہے۔ اس کے بعد ان کے بیڈ کو ٹر کو تباہ کر کے مکمل طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تباہ و برباد کر دینا ہے۔ بولو کیا تم اس بڑے مشن کے لئے تیار ہو‘ اور۔۔۔۔۔ بیڈ کو ٹر کی طرف سے

یہ سسر — میرے لئے یہ مشن ایک اعزاز ہو گا سسر اور سو فیصلہ یقین ہے کہ میں اس مشن میں کامیاب رہوں گا اور جو سسر نے بڑے پر عزم کہے ہیں کہا۔

• سسر جو سسر — تم دون ایون کے ایسے ایجنٹ ہو جس پر کوادرٹ بہت اعتماد کرتا ہے۔ اس لئے ہیڈ کوادرٹ یہ نہیں چاہتا کہ یہاں متعلق ہو جاوے۔ اب یہ تم پر منحصر ہے کہ تم اس مشن میں کامیاب ہو کر دون ایون کی سچائے براہ راست ہیڈ کوادرٹ کے تحت یا ایجنٹ بن جاؤ یا ناکام ہو کر موت کا شکار ہو جاوے۔ اس لئے اگر ذہن میں ایک فیصلہ بھی ناکامی کا اندیشہ ہو تو اس کا انحصار کوادرٹ ہیڈ کوادرٹ نہیں واپس بلا کر کسی اور کو یہ مشن سونپ دے گا۔ ہیڈ کوادرٹ کی طرف سے انتہائی سخت الفاظ میں کہا گیا۔

• آپ جو سسر پر مکمل اعتماد کر سکتے ہیں باس، جو سسر کوئی کام اعزاز میں نہیں کرتا۔ اس لئے جو سسر کبھی بھی کسی مشن میں ناکام نہیں اور اس مشن میں بھی جو سسر کو کسی مشکل کامیابی ملے گی۔ اور جو سسر نے انتہائی با اعتماد کہے ہیں کہا۔

• اور کے پھر فیصلہ ہو گیا کہ اس مشن کے تم اپنا راج ہو۔ تمہاری مدد کے لئے کوئی اور گروپ پاکیشیا بھیجا جائے اور ہیڈ کوادرٹ نے پوچھا۔

• تو باس — میرا گروپ یہاں موجود ہے۔ میں نے اسے پر رکھا ہوا تھا۔ اب میں اس سے کام لوں گا۔ جو جواب دیا۔

• اور کے دش یور وکٹری اور اینڈ آل؟ — ہیڈ کوادرٹ سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جو سسر نے ایک فون سائنس میٹے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے الماری میں واپس رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے نکل کر ایک ریلنگ سے گزرتا ہوا ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا جہاں اس نے سائڈ کی ایک دیوار کی جڑ میں پیر مارا تو کھٹکائی کی آواز کے ساتھ ہی زلزلہ کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ گیا۔ نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف نظر آنے لگیں۔ وہ سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے موجود ایک بند دروازے پر پہنچا اور پھر اس نے دروازے کو اکیلے کر کھولا اور ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گیا جہاں میز پر رکھی ہوئی ایک بڑی سی مشین کے سامنے پر و فیسر اس کاٹ موجود تھا۔

• کیا رپورٹ ہے پر و فیسر؟ — جو سسر نے پر و فیسر کے قریب جا کر بڑے نرم جیسے میں پوچھا۔

• وہ صفر اور اس کے دونوں ساتھی وہی ہوٹل کے ارد گرد ہی موجود ہیں۔ انہوں نے اس گداگر بچے کو تلاش کر لیا ہے جس کے ذریعے تم نے وہ فوٹو صفر کو بھیجا تھا۔ ویسے میں نے ٹرولوں کی بلی شہر کا تفصیلی نقشہ ایڈجسٹ کر کے اسے آؤٹنگ کیپوٹرائزڈ کر دیا ہے۔ اب جب بھی صفر اپنی رہائش گاہ پر جائے گا یا اپنے ساتھیوں سے ملے گا، سب کے فوٹو اور تفصیلات سب ٹرولوں کی بلی میں محفوظ ہو جائیں گے؟ — پر و فیسر اس کاٹ نے

سزا اٹھا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

سزا کا جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "دوسری گڈ۔" اس طرح تم نے میرا کام کافی آسان کر دیا۔
 پروفیسر، اب یہ بات کہ جس طرح تم نے جوٹل میں رابیل کے
 سے رابطہ قائم کر کے صفدر اور اس کے ساتھیوں کے درمیان
 والی تمام بات چیت اس طرح سن لی تھی جیسے کہ رابیل نے سنی
 کوئی اور پینٹا شسٹ رابیل کے ذہن کے ذریعے تم تک پہنچا
 ہی موجود تھا باہر آیا اور اس سے پہلے کہ پروفیسر اسکاٹ کو فی
 باب دیتا۔ جو مرنے سا تھکے دیوالہ کا ٹھیکر دبا دیا اور ٹھیک
 کی باز کے ساتھ ہی گولی ٹھیک پروفیسر اسکاٹ کی پیشانی میں
 لگی تھی اور پروفیسر اسکاٹ کو چھینے کی بھی مہلت نہ مل سکی اور وہ
 آلی تھاکر دھڑام سے سٹول سے نیچے فرش پر گرا اور ایک لمحے
 کے لیے تڑپ کر ساکت ہو گیا۔

ہے؟ — ہومر نے بڑے ٹھنڈے بجے میں پڑھ لیا۔ ہومر نے رولز اور واپس جیب میں رکھا اور عمر اطمینان سے وہ

ہاں پہنچ تو سکتا ہے لیکن ہر پہنچا سٹ نہیں۔ دنیا میں
سمیت صرف دو ایسے ماہرین موجود ہیں جو ایسا کر سکتے ہیں اور وہ
دونوں ایکریما ہیں رہتے ہیں۔ یہاں پاکستان میں تو ایسے کسی ماہر
موجود ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیوں تم یہ کیوں پوچھ
ہو؟ — پر دھیرا اسکاٹ نے حیرت بھرے ہنسنے میں کہا۔
”اور اگر ایسا کوئی آدمی یہاں موجود نہ ہو تو پھر کیا تم اس ماہر
کے ذہن کو یہاں بیٹھے حفظہ قائم کے طور پر اپنی طرف سے نہ
کر سکتے ہو؟ — ہو مرنے لوجھا۔

”یہاں بیٹھے تو نہیں۔ البتہ سامنے اُنے پر کر سکتا ہوں۔ ان پر شہ گئی۔ ریسپورڈ اسٹاکر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع مگر مسئلہ کیا ہے؟“۔ پروفیسر اسکاٹ کے لئے میں اڑ پڑے۔

زیادہ تشویش کا عنصر ابھر آیا۔

بند کر دینے کا حکم دیا ہے، اس لئے مجبوری ہے پر و فیہ اس کا
جو مرنے مرد دیکھ میں کہہ، اس کے ساتھ ہی اس کا کوٹ کاٹ کر

ہلچے میں کہا۔

”ییس ہاس — میں آر ہا جوں۔“ — دوسری طرف سے موڈ بانہ ہلچے میں کہا گیا اور ہوسر نے ریسپورڈ رکھا اور پھر کہ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہیردنی درد اڑنے کی طرف بڑھ گیا۔ انتہائی کو چھانک کھول کر اندر سے آئے کیونکہ اب اس عمارت میں اس کے سوا دوسرا کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کا چہرہ ہٹا کہ وہ ذہنی طور پر کسی خاص فیصلے پر پہنچ گیا ہے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھایا اور ریسپورڈ اٹھالیا۔ وہ اکس وقت دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا ہوا تھا۔

”ایکسٹو — عمران نے ایکسٹو کے منصوبے ہلچے میں کہا۔

”جولیا بول رہی ہوں ہاس؟“ — دوسری طرف سے جولیا کی موڈ بانہ آواز سنائی دی۔

”ییس — کیا رپورٹ ہے؟“ — عمران نے سر د ہلچے میں پوچھا۔

”شامی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ سے دولائش دستیاب ہوئی ہیں، دولوں غیر ملکی ہیں اور حصد رنے رپورٹ دیتے ہوئے بنایا ہے کہ یہ دولوں لائشیں ان افراد کی ہیں جنہوں نے اس گداگر

ان دونوں لاشوں کی تصدیق کرائے کر کیا واقعی یہ انہی دونوں کی لاشیں ہیں اور ان کی جیبوں سے ملنے والے سامان بھی وائس منرل پینا دو؟۔۔۔۔۔ عمران نے تیز پہچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسور رکھ دیا۔

اگر واقعی یہ پرو فیسر اسکاٹ اور ہومر کی لاشیں ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر کا مشن صرف اتنا تھا کہ آپ کو ذہنی طور پر عورت بنا دیا جائے۔ اس سے زیادہ وہ اور کچھ نہ چاہتے تھے۔۔۔۔۔ بلیک زبرد نے حیرت بھرے ہنسنے میں کہا۔

اس ہومر کی لاش کے مسئلہ واقعی الجھا دیا ہے۔ چوہان کی تفصیل رپورٹ کے مطابق تو رابرٹ نے اسے یہ بتایا تھا کہ میرے ذہنی طور پر عورت بننے کے بعد ہومر کو کوئی منصوبہ میٹ مشن سونپا جائے گا تاکہ یہ بات سچ ہو سکے کہ کیا لیڈی عمران میں سٹر عمران والی صلاحیتیں موجود ہیں یا نہیں اور منطقی لحاظ سے یہ بات درست بھی تھی۔ بلیک تھنڈر جیسی تنظیم صرف یہ سوچ کر نہیں بیٹھ سکتی کہ سٹر عمران لیڈی عمران بن کر مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے۔ لیکن جولیا کی رپورٹ کے مطابق ہومر کی ہلاکت تیار ہی ہے کہ ایسے کسی مشن کو سامنے لے اُنے کی بجائے انہوں نے اپنے فاعلی ایجنٹوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے؟۔۔۔۔۔ عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

ہو سکتا ہے بلیک تھنڈر نے ایسے کسی مشن کے سلسلے میں کوئی اور ٹیم بھیجنے کا فیصلہ کیا ہو۔۔۔۔۔ بلیک زبرد نے

ہنسنے کو خطا اور عمران کا دانا نہ فریو دیا تھا۔ اس نے یہ بھی کہا ہے کہ دونوں افراد اسی وقت ہوٹل میں موجود تھے جب رابیل اور فام کے ساتھ وہ بیٹھے بات چیت کر رہے تھے۔۔۔۔۔ جولیا نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

ان لاشوں کی کیا پوزیشن ہے۔ کیسے ہلاک ہوئے یہ وہ عمران نے پوچھا۔

ان میں سے ایک لاش پیٹے تہہ خانے میں پڑی تھی۔ اس کی پیشانی میں گولی ماری گئی تھی۔ دوسری لاش اوپر والے کمرے میں موجود تھی۔ اس کے سامنے میز پر کوئی مشین موجود تھی جو جل کر خاک ہو چکی ہے۔ اور اس آدمی کی لاش پر کوئی زخم نہیں ہے۔ رپورٹ ہے جیسے اسے خاص شتا عوں سے ہلاک کیا گیا ہے۔۔۔۔۔

جولیا نے جواب دیا۔
”ان کی تلاش کی گئی ہے۔“ عمران نے اسی طرح ساٹا ہلچے میں پوچھا۔

”ایس باس۔ تہہ خانے والی لاش کی جیب سے ایک چھوڑ سی ڈائری 'پرس وغیرہ ملے ہیں۔ ان کے مطابق اس کا نام پرو فیسر اسکاٹ ہے جبکہ اوپر والی لاش کی جیبوں میں سے ایسا ہی عام سامان نکلا ہے۔ اس کی ایک خفیہ جیب سے بھی ایک ڈائری ملی ہے جس پر ہومر کا نام درج ہے۔“ جولیا نے جواب دیا۔

خادر سے کہو کہ وہ رابیل کو اس کی رہائش گاہ سے لاکر

جواب دیا۔

کی چیکنگ کا مسئلہ تو وہ ان کی کوئی ٹیم آسانی سے کر سکتی ہے۔
بلیک زیرو دئے کہا۔

ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔ لیکن میرا ذہن کہہ رہا ہے کہ ایسا نہیں ہے۔ بہر حال رابرٹ کے ذریعے چیکنگ کے بعد بیج فیصلے تک پہنچا جاسکتا ہے۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

وہ ویسے عمران صاحب! اس بار چوہان اور اس کے ساتھیوں نے کارنامہ سرا انجام دیا ہے۔ اگر چوہان کو رابرٹ پر شک نہ ہوتا اور وہ رابرٹ سے سب کچھ نہ اگلو لیتا تو ہمیں تو سرے سے ہی کسی بات کا علم تک نہ ہوتا۔ بلیک زیرو دئے کہا۔

ہاں چوہان نے اس بار واقعی ذہانت سے کام لیا ہے خاص طور پر اس نے جس طرح رابرٹ سے ذہنی جنگ لڑ کر سب کچھ تفصیل سے اگلو لیا اس سے میرے دل میں چوہان کی قدر و منزلت اور بڑھ گئی ہے۔ عمران نے انتہائی مستبدانہ طبع میں جواب دیا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو اس کی بات کا جواب دیتا کرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنانی دے اور بلیک زیرو دئے چوہانکے ترمیم کے کنارے پر لگا ہوا ایک ٹپن دبا دیا۔ دوسرے لمحے میز کی سائیڈ درازوں میں سے سب سے پہلی دراز میں ہلکی سی گھڑ گھڑا ہنٹ کی آواز ابھری اور پھر خاموشی چھا گئی۔

وہ سامان آیا ہوگا جو ان دونوں کی لاشوں کی جیبوں سے

تنب بھی ہو مگر لاش کسی خانے میں فٹ نہیں ہوتی۔ رابرٹ جو مریک بلیک تھنڈر کا سیر ایجنٹ تھا اور کوئی بھی متغیر کسی خاص وجہ کے سیر ایجنٹ کو اس طرح ضائع نہیں کیا کرتا۔ پرو فیسر اسکاٹ کی موت کی وجہ تو سمجھ میں آئی ہے کہ میں رابرٹ کے ذہن کے ذریعے پرو فیسر اسکاٹ تک پہنچ گیا تھا۔ اس طرح ہم نے پرو فیسر اسکاٹ کی رہائش گاہ تلاش کر لی تھی۔ بلیک تھنڈر بہت با د سائنل تنظیم ہے۔ ہو سکتا ہے اسے اس بات کا علم ہو جو اور اس شے پر پرو فیسر اسکاٹ کو فوری طور پر راستے سے ہٹا کر گریہ ہو گیا ہو اور پرو فیسر اسکاٹ کی کھوپڑی میں گولی مارا جائے اور اس کی لاش تہہ خانے میں ملنے کا مطلب تو یہی ہے کہ اسے جو مرنے مارا ہوگا لیکن جو مگر کو آسانی سے دہلی سے آ کرایا جاسکتا تھا۔ اسے واپس بلایا جاسکتا تھا لیکن جو مگر ہلاک کر دیا گیا۔ عمران نے سوچتے ہوئے انداز میں کہا۔

میرا خیال ہے بلیک تھنڈر کو جیسے ہی یہ اطلاع ملی کہ ان کے ذہن کے ذریعے ان کے ایجنٹوں تک پہنچا جاسکتا ہے انہوں نے جو مگر کے ذریعے پہلے پرو فیسر اسکاٹ کا خاتمہ کیا۔ پھر جو مگر کو مخصوص ریز کی مدد سے ہلاک کر دیا گیا۔ اس طرح ایک لحاظ سے انہوں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر کیونڈا کر دیا تاکہ ان کے ذریعے ہم بلیک تھنڈر تک نہ پہنچ سکیں۔ اب رہ گیا آپ

نکلا ہے؟ — عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے سب سے پھیلے دراز کھولی اور ایک لفافہ باہر نکال لیا۔ پینٹل ریسولنگ سسٹم کے تحت یہ لفافہ دانش منڈل کی بڑی دیوار میں موجود تھا جس ڈالے جانے کے بعد اس دراز کھل گیا پینچ جاتا تھا، درگتھی کی مخصوص آواز اس سسٹم کی طرف سے کال تھی۔

عمران نے لفافہ بلیک زیرو کے ہاتھ سے لے کر اسے میز پر رکھا دیا۔ اس میں دو چھوٹی ڈائریاں اور دو سراسر عام سامان موجود تھا۔ عمران نے ایک ڈائری اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ وہ مسلسل ورق پلٹا رہا اور پھر اس نے وہ ڈائری رکھ کر دوسری اٹھائی۔ اسے بھی پلٹا تفصیل سے چیک کرنے کے بعد رکھ دیا۔

ڈائریوں سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مرنے والے واقعی ہمارے اور پروفیسر اسکاٹ ہیں، ڈائریوں میں ان کی ذاتی یادداشتیں ہیں۔ عمران نے کہا۔

”جو انہوں نے جو ڈائری یہ بھی تھی اس سے کوئی تفصیل معلوم ہوئی بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

”نہیں۔ وہ بھی اسی طرح کی عام یادداشتوں پر مبنی تھی، البتہ اس میں بلیک تنہا ذکر کا نام موجود تھا اور جو مرنے والے میں لکھا گیا تھا کہ وہ کسی زون کا چیف ہے اور ڈائریٹ اس کا اسٹنٹ ہے۔ باقی کوئی کام کی چیز نہ تھی۔ یہ کوڈ شاید رابرٹ کو ذاتی طور پر ملے ہو پسند تھا اس لئے وہ اپنی یادداشتیں اسی کوڈ میں لکھنے کا عادی

تھا۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہی عمران صاحب، ان لوگوں کا مشن بہر حال کامیاب ہو گیا ہے اور یہ ہمارے لئے واقعی بہت بڑا المیہ ہے۔“

بلیک زیرو نے اچانک موضوع بدلتے ہوئے کہا اور عمران اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

”کس مشن کی بات کر رہے ہو؟“ عمران نے حیرت

جیسے ہی میں پوچھا۔

”آپ کو سنجیدہ بنادینے کی مشن کی بات کر رہا ہوں۔ آپ ذہنی طور پر عورت بن کر اماں جی کی جوتیوں کے طفیل دوبارہ مرد تو بن گئے، لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کے ذہن پر گہری سنجیدگی کی گرد زور چڑھ گئی ہے اور یہ بھی کم المیہ نہیں ہے؟“

بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بھی ہنس دیا۔

”تمہاری بات درست ہے بلیک زیرو، واقعی میرے ذہن پر بڑی سنجیدگی کی گرد چڑھ گئی ہے، مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے مرنے والے کسی زندگی میں کوئی مذاق کیا ہی نہیں ہو سکتا ہے وہ مخصوص بات بھی اس آپریشن سے متاثر ہوئے ہوں جن کی بنا پر انسان کا جس ظرافت پیدا ہوتی ہے؟“ عمران نے مسکراتے

اسے کہا۔

”پھر تو ہاتھ عدہ اس کا علاج ہونا چاہیے؟“ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔ پہلے تو اس نے مسکراتے ہوئے انداز میں بات کی لیکن عمران کا جواب سن کر وہ یکھفت سجدہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

Scanned By Jamsheer Pakistanipoint

عمران نے جھپٹتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زمرہ کوئی جواب دیتا، ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے اچھے بڑھاکر ریسپور اٹھالیا۔

• ایکسٹنڈ : — عمران نے مخصوص پہلے میں کہا۔

• جولیا بول رہی ہوں باکس : — دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

• ریس : کیا رپورٹ ہے : — عمران نے اسی پہلے میں پوچھا۔

• مس رابیل نے ان دونوں کو پہچان لیا ہے۔ ان میں جولیا شہر خاں سے ملے ہوئے ہیں وہ پروفیسر اسکاٹ کی بہن اور جو اوپر والے کمرے میں ہے وہ ہومر کی بہن اور جناب میں نے رابیل کے اٹنے سے پہلے ان دونوں کے چہروں پر میک اپ بھی چیک کر لیا تھا وہ دونوں میک اپ میں بھی نہ تھے، اصل چہرے تھے دونوں کے : — جولیا نے کہا۔

• او : — کے دونوں لاشوں کو کسی چوک پر ڈالوا دو پولیس خود ہی انہیں اٹھالے گی : — عمران نے سنجیدہ پہلے میں کہا۔

• ریس باکس : اس کے بعد کیا حکم ہے : — جولیا نے کہا۔

• نوٹرز : اس کا مطلب ہے مشن ختم ہو گیا : — عمران نے جواب دیا۔

• کونسا مشن باکس : — جولیا نے چونک کر پوچھا۔

• اس کا کوئی علاج نہیں ہوتا بلیک زمرہ صاحبہ! بس زمرہ ہی اس کا اصل علاج ہے۔ ہو سکتا ہے یہ جس انار بی کی جوتیوں سے دب گئی ہو۔ جب جوتیوں کا اثر ختم ہو تو خود بخود دوبارہ اپنی سطح پر اُٹ جائے اور یا پھر کبھی بھی یہ دباؤ نہ ختم ہو سکے۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

• عمران صاحب : اب اتفاق سے یہ موضوع شروع ہو گیا ہے تو میرے ذہن میں ایک خیال آیا ہے۔ آپ نے شرع میں غنا کر ہو سکتا ہے، آپ کا درست جواب مانا عارضی ہو گا اس کا ملنے سے کوئی بھی وقت آپ پر دوبارہ یہ صورتوں والی کیفیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ کیا پھر اس کا علاج جوتیاں ہی ہوں گی : — بلیک زمرہ نے کہا اور عمران اس بار ہمتیہ مار کر منس پڑا۔

• ہر بار جوتیوں سے مسئلہ حل نہیں ہوا کرتا۔ ویسے اگر اب دوبارہ یہ کیفیت ظاہر ہوئی تو پھر واقعی اس کا علاج نہیں ہو گا کیونکہ یہ جوتیوں والا علاج تو قدرت سے ہوا ہے ورنہ الا خلیات کی تبدیلی تو کی جا سکتی ہے لیکن انہیں دوبارہ ٹھیک کر یہ پراسس آج تک دریافت نہیں ہو سکا۔ اس لئے اس بار مسٹر عمران یڈی عمران بن گئے تو پھر یقیناً ہمیشہ کے لئے ہمارے عمران رہے گا : — عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زمرہ نے بے اختیار ہونٹ پیچ لئے۔

• ارے اس میں اتنی گجرات کی کیا بات ہے۔ کیا فرق ہے ایک اپ کا خرچہ ہی بڑھے گا تو میرا ہی بڑھے گا : —

• عمران کو ذہنی طور پر عورت بنانے والا مشن۔ یہ سازش ملک تنہا کرنے کی تھی اور واقعی عمران ذہنی طور پر عورت بن گیا۔ لیکن پھر سلیمان جاکر عمران کی والدہ کو بلالیا اور عمران کی والدہ نے اپنی والدت میں یہ سمجھا کہ عمران پر کسی پرچی کا سایہ ہو گیا ہے چنانچہ انہوں نے اس کا اپنے طریقے سے علاج کیا کہ اس کے پر جوتیاں برسائیں۔ ان جوتیوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ بلیک تنہا کر دیا گیا تھا۔ عمران کے ذہنی خلیات جنہیں تبدیل کر دیا گیا تھا خود سیٹ ہو گئے جبکہ بلیک تنہا کرنے پر سمجھ کر کہ عمران اب ہیڈ کے لئے ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے، اپنے ایکٹوں کا خاتمہ کر دیا۔ عمران نے خود ہی مشن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

• اودہ باکس۔ لیکن اس سے بلیک تنہا کو کیا فائدہ ہوا؟ وہ عمران کا ذہنی آپریشن کر سکتے تھے تو اسے گولی بھی تو مار سکتے تھے؟ جولیا نے کہا اور عمران اس کی ذہانت پر مسکرا کر بانیکل مار سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے ایسا کیوں نہیں کیا اور عمران کو ذہنی طور پر عورت بنا کر وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتا ہے؟ اس بارے میں فی الحال تو کچھ نہیں کہا جاسکتا، جو سکتا ہے آئندہ کوئی بات سامنے آجائے؟ عمران نے گولی ڈال کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

• باکس۔ عمران اپنے فیلٹ میں موجود نہیں ہے۔ کیا وہ مرد ہو گیا ہے؟ جولیا نے جھجکتے ہوئے انداز میں بات کرنا چاہا۔ لیکن عمران نے اس کا مقصد صرف مجھے عورت بنا کر ہمارا زمانہ نہ ہو گا یقیناً ان کے سامنے اس سلسلے میں کوئی ٹکرا

لاؤ تو حاصل کیا ہے اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے لازماً ہال ہی کی جرتیوں والا علاج بھی چیک کر لیا ہوگا اور رابرٹ پہلے ہی جوان کو بتا چکا ہے کہ بلیک تھنڈر کے نزدیک ناکامی کا مطلب فوری موت ہوتا ہے۔ اس تنہیم کی باخبری اس سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے رابرٹ کو جی میں، کسی لمحے پراسرار طریقے سے ہلاک کر دیا جب وہ مشین دیگن میں چڑھان اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور اچانک بیٹھے بیٹھے مگر اور ختم ہو گیا: — عمران نے انتہائی سنجیدہ دہلیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا:

”اورہ واقعی آپ کا یہ خیال درست ہے: — لیکن اگر وہ اس قدر باخبر ہو سکتے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ وہ سیکرٹ سروک کو بھی آسانی سے ٹریس کر سکتے ہیں: — بلیک زیرو نے سر ہاتے ہوئے کہا:

”اورہ: اورہ: — اچانک عمران چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا ہوا؟ — بلیک زیرو نے عمران کے اس طرح چونکنے پر اڑھکا کر پوچھا:

”وہ فوٹو کہاں ہے جو مفرد کو دیا گیا تھا: — عمران نے تیز جھجے میں پوچھا:

”موجود ہے — یہاں دراز میں — کیوں؟ — بلیک زیرو نے حیرت بھرے جھجے میں پوچھا:

”مجھے ” — جلد ہی کرو اور سنو فوڈ“ جولیا کو کہو کہ سارے عمران

مشن ہو گا۔ اگر یہ ہومر ہلاک نہ ہو جاتا تو پھر میں نے یہ پروگرام نہیں تھا کہ میں خود ہی عورت بن کر رہتا تھا کہ بلیک تھنڈر کا اصل ٹیٹا سامنے آ جاتا لیکن ہومر کی موت بتا رہی ہے کہ یقیناً انہیں کسی تو یہ معلوم ہو گیا ہے کہ میں ٹھیک ہو گیا ہوں اور ہومر مجھے عورت بنانے کے مشن میں ناکام رہا ہے۔ اس لئے انہوں نے ہومر کو فوڈ طور پر سزا دے دی۔ اس لئے اب وہ اپنے اصل مشن کی طرف سے کوئی نیا چکر چلانے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح لامحالہ کا کوئی نہ کوئی ایجنٹ پھر سامنے آئے گا: — عمران نے اس طرح سنجیدہ جھجے میں کہا:

”لیکن آپ نے جولیا سے تو دوسری بات کی تھی کہ انہوں نے اپنے مشن کی کامیابی کے بعد اپنے ایجنٹوں کو ختم کیا ہے اب آپ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے مشن کی ناکامی کی وجہ سے ہلاک کیا ہے: — بلیک زیرو کے جھجے میں بے پناہ اضطاحی۔

”دونوں باتیں ہی ممکن ہیں لیکن پہلی بات میں نے خود برکلی سے کہہ انہیں کسی ذریعے سے یہ علم ہو گیا ہوگا کہ ہم رابرٹ کے ذریعے پر وفسیر اسکاٹ کو ٹریس کر لیا ہے۔ لیکن خیال ہے ایسا نہیں ہے۔ اس صورت میں وہ صرف پر وفسیر کو ہی ہلاک کرتے۔ ہومر کی ساتھ ہلاکت سے ”دوسرا نقطہ“ قرن قیاس ہے کہ انہیں یہ اطلاع مل گئی ہو کہ میں ٹھیک ہوں کیونکہ جس پراسرار طریقے سے انہوں نے میرا زمانے

کو اطلاع کر دے کہ وہ فوری طور پر اپنی رہائش گاہیں چھوڑ کر
نمبر ٹیوشن پر منتقل ہو جائیں اور آپس میں دوسرے حکم تک
والطرح رکھیں اور ایک آپس میں رہیں اور تم خود بھی دانش منزل
مکمل کیمرہ فلاح کر دو، جلدی کرو؟ — عمران نے تیز ہنسنے پر
کہا۔

”مہم منگر کیوں؟ — بلیک زبرد اور زیادہ بوکھلا گئے۔
”جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ اگر منگر میں وقت ضائع کر
اگر میرا خیال درست ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پوری سیکرٹ ہوا
دانش منزل سمیت اس وقت شدید خطرے میں ہے؟ — عمر
نے تیز ہنسنے میں کہا۔ اور پھر اس نے بلیک زبرد کے اٹھنے سے دونوں
جھپٹ لیا جو وہ دروازے سے اس دوران نکال چکا تھا جس میں وہ نکل
اور ٹاپ شدہ خط تھا جو صدر کو ہوٹل کی پارکنگ میں دیا گیا تھا
جسے بعد میں صدر نے دانش منزل پہنچا دیا تھا۔ بلیک زبرد نے
جلدی سے ٹیلیفون کا ریسور اٹھایا جبکہ عمران لفافے سے کر تیز
سے اس دروازے کی طرف دوڑ پڑا جو دانش منزل کی لیبارٹری
کو جاتا تھا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھے ہوئے جو مرنے لگے
بڑھ کر ریسور اٹھایا۔
”ایس جو مرنے لگے؟ — جو مرنے سمجھتے ہوئے ہیں
کہا۔
”باس والٹر بول رہا ہوں۔ عمران ٹھیک ہو چکا ہے؟ —
ریسور سے ایک آواز ابھری اور جو مرنے اختیار چونک کر سیدھا
ہو گیا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پروفیسر اسکات کے
مطابق تو وہ اب کبھی ٹھیک نہیں ہو سکتا تھا؟ — جو مرنے
بٹنے میں بے پناہ حیرت تھی۔
”اس کی والدہ نے اسے ٹھیک کر دیا ہے سر؟ — والٹر
نے جواب دیا۔

سینکڑ سہائے ذہنی سوچ سیکار کرنے کا عادی ہو۔

”جہیں معلوم ہے کہ ہمارا یہاں کیا مشن ہے۔“ — ہومر نے جم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”تو بائیس۔ آپ کو معلوم ہے کہ جب تک مجھے کچھ نہ پایا جائے میں کسی معاملے میں تجسس سے کام لینا پسند نہیں کرتا۔ صرف اتنا مجھے معلوم ہے کہ میڈ کو اڑھارنے آپ کے ذمے ہاں کوئی اہم مشن لگایا ہے اور آپ گروپ سمیت یہاں آگئے۔ اس کے بعد گروپ تو یہاں رہا البتہ آپ پروفیسر اسکاٹ اور ڈاربرٹ کے ساتھ مشن کے سلسلے میں علیحدہ رہ کر کام کرتے رہے۔ اس کے بعد آپ واپس مستقل طور پر یہاں آگئے، اور بتایا گی کہ ڈاربرٹ پروفیسر اسکاٹ اور انتھونی تینوں اس مشن میں ہلاک ہو چکے ہیں بس اس سے زیادہ مجھے علم نہ ہے۔“

جسم نے بڑے واضح الفاظ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے میں تمہیں تمام حالات شروع سے مختصر طور پر بتاتا ہوں تاکہ تم اپنا تجربہ مجھے بتا سکو۔ مجھے ہیڈ کوارٹر سنے کال کیا کہ پاکیشیا میں ایک فری لانس ایجنٹ ہے، علی عمران جو کہ یہاں کی مقامی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا کا سب سے خطرناک ایجنٹ سمجھا جاتا ہے۔ اسی سے قبل ہیڈ کوارٹر نے ایک اہم مشن کے لئے اپنے ایک ایجنٹ ٹروین کو یہاں بھیجا تھا۔ ٹروین ہیڈ کوارٹر کی نظروں میں انتہائی فعال ایجنٹ تھا اور راج ملک کبھی کسی مشن میں ناکام نہ ہوا تھا، لیکن

ایس باس : — دوسری طرف سے ایک موہبانہ آواز سنائی دی۔

”جسم کو فوراً میرے پاس بھیجو: — ہو مرنے میں پہلے ہی
کہا اور ریسپوڈ رکھ دیا۔“

اب کوئی واضح قدم، چنانچہ دو دنہ اگر میڈیکو اور سٹریکچرل کے
درست ہو جانے کی اطلاع مل گئی تو پروفیسر اسکاٹ کی طرح مزید
موت بھی یقینی ہو جائے گی۔ — ریسپور رکھتے ہوئے
ہم خود سکامی کے انداز میں بڑھا رہا۔

چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک بھڑکے ہوئے جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔

”باس آپ نے مجھے طلب کیا ہے۔“ — اُنے والے
نے موڈ مانر بدلے ہیں کہا۔

ہوں کہ زدن الیوں میں تم واحد آدمی ہو جو انتہائی عہدے
دماغ سے ہر قسم کی صورت حال کا درست تجزیہ کرنے کے ماہر
ہو۔۔۔۔۔ ہو کرنے آئے دماغ سے منطاط ہو کر کہا۔

۱۔ شکر یہ باس۔! الجھنیں ہمیشہ ٹھنڈے دماغ سے سرایت کی وجہ سے ہی صل جوتی ہیں۔ جذباتی اقدامات ان الجھنوں کو بڑھا توڑ سکتے ہیں کم نہیں کر سکتے۔ جسم نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑے فلسفیانہ بجے میں جواب دیا، وہ اپنی شکل صورت سے ہی ایسا آدمی نظر آ رہا تھا جو جمائی طور پر متحرک

ثروتمین اپنے مشن میں کامیاب ہو جانے کے باوجود آخری لمحہ
 اس علی عمران کے ہاتھوں ناکام ہو گیا اور اسے زخمی حالت میں
 کر لیا گیا جسے بعد ازاں جیل سے چھڑوا لیا گیا اور ثروتمین واپس
 گیا۔ ثروتمین عمران سے انتقام لینے کے لئے سخت بے چین تھا اور
 کوارٹر سے بھی اپنے اصول کے خلاف اس ناکامی کو صاف کر دیا تھا۔
 کیونکہ اس سے پہلے علی عمران کے بارے میں ہیڈ کوارٹر کو سرے سے
 معلومات بھی حاصل نہ تھیں لیکن ثروتمین جیسے ایجنٹ کی ناکامی پر
 ہیڈ کوارٹر چونک پڑا اور پھر اس علی عمران کے بارے میں کو کافی
 کئے گئے اور ان کو کافی کے سامنے آنے کے بعد ثروتمین کو صاف
 لیکن ہیڈ کوارٹر اپنے مشن کی ناکامی چونکہ برداشت نہ کر سکتا تھا اس
 لئے اس نے فوری طور پر علی عمران کو ختم کرنے کی پلاننگ کی اور
 ایکرمیا کی ایک تنظیم وائٹ ڈیوٹی کے ذمے عمران کے قتل کا
 مشن لگا دیا۔ وائٹ ڈیوٹی کی چیف مادام فونا تھی۔ مادام فونا
 اس کی تنظیم کے کمرڈنٹ پر ایسے ایسے قتل تھے جنہیں ہر لحاظ سے
 ناممکن سمجھا جاتا تھا اس لئے ہیڈ کوارٹر نے عمران کے قتل کا مشن
 وائٹ ڈیوٹی کو سونپا۔ مادام فونا ثروتمین کی دوست تھی اور اسے
 علم تھا کہ ثروتمین ناکام آیا ہے چنانچہ اس نے ثروتمین کو ساف
 چلنے کے لئے کہا۔ ہیڈ کوارٹر نے بھی اس خیال سے اجازت دے
 دی کہ انتقامی جذبے کی وجہ سے ثروتمین بے حد معاون ثابت ہوگا
 اور دوسرا مادام فونا پاکیشیا میں پہلی بار جا رہی تھی جب کہ
 ثروتمین پہلے یہاں کام کر چکا تھا۔ بہر حال مختصر یہ کہ ثروتمین

ہمارا دنیا اس مشن پر پاکیشیا پہنچے لیکن نتیجہ یہ نکلا کہ وہ دونوں
 ہی اس عمران کے مقابلے میں بڑی طرح ناکام رہے حتیٰ کہ مادام
 فونا تو ہلاک ہو گئی جبکہ ثروتمین کا ذہن بدل گیا اور وہ اس عمران
 کے ساتھ مل کر آٹل ہیڈ کوارٹر کے خلاف ہو گیا اور اس رپورٹ
 کے بعد ثروتمین کو فوری طور پر ہلاک کر دینے کا فیصلہ کر لیا گیا لیکن
 زمین تب سے روپوش ہے اور ہیڈ کوارٹر اسے ٹریس کرنے
 میں لگا ہوا ہے جیسے ہی اس کا پتہ چلا اسے ہلاک کر دیا جائے
 لیکن اس کے بعد ہیڈ کوارٹر ایک اور زاویے سے سوچنے لگا
 ثروتمین اور مادام فونا کی ناکامی نے ہیڈ کوارٹر پر یہ ثابت کر دیا
 تھا کہ عمران میں ایسی صلاحیتیں ہیں جو شاید عام طور پر کسی بھی
 دوسرے ایجنٹ میں نہ ہوں اور انہیں معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کا
 اصل مشن پوری دنیا پر اپنی حکومت قائم کرنا ہے اس لئے ایسی
 تنظیم کے لئے انتہائی بلا صلاحیت افراد کی ہمیشہ ضرورت موجود
 رہتی ہے چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے فیصلہ کیا کہ عمران جیسے باصلاحیت
 آدمی کو ہلاک کرنے کی بجائے اسے تنظیم کا ذہنی غلام بنا کر اس
 سے تنظیم کے لئے کام لیا جائے۔ یہ ایک بہت بڑا فیصلہ تھا۔
 کیونکہ عمران کے بارے میں جو رپورٹیں ملی تھیں اس کے مطابق
 عمران انتہائی محب وطن ہونے کے ساتھ ساتھ جرائم سے شدید
 نفرت کرتا ہے اور وہ کبھی کسی مجرم تنظیم کے ساتھ نہیں مل سکتا۔
 اس پر فیصلہ کیا گیا کہ اس کا ذہن تبدیل کیا جائے۔ شاید ثروتمین
 کو اپنی تبدیلی کی وجہ سے یہ خیال ہیڈ کوارٹر کو آیا ہو۔ بہر حال

میڈ کو اڑنے اس کی کوششیں شروع کر دیں تو انہیں پتر چلا
 پاکیش کی ایک فوجان سائنسدان لڑکی رابیل نے کسی مقامی جڑی
 بوٹی کی حیرت انگیز صلاحیت دریافت کی ہے۔ اس کی خصوصیت یہ
 ہے کہ اس سے کسی مرد کو کسی عورت کا یا کسی عورت کو کسی مرد کا
 ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ذہنی غلام بنایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اس تجربہ
 سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کی گئی کہ عمران کا ذہن رابیل کے
 ماتحت کر دیا جائے اور رابیل کو میڈ کو اڑ میں رکھ لیا جائے۔ اس
 طرح رابیل کی وجہ سے عمران میڈ کو اڑ کا غلام ہو جائے گا لیکن
 عمران جیسے شخص کے لئے سو فیصد ذہنی غلامی کی ضرورت تھی
 اس کے لئے مشہور سائنسدان پروفیسر اسکاٹ کے ذہنی تبدیلی
 کے جدید ترین فارمولے سے یہ حاصل کرنے کا فیصلہ ہوا۔ پھر
 رابرٹ کو یہاں بھیجا گیا۔ وہ رابیل کے ساتھ رہنے لگا، اور اس
 نے ایک خفیہ ذریعے سے رابیل کا مخصوص انداز میں نفسیاتی تجربہ
 کر کے میڈ کو اڑ تجویز کیا جس پر مجھے اور پروفیسر اسکاٹ کو اس
 مشن کے لئے یہاں بھیجا گیا۔ یہاں اگر جب پروفیسر اسکاٹ
 نے رابیل پر تجربات شروع کئے تو پتر چلا کہ یہ پراسس پس
 طویل ہے اور اس کے مکمل ہونے میں کافی طویل عرصہ لگ سکتا
 ہے اور رابیل کے ذہن میں گہری نفسیاتی پیچیدگیاں ہوتی ہیں، اس سے اسکی
 طویل عرصے کے بعد بھی کامیابی سو فیصد نہ ہو سکتی تھی۔ ایک لحاظ
 سے یہ بات اور بے مشن کی ناکامی تھی لیکن پروفیسر اسکاٹ نے
 اس کا ایک اور حل تجویز کیا کہ وہ عمران کے ذہن کا آپریشن کرے

ہی اور اب سیکرٹ سرورس والے رابرٹ کے ذریعے مجھے اور پروفیسر اسکاٹ کو تلاش کر رہے ہیں۔ اس پر رابرٹ کو ہیڈ کوارٹر نے اپنے انصاف کے ذریعے سے ہلاک کر دیا چونکہ رابرٹ کے ذریعے سیکرٹ سرورس کو یہ اطلاع مل چکی تھی کہ رابرٹ کا ذہن ٹرانس میں ہے اس لئے خطرہ بھی پیدا ہو گیا کہ جس طرح پروفیسر اسکاٹ نے رابرٹ کے ذہن کے ذریعے پاکیشیا سیکرٹ سرورس کے ممبران کو ٹریس کیا ہے اس طرح کوئی اور ماہر رابرٹ کے ذہن کے ذریعے پروفیسر اسکاٹ کو ہی ٹریس کر سکتا ہے۔ میرا نام جی سیکرٹ سرورس کے سامنے آچکا تھا اس لئے ہیڈ کوارٹر نے فوری فیصلے کئے اور مجھے حکم دیا کہ میں پروفیسر اسکاٹ کو قہقہہ کر دوں اور خود بھی چھپ کر عمران کی اس غیور کی مدد سے پاکیشیا سیکرٹ سرورس کو ٹریس کر کے اس کے برائے ہلاک کر دوں اور ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دوں چنانچہ میں فوری حرکت میں آیا۔ میں نے پروفیسر کو ہلاک کر دیا اور پھر اپنے آپ کو ممکن طور پر پوشیدہ رکھنے کی غرض سے میں نے انتہائی کو دہان لگایا۔ انتہائی کے لغو قش اور جسم وغیرہ مجھ سے بالکل ملتے ہیں۔ کہنے انتہائی پر میں نے اپنا ڈائٹیم میک اپ کر دیا۔ ڈائٹیم میک اپ کسی طرح بھی چھپ نہیں کیا جاسکتا اور انتہائی کو ہلاک کر کے میں سڑا پنی ذاتی ڈائٹیم اور دوسرا سامان اس کی جیبوں میں منتقل کیا اور پھر حذروری سامان اٹھا کر میں نے وہ جگہ چھوڑ دی۔ اس لئے انہیں پروفیسر اسکاٹ اور ہومر کی لاشیں مل گئیں اور وہ مطمئن ہو گئے کہ رابرٹ کے دونوں ساتھی ختم ہو چکے ہیں۔ اب

حکمتیں کر رہا تھا۔ اس مشین کی کارکردگی محدود تھی چنانچہ ہم نے اس مشین کی مدد سے عمران کا ایک فوٹو حاصل کیا اور مشین اس فوٹو کو بنانے کے ساتھ ہی خود بخود جل کر راکھ ہو گئی۔ میں اور پروفیسر اسکاٹ مطمئن ہو کر اپنی رہائش گاہ کے قریب ایک ہوٹل میں کھانا کھانے گئے تو وہاں ہم نے رابرٹ کو جسے ہم نے رابرٹ کے ساتھ جینے کا فیصلہ کیا تھا ایک مقامی آدمی کے ساتھ ہوٹل میں پہنچی۔ وہاں اس مقامی آدمی کے ساتھی بھی موجود تھے۔ وہ آپس میں باتیں کرنے لگے پروفیسر اسکاٹ کا چونکہ رابرٹ کے ساتھ ذہنی رابطہ موجود تھا اس نے پروفیسر اسکاٹ نے رابرٹ کے ذہن کی مدد سے یہ باتیں سن لیں اور ان باتوں سے مجھے آئینہ ہوا کہ یہ لوگ پاکیشیا سیکرٹ سرورس کے ممبر ہیں۔ چنانچہ انہیں فوری طور پر کلکٹ رکھنے کے لئے میں نے عمران کا زمانہ لباس والا فوٹو ایک خط کے ساتھ ان کے پاس ایک گداگر بچے کے ذریعے بھجوا دیا کیونکہ یہ فوٹو جس میسرین سے بنا تھا اس میں یہ خاصیت تھی کہ جیسے جگہ بتا دہان کی باقاعدہ نشاندہی ہو تھی۔ میں اور پروفیسر اسکاٹ فوری طور پر اپنی رہائش گاہ پر آ گئے اور میں نے ہیڈ کوارٹر کو اس بارے میں اطلاع دی تو ہیڈ کوارٹر کو خیال آیا کہ رابرٹ کہاں گیا کیونکہ اس کی بجائے رابرٹ کے ساتھ سیکرٹ سرورس کا آدمی دیکھا گیا تھا چنانچہ ہیڈ کوارٹر نے اپنے مخصوص ذریعے سے اسے فوری طور پر چیک کیا تو معلوم ہوا کہ رابرٹ پاکیشیا سیکرٹ سرورس والوں کے ہتھے چڑھ گیا ہے اور اس نے انہیں نہ صرف مشن بلکہ اس کی مکمل تفصیلات بھی بتا دی

سے بھی زیادہ اہم ہے۔ — جم نے کہا۔
لیکن کس طرح۔ — پروفیسر اسکاٹ تو سر ہلکا ہے۔

ہو مرنے ہوٹ چیتے ہوئے کہا۔
میں بھی ذاتی طور پر انسانی ذہن پر خاصی دلچسپی رکھتا ہوں۔

گو میں پروفیسر اسکاٹ کی طرح ماسٹر تو نہیں ہوں لیکن جس کے
کے تحت پروفیسر اسکاٹ نے عمران کو ذہنی طور پر عورت بننے
ہے اس کا مجھے بخوبی علم ہے اور اسی یہ نا قابل علاج دلت تھی کہ
قدرت بعض اوقات ایسے اتفاقات پیدا کر دیتی ہے کہ ناممکن
محکم بن جاتا ہے اور یہی اتفاق عمران کے ساتھ پیش آیا ہے۔

اس کی ماں نے اس کے سر پر چرتیاں ماریں اور دو ٹھیک
لیکن یہ کیفیت عارضی بھی ہو سکتی ہے اور مستقل بھی لیکن چونکہ
کے ذہنی خلیات پروفیسر نے ایک بار تبدیل کر دیئے تھے۔

لئے ان کا جو تھوڑا والا علاج فی الحال عارضی ہے۔ ہو سکتا ہے
کچھ عرصہ گزرنے کے بعد یہ مستقل ہو جائے کیونکہ انسانی ذہن
خلیات مرتے پھرتے ہیں اور نئے پیدا ہوتے بھی رہتے ہیں۔
لیکن اگر فوری طور پر کام کیا جائے تو اس عارضی کیفیت کو ختم
جاسکتا ہے۔ اور وہ ترکیب میں جانتا ہوں۔ — جم نے کہا۔

جو مریضی طرح چونک پر لڑا، اس کے چہرے پر یکلخت مسرت
آثار ابھر آئے۔

اور ویری گیڈ۔ — اگر ایسا ہو جائے تو پھر یقیناً میری زندگی
بچ جائے گی۔ — جو مرنے مسرت سے بھرپور کہتا ہے۔

نے جواب دیا۔
 "وہیے پاس ایک اور صل بھی ہے۔ اگر آپ پسند کریں تو:
 جم نے کہا۔
 "وہ کیا ہے؟" — ہو مر نے حیرت بھرے انداز میں چونکا
 اڑا چھا۔

"وہ یہ کہ آپ عمران کو ہلاک کر دیں اور بیڈ کو ارٹھر کو کہیں
 کر چونکا عورت بن کر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے ناکارہ
 ہو چکا تھا اس لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے اسے گولی مروا
 اکا ہے۔ اب بیڈ کو ارٹھر اس بات کی تصدیق تو نہیں کر سکتا۔
 اسے لازماً آپ کی رپورٹ پر یقین کرنا ہی پڑے گا۔"

جم نے کہا۔
 "اے بالکل — تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میں تمہارے پہلے
 اسے آئینے پر عمل کروں گا کیونکہ اس کے ذریعے میں نے
 "سراسمشن پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کرنا ہے لیکن اگر ایسا
 ہو سکا تو پھر تمہارے دوسرے حل کو مکمل کر دیں گا۔"

جم نے کہا۔
 "یہ فیصلہ درست ہے پاس؟" — جم نے بھی صر بلاتے
 ہوئے کہا۔

"اور کے — بہت شکریہ، اب تم جاؤ تاکہ میں اس
 شخص کو مکمل کرنے کے لئے حرکت میں آ سکوں۔" — ہو مر
 نے مکتواتے ہوئے کہا۔

کے لئے ضروری ہے کہ پہلے عمران کو اغوا کیا جائے پھر اسے
 بیہوش کیا جائے پھر مزب لگائی جائے اور مزب بھی ایسی ہو کر
 جو مقصد حل کر دے۔ زیادہ مزب سے عمران کا خاتمہ بھی ہو کر
 ہے؟ — جم نے کہا۔

"یہ میں کر لوں گا۔ اس کی حکمرمت کرو۔" — ہو مر
 نے بڑے پراعتماد جیسے میں کہا۔
 "اگر آپ ایسا کر سکتے ہیں تو سب سے آسان کام کیوں نہیں
 کرتے کہ عمران کا خاتمہ ہی کر دیں نہ رہے گا بانس نہ بچے گی
 بانسری؟" — جم نے حیرت بھرے ہنسنے میں کہا۔

"میں یہ کام اس وقت بھی آسانی سے کر سکتا تھا جس
 وقت عمران کو بیہوش کر کے پرائیمر ساکٹ سے اس کا ذہن
 تبدیل کیا تھا لیکن میں بیڈ کو ارٹھر کی وجہ سے مجبور ہوں، لیکن
 وہ کیوں عمران کو زندہ رکھے کر اپنا ایجنٹ بنانے پر مصر ہیں۔
 ہو مر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور جم مسکرا دیا۔

"پاس — بیڈ کو ارٹھر اپنے مفادات کے تحت سوچتا ہے
 ہو سکتا ہے انہوں نے اس عمران کے ذریعے تنظیم کا کوئی ایجنٹ
 مشن مکمل کرنا جو؟" — جم نے کہا اور ہو مر نے صر بل
 دیا۔

"ہاں واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ بہر حال ہم جب تک
 کو ارٹھر سے احکامات نہیں اس عمران کو ختم نہیں کر سکتے۔
 عدولی کے جرم میں ہمیں بھی شتم کر دیا جائے گا۔"

اور جم کر سی سے اٹھا۔ اس نے جو سر کو سلام کیا اور مڑ کر
بیرہنی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔



”کاش مجھے کسی طرح عمران اس وقت ہاتھ لگ جاتا جب وہ عورت بنا ہوا تھا تو یقین کر دوں کہ اس کی پورے شہر میں ایسی
پابندی نہ ہو کہ پھر ساری عروہ کسی کو نہ دکھائے کہ جی قابل نہ
رہتا۔“ تنویر نے حسرت جبر سے بچنے میں کہا تو اس کے
فلٹ میں موجود باقی ممبران کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

”لیکن میرا خیال ہے کہ اگر عمران مستقل طور پر عورت بنا رہا تو
سیکریٹ سروس میں کچھ نئی منشیائیں وجود میں آجائیں۔“
اس بار خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے اس فقرے پر
کہ وہ بے اختیار تہمتوں سے گونج اٹھا۔ خاور بے خاور نے جو
پراسے میں لفظ منگٹ کو استعمال کیا تھا اس کا مطلب سب
نوجوانی سمجھ گئے تھے۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اس کے عورت بن جانے پر کوئی اس
پر عاشق ہو جائے۔ کیا تم نے سیکریٹ سروس کے ممبران کا اخلاق
اس قدر گھٹیا سمجھ رکھا ہے؟“ تنویر نے غصیلے بچے کی

جواب دیا تو اس کے جواب پر ایک بار پھر زوردار تہمت لگا۔
لیکن خاور کے لفظ منگٹ کا رد عمل توقع کے عین مطابق تھا ہر
جوانی تھا اور ممبران کے اس تہمت پر تنویر بے اختیار جھینپ سا
گیا۔

اس وقت کافی ممبران تنویر کی متبادل رہائش گاہ پر موجود
تھے۔ وہ سب نے میک اپ میں تھے۔ جویا ان میں شامل نہ تھی
لیکن وہ اپنے فلٹ میں ہی تھی۔ اسے چیف نے متبادل رہائش
پر جانے کے احکامات نہ دیئے تھے۔ جویا، صغدر اور کیشین سیکل
جی ان لوگوں میں شامل نہ تھے۔ گوان کی آمد کسی بھی لمحے متوقع
تھی لیکن تنویر نے انہیں جی دعوت دی تھی اور انہوں نے
پہننے کا کہا تھا۔

”اصل بات تو جس جویا کا رد عمل ہے۔ وہ لیڈی عمران کو
کس طرح ڈیل کرتی؟“ صدیقی نے کہا اور وہ سب مسکرا
دئے۔

”مجھے یقین ہے جس طرح اماں بی نے عمران کے سر پر چڑھ
کر ہار کش کی ہے اسی طرح جویا بھی جوتیوں کی بارش کر دیتی؟“
لوانی نے جواب دیا۔

اور سب مسکراتے ہوئے انتہات میں سر جھانسنے لگے لیکن ان
سے پہلے کہ وہ کوئی بات کر سکیے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور تنویر
نے چونک کر اٹھ بڑھایا اور ریسپونڈ کیا۔

”لیس۔۔۔“ تنویر نے ہلے ہوئے بچے میں کہا۔

صفر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
 • دوسری بیڈ۔ کہیں اسے زیادہ چرٹ نہ آگئی ہو۔
 • خور کے بلے میں ایسی پریشانی تھی جیسے اسے اس خبر سے
 حقیقتاً شدید دھچکا لگا ہو۔

• کیا ہوا تنویر۔ کس پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے؟۔ غادر
 نے پوچھا اور تنویر چونک پڑا کیونکہ غاشر نے فون تو وہ خود اٹھ
 کر رہا تھا اس لئے وہ مسرے ساحتیوں کو تو تفصیل کا علم نہ تھا۔
 • صفر کا فون تھا، عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اور کس
 نے اس حملے کی اطلاع اس کے ملازم سلیمان کو فون پر دی ہے
 اور سلیمان نے چیف کو اطلاع دی ہے جس پر چیف نے صفر
 اور کمپنیشن ٹیم کو ہسپتال بھیجا ہے۔۔۔ تنویر نے تفصیل
 بتاتے ہوئے کہا۔

• اس کا مطلب ہے کہ یہ حملہ باقاعدہ پلاننگ کے ساتھ کیا
 گیا ہے ورنہ انہیں کیا ضرورت تھی کہ وہ سلیمان کو فون کر کے
 اس کی اطلاع دیتے۔۔۔ غادر نے انتہائی سنجیدہ بلے میں
 کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

• میرے ذہن میں ایک اور خیال آ رہا ہے۔ میرا خیال ہے
 کہ یہ حملہ بلیک تھنڈر کی طرف سے ہوا ہے۔۔۔ اچانک
 چڑان نے کہا اور وہ سب چوڑان کی بات سن کر بے اختیار چونک
 پڑے۔

• یہ خیال تمہیں کیسے آیا؟۔ غادر نے چونک کر پوچھا۔

• عاطف بول رہا ہوں؟۔۔۔ دوسری طرف سے ایک
 نامافوس سی آواز سنائی دی لیکن تنویر مسکرا دیا کیونکہ یہ کوڈ نام
 صفر کا تھا۔ جب بھی وہ متبادل رہائش گاہیں اور متبادل یکایک پر
 کرتے تو اسے کوڈ نام ہی استعمال کرتے تھے۔

• کیا بات ہے عاطف، تم ابھی تک آئے نہیں، سب دوست
 تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ تنویر نے قدرے ناراض سے بلے میں کہا
 • یہی اطلاع دینے کے لئے تو میں نے فون کیا ہے۔ ارسلان پر قاتلانہ
 حملہ ہوا ہے اور وہ جنرل ہسپتال میں بیہوش پڑا ہوا ہے۔ اس حملے کی
 اطلاع کسی نے فون پر ارسلان کے ملازم توفیق کو دی تو اس نے
 فوراً ہی یا سر کو اطلاع دے دی اور میں تمہارے پاس آئے
 کے لئے ابھی دروازہ پر ہی تھا کہ باس کا فون آگیا۔ میں اور کیانی
 راشل دونوں جنرل ہسپتال جا رہے ہیں۔ میں نے سوچا تمہیں فون
 کر کے اطلاع دے دوں؟۔ صفر نے انتہائی سنجیدہ بلے میں کہا
 • اور اب اس کی حالت کیسی ہے۔۔۔ کس نے کیا ہے قاتلانہ
 حملہ؟۔۔۔ تنویر کے بلے میں رگنات شدید پریشانی کے
 آثار ابھر آئے تھے۔

• ابھی مجھے کچھ علم نہیں ہے۔۔۔۔۔ صفر نے جواب دیا۔
 • کیا ہمارے متعلق باس نے کوئی ہدایت دی ہے؟۔۔۔
 تنویر نے پوچھا۔

• مجھے تو نہیں دی۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ براہ راست تم سے
 بات کرے، اور۔۔۔ کے خدا حافظ۔۔۔ دوسری طرف سے

میں سب کو قبلا دل رانٹوں پر منتقل ہونے اور میک اپ میں ہونے
کے احکامات جاری کر دیئے۔ چوہان نے کہا اور پھر
ہاس لینے کے لئے وہ رک گیا۔

یہ ساری باتیں تو ہیں بھی معلوم ہیں چوہان، لیکن.....؟
تویر نے کہا۔

”وہی بتا رہا ہوں اس سے ظاہر ہے کہ ایک تھنڈر ہماری
دف سے اندھیرے میں چلی گئی چنانچہ ایک سیکم بنائی گئی جس
سے ان کے دونوں مشن پورے ہو سکیں۔ عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا
اور اس کی باقاعدہ اطلاع دی گئی تاکہ عمران کی دہرے سے سیکورٹ
سروس کو چیک کیا جاسکے۔ انہیں یقین ہو گا کہ عمران پر ہونے
والے اس قاتلانہ حملہ کی انکوائری لازماً سیکورٹ سروس کو ملے گی۔
اور انہوں نے یقیناً اس مقصد کے لئے مخصوص انتظامات کر رکھے
ہوں گے۔“ چوہان نے کہا اور سب کی آنکھیں چمک
اٹھیں۔

”اوہ تمہارا تجربہ بالکل درست معلوم ہوتا ہے چوہان، اور
شاید اس وجہ سے چیف نے ہمیں کسی قسم کی کوئی ہدایت نہیں دی
اور ہمیں سامنے نہ لانا چاہتا ہو گا۔“ خادر نے اثبات میں
مڑھلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو تیور نے
ریسپورڈ اٹھالیا۔

”ریس۔“ تیور نے اسی طرح بدسلوئے ہوئے پہلے

میں دھماکت کرتا ہوں۔ رابرٹ نے ہمیں جو کچھ بتایا
اس کے مطابق عمران کو ذہنی طور پر ہمدرد بنانا ان کے مشن پر
شامل تھا اور عمران کو ذہنی طور پر ہمدرد بنا بھی دیا گیا تھا لیکر
عمران کی اماں جی نے ان کا یہ مشن ناکام بنا دیا۔ اس کے ساتھ
صفدر چمک وہ فوٹو پہنچایا گیا۔ اس طرح پاکستانی سیکورٹ سروس
اور کان کو ٹریس کرنے کی کوشش کی گئی کیونکہ ہاس بتا چکا ہے
کہ اس فوٹو کا جب تجزیہ کیا گیا تو اس میں سے ایسی ریزنگلز
ہوئی پائی گئیں جن سے اس فوٹو کی نشاندہی کسی مشین پر باقاعدہ
سے ہو سکتی تھی۔ اگر صفدر یہ فوٹو دانش سمرلی نہ پہنچا دیتا تو
لازمہ صفدر کی دانش گاہ سامنے آجاتی اور پھر صفدر کے قریب
باقی ساتھی بھی آسانی سے ٹریس ہو جاتے۔ اور واپسی کے
سفر کے دوران اچانک رابرٹ کا ہلاک ہو جانا بتاتا ہے کہ ایک
تھنڈر کو رابرٹ کے حالات کا کسی طرح علم ہو گیا اور رابرٹ کا
اس طرح ہماری موجودگی میں اچانک ہلاک ہو جانا اور ہلاک ہونے
سے پہلے اس کا ایک گفت ساکت ہو جانا اور اس کی آنکھوں کا ایک
جگہ ٹپک جانا کہ وہ بالکل مجھے کی طرح نظر آنے لگا تھا اور
پھر فوراً بلند اس کا سر جانا یہی ظاہر کرتا ہے کہ اس کا ذہن پہلے
پرٹھا گیا اور پھر اسے شتم کر دیا گیا۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے
کہ بلیک تھنڈر کے پاس حیرت انگیز قسم کے سائنسی وسائل
موجود ہیں۔ لازماً رابرٹ کے ساتھ ساتھ ہم بھی ان کی نظروں میں
آچکے ہوں گے اور شاید یہی وجہ ہے کہ چیف نے فوری طور پر

میں بھی گہرا دکھ اور افسوس موجود تھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہوا کیسے اور کہاں ہوا؟ — تنویر نے ہونٹ چبھتے ہوئے پوچھا، اس کے چہرے پر گہرے دکھ کے تاثرات نمایاں تھے۔

• ارسلان نے ہوش میں آنے کے بعد بتایا ہے کہ وہ فلیٹ سے نکلی کہ سر سلطان کی کوٹھی ان سے ملنے جا رہا تھا کہ اچانک ایک عورت کی چیخ عاروق روڈ کے دیران علاقے میں سنائی دی اور وہ سرسے لٹے ایک کوٹھی کے گیٹ سے ایک عورت بڑی طرح چیختی ہوئی نکلی اور سرگرم کے ساتھ ساتھ دوڑنے لگی۔ وہ غیر ملکی عورت تھی اور بے خود خوفزدہ نظر آرہی تھی۔ اس کے پیچھے ایک غیر ملکی نوجوان بھی دوڑ رہا تھا۔ عمران نے کار اس عورت کے قریب سے جا کر روک تو وہ غیر ملکی عورت چیختی ہوئی اس کی کار کا دروازہ کھولی کہ اندر گھس گئی جبکہ عمران نے اس نوجوان کو روکا۔ وہ نوجوان شکل و صورت سے کوئی مشریف آدمی نہ تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار تھے۔ اس نوجوان نے بتایا کہ وہ اور عورت میاں بیوی ہیں اور یہاں ایک غیر ملکی کمپنی میں ملازم ہیں۔ وہ ابھی ایک کلب سے واپس گھر آئی ہیں۔ وہی تھے کہ ایک خوفناک اڑدھا بڑا بے رحم پھن بھرا تھا انہیں نظر آیا اور جیسے ہی وہ کار سے اترے اس نے ان پر حملہ کر دیا اور وہ دونوں خوف سے چھپتے ہوئے باہر کی طرف دوڑ پڑے۔ کار میں بیٹھی اس خوفزدہ عورت نے

میں کہا۔

• ہاں عاطف — ارسلان کے بارے میں کیا رپورٹ ہے؟ تنویر نے چونک کر پوچھا۔

• ارسلان ہوش میں آگیا ہے لیکن ایک بار پھر وہ ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور اسپیشل ہسپتال کے ماہر ڈاکٹروں سے چیف کے کہنے پر اس کا جو ذہنی تجزیہ مانیکرہ روپ مٹین کے ذریعے کیا ہے اس سے انتہائی مایوس کن رپورٹ دی ہے۔ وہ نہ صرف دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن گیا ہے بلکہ اس کی ذہنی صلاحیتیں بھی اس طرح متاثر ہوئی ہیں کہ وہ انتہائی سست و کاہل سا ہو گیا ہے۔ اہستہ اہستہ بات کرتا ہے۔ اہستہ اہستہ جسم کی حرکت دیتا ہے بالکل کسی مشرقی نوجوان لڑکی کی طرح جسے بزرگ عورتیں تیز چلنے سے بھی منع کرتی ہیں۔ — صدر نے تعظیماً بتاتے ہوئے کہا۔

• اوہ ویری بیٹ — یہ تو پاکیشیا کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہے کہ ارسلان جیسا عظیم ذہن اس طرح ناکارہ ہو جائے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ اس کی جسمانی کارکردگی بھی ڈاؤن ہو جائے گی۔ — تنویر نے بڑے دکھ بھر سے بیٹھے میں کہا۔

• ہاں تہاری بات درست ہے اور ڈاکٹروں نے جو تجزیہ کیا ہے اس کے مطابق اب ارسلان کے ذہن کو اگر ذرا سا بھی چھیڑا گیا تو وہ ہمیشہ کے لئے ماؤف ہو سکتا ہے۔ اس لئے اب اس کے درست ہونے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا۔ — صدر کے پہلے

اے تو وہ موت سے بھی بدتر تھی۔

”میں چیف سے بات کرتا ہوں، ان حالات میں ہمارا اس راج چھپ کر بیٹھ رہنا غلط ہے۔“ چوہان نے جوشیلے بچے میں کہا۔

”تو کیا کرو گے، پہلے یہ تو سوچو؟“ نعمانی نے کہا۔

”یہ ٹھیک ہے کہ جو کچھ صفدر نے بتایا ہے اس لحاظ سے ہم عمران کو تندرست تو نہیں کر سکتے لیکن کم سے کم ہم ان لوگوں کے خلاف کام تو کر سکتے ہیں جنہوں نے عمران کو اس حالت تک پہنچایا ہے۔“ چوہان نے اسی طرح جوشیلے بچے میں کہا۔

”لیکن ہمارے پاس کیا لائسہ عمل ہوگا۔ اب یہ تو ممکن نہیں کہ ہم بسس سڑکوں پر دوڑنا شروع کر دیں۔“ تنویر نے کہا۔

”تنویر کی بات درست ہے۔ ہمیں پہلے کوئی لائسہ عمل طے کر لینا چاہیے۔ اس کے بعد چیف سے بات کرنی چاہیے۔“ نعمانی نے کہا۔

”چوہان تمہارا ذہن اس کیس میں خاصا بہتر جارہا ہے، تم سوچو؟“ خادر نے چوہان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ایک منٹ؟“ چوہان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی آنکھیں بند کر لیں، پھر کافی دیر تک وہ اسی طرح بیٹھا رہا۔ اس کے سارے ساتھی ہونٹ بیچنے اسے دیکھتے رہے۔ اچانک

بھی اس بات کی تائید کر دی جس پر عمران حبیب سے رل رہا اور فکر کر اس نوجوان کے ساتھ کوشی میں داخل ہوا لیکن وہاں کچھ نہ تھا چیکنگ کے لئے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا ہی تھا کہ اس کے سر پر قیامت ٹوٹ پڑی۔ ضرب اس قدر اچانک اور زوردار تھی کہ وہ فوراً ہی بیہوش ہو گیا اور اسے اب یہاں ہسپتال میں ہوش آیا ہے۔ یہ بیان اس نے ڈاکٹروں کو دیا تھا کیونکہ اس کی کیفیت کے پیش نظر ڈاکٹروں نے اس سے ملاقات سے منع کر رکھا تھا۔ ڈاکٹروں نے مجھے جب بتایا تو میں اس کو کوشی پر پہنچا وہاں عمران کی کوارڈینیٹری سڑک پر موجود تھی لیکن وہ کوشی خالی پڑی تھی اور ہسپتالوں نے بتایا ہے کہ آج صبح ہی وہ خیر کئی چڑا ہیاں آیا تھا پھر رات کے بعد نظر ہی نہیں آیا۔“ صفدر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ہوں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہاں کا تجزیہ درست لگا کر ارسلان پر سوچی سمجھی پلاننگ کے تحت حملہ کیا گیا ہے۔“ تنویر نے کہا۔

”ہاں۔ صورت حال تو ایسی ہی ہے۔ بہر حال دیکھو اب چیف کیا فیصلہ کرتا ہے۔“ وحاکرہ۔“ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ تنویر نے بڑے بے جان سے انداز میں رسیہ دوڑ رکھا اور پھر مختصر لفظوں میں ساری تفصیل بتادی۔ عمران کی حالت سن کر سب کے چہرے بڑی طرح تنگ گئے۔ کیونکہ عمران کی جو حالت بتائی گئی تھی اس لیٹا سے اگر دیکھا

لیکن اب اچانک آگیا ہے۔ ایس اور سی کا مطلب ہے سلور کلب اور سلور کلب کے مالک کا نام ہی مارٹن ہے۔ میں ذاتی طور پر جانا ہوں کہ مارٹن غنیشات کا بڑا مسگر ہے۔ اگر یہ واقعی وہی مارٹن ہے تو پھر اس کا تعلق لازماً بلیک ٹنڈر سے ہے اور اس نے جی بی بلیک ہو مر اور پروفیسر اسکاٹ کو جیبا کیا ہوگا۔ اگر ہم مارٹن کو ٹولیں تو یقیناً بلیک ٹنڈر کے یہاں موجود "مینیول" کا سراغ لگایا جاسکتا ہے۔" چوآن نے جلدی جلدی کہا تو سب چانک پڑے۔

"وہی گڈ چوآن — یہ اچھا کیوں ہے؟" تنو میر نے سب سے پہلے چوآن کی تائید کرتے ہوئے کہا۔
"اگر وہی مارٹن ہے تو میں اسے خون پر بیٹا بلوا سکتا ہوں۔" یلفٹ نعمانی نے کہا تو وہ سب نعمانی کی بات سن کر بے اختیار چل پڑے۔ وہ سب حیرت سے نعمانی کو دیکھ رہے تھے۔

"میں معلوم ہے کہ سلور کلب میرے فیلڈ سے قریب ہے اور میں اکثر وہاں جاتا رہتا ہوں۔ مارٹن مجھے کوئی بہت بڑا پرنس بن سمجھتا ہے اور اس ٹائٹل کی بنا پر اس نے ذات خود میرے ساتھ دوستی اور بے تکلفی پیدا کی۔ میں بھی وقت گزارنے کے لئے اس کے ساتھ خاصی بے تکلفی سے گپ شپ کرتا رہتا کیونکہ اس طرح سلور کلب جیسے اعلیٰ کلب میں مجھے خاصی مراعات ملنے لگی تھیں۔" خادر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ریسچور اٹھایا اور تیزی سے فمبر ڈانکی کرنے

چوآن نے اپنی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھولیں۔ اس کی آنکھوں پر تیز چمک ابھر آئی تھی۔

"میرا خیال ہے میں نے بنیادی کیلئے تلاش کر لیا ہے۔ چوآن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں بھی بتاؤ گے کہ تمہارے آج کل کیپٹو ٹرنے والے ذہن نے کونسا نتیجہ نکالا ہے؟" صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ جس عمارت سے پروفیسر اسکاٹ اور ہو مر کی لائبریری ملی تھیں میں نے اپنے طور پر اس کی تلاش کی تھی۔ اس تلاش کے دوران ایک کمرے کی الماری میں سے ایک خالی بریلیف کیس پڑا ہوا ملا تھا۔ یہ عام سا بریلیف کیس تھا۔ اس کو میں نے اچھی طرح ٹھٹھا تھا لیکن وہ بالکل ہی خالی تھا اس لئے میں نے اسے واپس چھوڑ دیا تھا اور نظر ہرے خالی بریلیف کیس سے میں نے کیا لینا تھا لیکن ابھی اچانک میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے جس کا اس وقت مجھے خیال نہ آیا تھا۔ اس بریلیف کیس کے اندر کی طرف اسے فروخت کرنے والی کمپنی کی چٹ لگی ہوئی تھی جو دراصل اس بریلیف کیس کا ڈنٹر کارڈ تھا۔ اس پر ایک نام لکھا ہوا تھا۔ مارٹن۔ لہذا اس نام میں کوئی انفرادیت نہیں ہے۔ دارا الحکومت میں لاکھوں نہیں تو ہزاروں مارٹن موجود ہوں گے لیکن اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ مارٹن سے اگے وہ حرف بھی بریکٹ میں درج تھے۔ اس اور سی جس کا اس وقت تو میرے ذہن میں مطلب نہ آیا تھا

م شروع کر دیئے۔

۱۔ سلور کلب :۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی ادارہ بنائی دی جو ظاہر ہے استقبالیہ لڑکی کی تھی۔

• مارٹن سے بات کرنا، میں اس کے ساتھ دوستی کا عزم کر رہا ہوں۔
میں نے — خاور نے پیٹ پیچھے میں کہا۔

یہ سب مر۔ ہو لہٰذا ان کو یہ ہے۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو مارٹن بولی رہا ہوں؟“ — چند لمحوں بعد ایک چار
آواز سنائی دی۔

• مارٹن میں عازم بول رہا ہوں، میرے پاس تمہارے لئے ایک بست برقی ٹیبل ہے، اس کو ڈیڈ لائر کی — بولو کام کر دو گے۔

۵۔ دس کروڑ ڈالر کی ٹیب۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں

دوسری طرف سے مارٹن کی بلوکھائی ہوئی آواز سنائی دی۔

کوئی بڑی پھیلی بات نہ لگ جائے تو تم سلور کلب جیسے دو اور
مکان جاسے جو اور اتفاق سے ایسی ہی ایک بڑی پھیلی

وقت میری مٹھی میں ہے۔ لیکن اس بہت بڑی پھلی کے پتے
 دوڑے پڑے شکری بھی دوڑ رہے ہیں۔ اب یہ تھاری مڑ

لیکن مسٹر عازم۔ جب تک کوئی بات کھل کر نہ ہو، میں کیا کہہ سکتا ہوں؟۔۔۔۔۔ مارفن کے بچے میں قدرتی طور پر تہذیب

موجود تھا، ظاہر ہے بغیر تفصیلات معلوم کئے وہ کیسے کوئی قدم اٹھاسکتا تھا اور شاہد ہی کیفیتِ خاور پسیدہ کو انجانا مانتا تھا۔

ٹھیک ہے، میں تہذیبی بات سمجھ گیا ہوں، واقعی کسی
میں تفصیلی بات حجت ہوئی چاہیے لیکن وقت بے حد کم ہے۔

ہاں یہی تھی کہ اب پشیمان ہوا ہے کہ اگر وہ اس وقت سے نکل جائے گا۔ غم
 ہاری فیصلے کی ضرورت ہے جو درجہ معاملہ ہاتھ سے نکل جائے گا۔ غم

ایسا کرو کہ کوئی شخص کو پرچہ نہ دے اور نہ کسی کو دے۔

رکھنا کہ کسی کو اس علاقے کا علم نہ ہو۔ — خاور گئے

نہیں دینی شطرنج کا آغاز کرو۔ میرا خیال ہے اس سے پوچھ گچھ
زیادہ بہتر انداز میں کر سکتا ہے۔۔۔۔۔ صدیقی نے کہا اور چوہان
بے اختیار مسکرا دیا۔

”تم ٹکڑے کرو۔۔۔ ابھی طوطے کی طرح بول پڑے گا۔۔۔“
نور سے جینے پھیلاتے ہوئے جواب دیا۔

خاور نے مارٹن کو سب سے اندرونی کمرے میں ایک کرسی پر
بٹھا دیا جبکہ تنویر اس دوران ایک امدادی سے نائٹون کی رسی کا
ایک ٹکڑا نکال لایا تھا پھر اس رسی کی مدد سے مارٹن کو کرسی پر اچھی
فرق بانٹ دیا گیا، اس کے ساتھ ہی تنویر کا ہاتھ گھڑا اور مارٹن کے
چہرے پر زہر دار پتھر پڑا۔ دوسرے پتھر پر ہی مارٹن ایک جیج مارکر
ہوش میں آگیا۔ تنویر نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک تیز دھار
نفر نکال لیا۔

”کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔ کھٹ۔“ مارٹن نے
بلے پناہ حیرت اور لو کھلا ہٹ بھرے ہلے میں وہاں موجود افراد کو
لڑکتے ہوئے کہا، خاور کمرے میں موجود نہ تھا، وہ شاید دو بار میک اپ
کر کے چلا گیا تھا۔

”سنو مارٹن۔ اگر تم زندگی چاہتے ہو تو صاف صاف بتا دو کہ
یاد کر کے ساقی اس وقت کہاں موجود ہیں؟“ چوہان نے
نور کے بولنے سے پہلے ہی بات متروک کر دی۔

”ہو سر۔۔۔ وہ کون ہے؟“ مارٹن نے چونک کر
نہناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک

دروازے پر ہاتھ سے دستک ہوئی اور خاور تیزی سے دروازے
کی طرف بڑھ گیا جبکہ باقی ساقی اٹھ کر سائیڈ کے کمرے میں چلے
گئے۔

”کون ہے؟“ خاور نے اندر سے پوچھا۔

”مارٹن؟“ باہر سے آواز سنائی دی اور خاور نے
دروازہ کھول دیا۔ دوسرے لمحے ایک لمبا ترنگا ادھیر عمر آدمی
اندر داخل ہوا اور خاور نے دروازہ بند کر دیا۔ مارٹن بڑے سوز
سے کمرے کو دیکھ رہا تھا لیکن پھر شاید خاور کو وہاں اکیلے دیکھ کر
وہ مطمئن ہو گیا لیکن دوسرے لمحے دروازہ بند کر کے بیٹھتے ہوئے
خاور کا بازو پوری قوت سے گھوما اور مارٹن کی کینٹی پر زور دار
چٹا پتھر چھوٹنے کی آواز کے ساتھ ہی مارٹن کے حلق سے جیج نکل
اور وہ اچھلی کر فرش پر گرگا، اسی لمحے خاور کی لات حرکت میں آئی
اور اس کے پوٹ کی ٹو ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے
مارٹن کی کینٹی پر پڑی اور اس بار مارٹن ساکت ہو گیا۔ خاور کے
ساقی ہیں اس کمرے میں آگئے۔

”اسے سب سے اندرونی کمرے میں لے چلتے ہیں۔ اس
طرح اس کی آواز باہر نہ جائے گی۔“ خاور نے جھک
کر مارٹن کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

”میں اس سے پوچھ گچھ کروں گا۔“ چوہان نے

کہا۔
”ارے نہیں چوہان۔ اس بار اتنا وقت نہیں ہے“

مسلم نہیں ہے۔۔۔۔۔ مارٹن نے دہشت زدہ بیچے میں کہا۔
وہ چونکہ کوئی اکیٹ نہ تھا بلکہ ایک عام سا سنگھ تھا اس لئے ایک
کان کھٹنے سے ہی دہشت زدہ ہو گیا تھا۔
”ہمیں دونوں رہائش گاہوں کا علم ہے سمجھے۔ اس لئے

ابھی تمہارا پرج جھوٹ سا مٹنے آجائے گا۔ اگر تم نے پرج بولا ہے تو
پھر تمہاری آنکھ باتوں پر اعتبار کیا جائے گا اور تم زندہ بچ جاؤ گے
ورنہ۔۔۔۔۔ تمہارے انتہائی سرد پہچے میں خون آلود خنجر کو اس
کے چہرے کے سامنے لہراتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم میں نے پرج کہا ہے۔ تم بے شک چپک کر لو۔ ایک
مہارت شامی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ ہے اور دوسری تعلیم
کالونی کی کوٹھی نمبر ست نوے بلاک اسے ہے۔ شامی روڈ والی کوٹھی
چھوٹی ہے جبکہ نیلم کالونی والی کوٹھی بہت بڑی ہے۔ پورا محل
ہے اور یہ بھی تیار دلوں کو انہوں نے یہ دونوں کوٹھیاں میرے نام
سے باقاعدہ خریدی ہیں۔ رقم والٹرنے خود ادا کی تھی۔ اس طرح
صرف سو دسے میں مجھے معقول کمیشن مل گیا بلکہ دونوں کوٹھیاں
بھی میرے نام ہو گئیں۔۔۔۔۔ مارٹن نے جلدی جلدی جراب
درستے ہوئے کہا۔

”والٹر کا حلیہ بتاؤ۔۔۔۔۔ تمہارے پوچھا اور مارٹن نے

تفصیل سے ایک حلیہ بتا دیا۔

”اس نیلم کالونی والی کوٹھی کو تم نے دیکھا ہوگا اس کا نقشہ
بتاؤ۔۔۔۔۔ تمہارے پوچھا اور مارٹن نے واقعی تفصیل سے

زور دار جتن نکلی کہ چونکہ تمہارے خنجر بھلی کی سی تیزی سے حرکت
آ رہا تھا اور مارٹن کا ایک کان اس صفائی سے کٹ گیا تھا جیسے تھلے
صابن کھٹا ہے۔ کان سے خون بہنے لگا۔ مارٹن کا چہرہ تکلیف کی
شدت سے مسخ سا ہو گیا تھا۔

”اب یاد آ رہا۔ اگر یاد نہیں کیا تو اس بار یہ خنجر تمہاری آنکھ
میں گھس جائے گا۔۔۔۔۔ تمہارے بڑے دھڑا دہچکے میں کہا۔
اور اس کے ساتھ ہی وہ خنجر کی نوک مارٹن کی آنکھ کے قریب
لے گیا۔ تمہارے چہرے پر ایسے تاثرات تھے کہ مارٹن کا جسم بلانڈ
کا پٹنے لگ گیا۔

”بب بب بتانا ہوں۔ بتانا ہوں۔ میں نے صرف ہورا
سن ہے۔ میں اسے ذاتی طور پر نہیں جانتا۔ پیچھے تو ایک بیبا سے میرا
ایک دوست نے فون پر بات کی اس کا پاس ہوسر اور وہ ایک ڈپ
مشن کے لئے پاکیشیا آ رہے ہیں انہیں یہاں رہائش گاہیں چاہئیں۔
میں جانتا ہوں کہ میرا وہ دوست جس کا نام والٹر ہے، ایک بیبا میں کو
بڑی مجرم تنظیم سے وابستہ ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اس کے
ذریعے میرا بھی اس تنظیم سے رابطہ قائم ہو جائے گا اور مجھے اس تنظیم
کا تعاون مل گیا تو میرا بزنس بہت بڑھ جائے گا۔ چنانچہ میں نے ڈپ
سہری۔ پھر والٹر یہاں آکر مجھے ملا اور میں نے اس کا کام کر دیا۔ انہیں
وہ ایسی رہائش گاہیں چاہیے تھیں جس میں تہہ خانے ہوں۔ وہ
میں نے مہیا کر دیں اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے عام سا
بھی طلب کیا وہ بھی میں نے مہیا کر دیا۔ بس اس سے زیادہ بے

نے بڑے رعب دار لہجے میں کہا۔

”ییس سر۔ ییس سر۔“ دوسری طرف سے بولنے والا آپریٹر برمی طرح بوکھلا گیا تھا۔

”ایک پتہ فوٹ کرلو۔“ چوہان نے اسی طرح رعب دار لہجے میں کہا۔

”ییس سر۔ ییس سر۔“ دوسری طرف سے آپریٹر اسی طرح بوکھلایا ہوا تھا۔

”کوہٹی نمبر ناٹھی سیون بلاک اسے نیلم کالونی، فوٹ کریں، چوہان کا لہجہ اسی طرح رعب دار تھا۔

”ییس سر، کوہٹی نمبر ناٹھی سیون بلاک اسے نیلم کالونی ییس سر۔“ آپریٹر نے جواب دیا۔

”اس میں موجود فون کا نمبر تم نے بتانا ہے مگر سٹوٹ از ٹاپ سیکرٹ اور نمبر بھی درست بتانا ہے۔“ چوہان نے کہا۔

”ییس سر۔ ایک منٹ سر۔ میں چیک کرلوں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر تقریباً دو منٹ بعد ہی آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”سر نمبر فوٹ کریں۔“ آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

”کیا تمہیں یقین ہے کہ یہ نمبر درست ہے۔“ چوہان نے پوچھا۔

اس کا اندرونی نقشہ بھی بتا دیا۔

”والٹر کے ساتھ کتنے آدمی ہیں۔“ تنویر نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ اس کے بعد والٹر مجھے کبھی نہیں ملا۔ مارٹن نے جواب دیا۔

”اور کے اس کے منہ میں دو مالی ڈال دو تاکہ ہم اس کی باتیں چیک کر لیں۔“ تنویر نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور تیزی سے واپس مڑا۔

”تم کیسے چیک کرنا چاہتے ہو۔“ چوہان نے چونک کر پوچھا۔

”وہاں جا کر ہی چیکنگ ہو سکتی ہے۔ ویسے کیسے ہو سکتی ہے۔“ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”نہیں۔ یہاں سے بھی چیکنگ ہو سکتی ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔“ چوہان نے صراحت سے ہوئے کہا اور پھر وہ تنویر کو ساتھ لے کر اس گھر سے نکل کر اس گھر سے پہنچا جہاں فون موجود تھا۔ اس نے فون کا ریسپور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کئے۔

دو تین بار رنگ جانے کے بعد دوسری طرف سے ریسپور اٹھایا گیا۔

”انکوائری پلزز۔“ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”سیکنڈ چیف ملٹری انٹیلی جنس سپیکنگ۔“ چوہان

ایس سر۔ میں نے دوبار چیک کیا ہے؟۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”او۔ کے“ اب یہ دوبارہ کہنا ضروری تو نہیں کہ اسٹاز ٹاپ سیکرٹ؟۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

”میں سمجھتا ہوں سر۔ میں سب کچھ بھول گیا ہوں سر؛ آپ کو میرے کہنا اور چوہان نے کرڈیل و باونا اور پھر اس نے آپ کو میرے کہنا سے بھولے ہوئے ٹکڑے ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ تو ہر کے علاوہ اور ساتھی بھی اس دوران اس کمرے میں پہنچ گئے تھے

ایس؟۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نامافوس کی آواز سنائی دی لیکن ابجد بتا رہا تھا کہ بولنے والا غیر ملکی ہے۔

”میرا نام مارٹن ہے اور میں سلور کلب کا ممبر ہوں، والٹر سے ایک ضروری بات کرنی ہے؟۔۔۔۔۔ چوہان نے مارٹن کے پیچھے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”او۔ کے۔۔۔۔۔ ہولڈ آن کریں؟۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو مارٹن کیا بات ہے۔ کیوں فون کیا ہے؟۔۔۔۔۔ اس ہارڈیسور پر ایک نئی آواز ابھری۔ بولنے والے کے پیچھے میں حیرت تھی۔

”والٹر میں باہر گیا ہوا تھا۔ ابھی واپس آیا ہوں تو مجھے اطلاع ملی ہے کہ کشمیری روڈ والی کوٹھی میں سے پولیس کو دو لاشیں ملی ہیں، میں گھبرا گیا کہ کہیں وہ تمہارے ساتھی نہ ہوں؟۔۔۔۔۔

ہیں نے کہا۔

”ہیں۔ ہم نے تو وہ کوٹھی خالی کر دی تھی۔ بھانے کن لاشیں ہیں؟۔۔۔۔۔ والٹر نے جواب دیا۔

”اود پھر ٹھیک ہے“ میں سمجھا کہ شاید تمہارے ساتھ کوئی مذہب لگا ہے؟۔۔۔۔۔ چوہان نے ایسے پیچھے میں کہا جیسے وہ بات سن کر بڑا اطمینان ہوا ہو۔

”اں مجھے یاد آیا مارٹن کہ کوٹھی تو تمہارے نام پر ہے کہیں ایس تمہیں تنگ نہ کرے؟۔۔۔۔۔ والٹر کا ابجد چوٹکا ہوا تھا۔

”اے نہیں ایسی کوئی بات نہیں مارٹن، یہاں میرے انتہا بہت پیچھے ہیں اس بات کی فکر نہ کرو۔ مجھے دراصل تمہاری طرف سے پریشانی تھی؟۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

”او۔ کے“ ویسے تم اس وقت کہاں سے بولی رہے ہو؟

”میرے پوچھا۔

”ہیں شہر سے بولی رہا ہوں، کیوں؟۔۔۔۔۔ چوہان نے پوچھا۔

”کہاں سے۔۔۔۔۔ جگہ بتاؤ؟۔۔۔۔۔ والٹر نے پوچھا۔

”اب تم سے کیا چھپانا۔ میری ایک گرلی فریڈ ہے، اُن کے فلیٹ سے بولی رہا ہوں، مگر تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

”اُن نے کہا۔

”ایک بڑا کام ہے، میں سوچ رہا تھا کہ تم سے بات کروں

کہ تمہارا فون آگیا۔ میں رقم ملے گی، کام بھی جلد ہی کا ہے۔ ای
فلپس کے متعلق بتاؤ میں ابھی وہاں آجاتا ہوں، زیادہ دوسرے
نہ کروں گا، صرف پانچ منٹ کی بات ہے۔۔۔۔۔ والٹ نے
نے کہا۔

”اگر کوئی خاص کام ہے تو میں اپنی گرل فرینڈ کو کچھ دیر
کے لئے آؤٹ کر دیتا ہوں لیکن کچھ بتاؤ تو ہسی؟۔۔۔۔۔ چوہان
نے کہا۔

”یہ ٹھیک ہے۔ تم اسے دو گھنٹوں کے لئے دور بھیجاؤ
کام بڑا ہے۔ فون پر بتانے والا نہیں؟۔۔۔۔۔ والٹ نے
کہا۔

”او۔۔۔۔۔ کے پھر آجاؤ سپر دلاز، دوسری منزلی کمرہ نمبر ستر
ویسے یہ فلپس مسٹر عزیز کے نام پر بک ہے۔ میری گرل فرینڈ
کا سالانہ سٹو ہر ہے۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

”ٹھیک ہے میں آرہا ہوں۔۔۔۔۔ والٹ نے کہا اور
اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

”بہت خوب۔۔۔۔۔ چوہان تم واقعی بھرپور ذہانت کا مظاہرہ
کر رہے ہو۔ اگر یہ والٹ قابو آگیا تو سمجھو ہم نے آدھا میدان
مار لیا۔۔۔۔۔ تنویر نے بے اختیار چوہان کے کانڈھے پر
تحسکی دیتے ہوئے کہا۔

”وہ اگر ہمارا مظلوم آدمی ہے تو پھر لازماً وہ تیز آدمی
ہوگا۔ اس لئے میں نے تمہارا جعلی نام بھی بتا دیا کہ کہیں وہ آئے

سے پہلے چیک نہ کرے۔ اب اگر وہ چیک بھی کرے گا، تو
مزید مطمئن ہو جائے گا۔۔۔۔۔ چوہان نے مسکراتے ہوئے کہا
اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیا۔

”میرے خیال میں ہمیں والٹ کو ٹریپ کرنے کے لئے کوئی
لائٹ عمل سوچ لینا چاہیے۔۔۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

”لائٹ عمل کیسا۔۔۔۔۔ ہم سب سائیڈوں پر ہو جائیں گے۔ وہ
دھک دے گا تو میں اندر سے مارن کی آواز میں بات کروں گا

اس طرح وہ مطمئن ہو جائے گا اور پھر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا
ہم اسے سنبھالنے سے پہلے ہی چھاپ لیں گے۔۔۔۔۔ چوہان

نے کہا اور باقی افراد نے اس کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

انہوں نے عمران کو طویل نیند سلا دیا ہے۔ بلیک زمرہ نے
 اور دانی اس لئے کی تھی کہ کیونکہ وہ بہر حال اس نتیجے تک
 نہیں پہنچا تھا کہ عمران پر یہ حملہ ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت
 کیا گیا ہے۔ چونکہ عمران نے اپنے زمانہ فوٹو کو لیبیائی میں
 لے کر کے اسے یہ بتا دیا تھا کہ اس فوٹو میں ایسے کسی بھی
 شخص کی مدد سے اس کی موجودگی کو کسی مشین سے چیک کیا
 جاتا ہے اور شاید اس خیال کے تحت اس نے فوٹو کو چیک
 کرنے سے پہلے ہی اسے برائے دی تھیں کہ سوائے جولیاء
 کے سب ممبران کو قبائل رہائش گاہوں اور میک اپ میں
 بننے کے لئے کہ دیا جائے۔ فوٹو کی چیکنگ کے بعد عمران نے
 نئی نیچر کا لالہ تھا کہ اس فوٹو کے ذریعے صدر اور پھر صدر
 کے ذریعے دوسرے ممبران کو ٹریس کرنے کی منصوبہ بندی کی
 گئی ہے اس لئے جب تک سارے مجرم گرفتار نہ ہو جائیں،
 ٹریس سروس کو میک اپ میں ہی رہنا ہوگا اور فیلڈ میں بھی
 لانا ہوگا کیونکہ عمران کے مطابق بلیک تھنڈر کے پاس انتہائی
 اہم ترین سائنسی حربے موجود ہیں اور خود عمران نے فیصلہ کیا
 تھا کہ وہ مجرموں کو ٹریس کرنے کی غرض سے ٹائیگر، جوزف
 اور جونا کو استعمال کرے گا لیکن اس کے بعد عمران پر حملے
 کا اطلاع ملی اور جنرل ہسپتال کے ایک عام وارڈ میں وہ بیہوش
 حالت میں ملی پڑا تھا جہاں سے بلیک زمرہ نے اسے سپیشل
 کمانڈ منطلق کر دیا اور پھر صدر اور کیپٹن شکیل کی مدد سے

بلیک زمرہ وائش منزل کے آپریشن روم میں دونوں
 ہاتھوں سے سرکیرٹے ہوئے انتہائی پریشانی کے عالم میں بیٹھا
 ہوا تھا۔ اسے عمران کے متعلق تفصیلی رپورٹ مل چکی تھی اور
 اب اسے بالکل سمجھ نہ آرہی تھی کہ وہ اس سارے معاملے میں
 مزید کیا اقدام کرے، عمران پر حملہ کرے، دلے غائب تھے اور عمران
 دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن چکا تھا اور نہ صرف عورت بن چکا
 تھا بلکہ ڈاکٹروں نے اس بارے میں حتمی رائے دے دی تھی کہ
 اب اگر عمران کے ذہن کو ذرا سا بھی چھیڑا گیا تو پھر اس کا
 ذہن لازماً ہمیشہ ہمیشہ کے لئے مکمل طور پر آف ہو جائے گا۔
 بلیک زمرہ نے بطور ایکسٹریسیٹ ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر صدیقی
 کو چمک دے دیا تھا کہ عمران کو اس کے دوسرے حکم تک طویل
 نیند کا انجکشن دیتے رہیں اور پھر ڈاکٹر نے اسے بتا بھی دیا تھا

اس نے اس بات کا سراغ لگانے کی کوشش کی کہ عمران کی گائے
تو نہیں ہو رہی، اگر ہو رہی ہے تو نگرانی کرنے والوں کو پکڑا جائے
لیکن ان دونوں نے یہی اطلاع دی کہ عمران کی نگرانی کے کوئی آثار
نہیں ہیں اور بلیک زیرو جانتا تھا کہ وہ دونوں اپنے کام میں مامور
ہیں اس لئے نگرانی یقیناً نہیں ہو رہی، پھر اس کا خیال اس بات
کی طرف گیا کہ کہیں عمران کے جسم یا لباس میں کوئی ایسا آلہ نہ ہو
دیا گیا ہو جس سے مجرم کسی مشین پر بیٹھ کر نگرانی کر سکیں لیکن ڈاکٹر
نے چیکنگ کے بعد بھی رپورٹ دی تھی کہ ایسا کوئی آلہ نہیں ہے
لیکن اس کے باوجود بلیک زیرو مطمئن نہ تھا کیونکہ ایک عام ہے
فوٹو کی مدد سے اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نوٹیس کر سکتے ہیں
تو لازماً انہوں نے عمران کے ساتھ کوئی ایسا بھی جدید طریقہ استعمال
کیا ہوگا اور اسے معلوم تھا کہ عمران کو ذہنی طور پر عورت غلام
بن گیا ہے لیکن تھا ہر سب اس کا واضح تو اسی طرح کام کر رہا ہے
عمران لازماً دانش منزل اُسے لگا اور ہو سکتا ہے اس طرح وہ اپنی
دانش منزل کا بھی سراغ لگائیں اور اس کی اور عمران کی باتیں
سنیں اور عمران جو کارروائی کر رہے وہ بھی ان کی نظر وں میں آجائے
اس لئے اس نے عمران کو ہسپتالی حکم محدود رکھنے کے لئے اسے
طویل بینڈ کا انجکشن لگوایا تھا اور صدر اور کیپٹن تشکیل کی ڈیوٹی کو
لگائی تھی کہ وہ ہسپتالی کے گرد وہ کر چیک کریں کہ کوئی مشکوک آدمی
عمران سے ملنے آتا ہے یا نہیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اگر
ہسپتال میں رہا تو مجرم لازماً عمران کو انوار کے ہسپتال سے باہر

لیکن اب اسے یہ بات کسی طور پر سمجھ نہ آ رہی تھی کہ وہ مجرموں
کا سراغ کیسے لگائے اور عمران کو دوبارہ صحیح حالت میں لانے
کے لئے کیا اقدام کرے۔ بہت سرمارنے کے باوجود کوئی واضح لائحہ عمل
اس کے ذہن میں نہ آ رہا تھا۔ وہ اپنے آپ کو اس طرح بے بس
لمس کر رہا تھا جیسے عمران کی جگہ اس کا ذہن ماؤف ہو گیا ہو۔
اسی لمحے شیٹی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو بلیک زیرو نے چمک
راہے بڑھایا اور دسیور اٹھالیا۔

ایکسٹو:۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص بجے میں کہا،
جولیا پول ری ہوں جناب۔۔۔ ابھی صدر نے مجھے فون
دیتا ہے کہ عمران کا ذہنی توازن درست نہیں رہا، وہ ذہنی
فراہم عورت بن گیا ہے اور اس کی جسمانی حرکات بھی انتہائی
سست ہو گئی ہیں، کیا سروراشی ایسا ہے؟۔۔۔ جولیا کے
لبے میں بے پناہ پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔

صدر نے کہیں درست بتایا ہے؟۔۔۔ بلیک زیرو
غماٹا ہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا،

اودہ سر۔۔۔ پھر عمران کیسے ٹھیک ہوگا، صدر نے یہ بھی بتایا
ہوگا کہ اس کی جسمانی حالت اس کے ذہن کا علاج کیا

اس نے اس بات کا سراغ لگانے کی کوشش کی کہ عمران کی گائے
تو نہیں ہو رہی، اگر ہو رہی ہے تو نگرانی کرنے والوں کو پکڑا جائے
لیکن ان دونوں نے یہی اطلاع دی کہ عمران کی نگرانی کے کوئی آثار
نہیں ہیں اور بلیک زیرو جانتا تھا کہ وہ دونوں اپنے کام میں مامور
ہیں اس لئے نگرانی یقیناً نہیں ہو رہی، پھر اس کا خیال اس بات
کی طرف گیا کہ کہیں عمران کے جسم یا لباس میں کوئی ایسا آلہ نہ ہو
دیا گیا ہو جس سے مجرم کسی مشین پر بیٹھ کر نگرانی کر سکیں لیکن ڈاکٹر
نے چیکنگ کے بعد بھی رپورٹ دی تھی کہ ایسا کوئی آلہ نہیں ہے
لیکن اس کے باوجود بلیک زیرو مطمئن نہ تھا کیونکہ ایک عام ہے
فوٹو کی مدد سے اگر وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو نوٹیس کر سکتے ہیں
تو لازماً انہوں نے عمران کے ساتھ کوئی ایسا بھی جدید طریقہ استعمال
کیا ہوگا اور اسے معلوم تھا کہ عمران کو ذہنی طور پر عورت غلام
بن گیا ہے لیکن تھا ہر سب اس کا واضح تو اسی طرح کام کر رہا ہے
عمران لازماً دانش منزل اُسے لگا اور ہو سکتا ہے اس طرح وہ اپنی
دانش منزل کا بھی سراغ لگائیں اور اس کی اور عمران کی باتیں
سنیں اور عمران جو کارروائی کر رہے وہ بھی ان کی نظر وں میں آجائے
اس لئے اس نے عمران کو ہسپتالی حکم محدود رکھنے کے لئے اسے
طویل بینڈ کا انجکشن لگوایا تھا اور صدر اور کیپٹن تشکیل کی ڈیوٹی کو
لگائی تھی کہ وہ ہسپتالی کے گرد وہ کر چیک کریں کہ کوئی مشکوک آدمی
عمران سے ملنے آتا ہے یا نہیں کیونکہ اسے یقین تھا کہ عمران اگر
ہسپتال میں رہا تو مجرم لازماً عمران کو انوار کے ہسپتال سے باہر

”ٹائیگر ہولی رہا ہوں سر۔“ — دوسری طرف سے ٹائیگر کی سہمی ہوئی آواز سنائی دی اور بلیک زمرہ بے اختیار چوہک پڑا۔
 ”ایس۔ کیوں فون کیا ہے؟“ — بلیک زمرہ دسنے
 اسی طرح انتہائی مسرور پہلے میں کہا۔

”جناب عمران صاحب فلیٹ میں بھی نہیں ہیں، سیلٹان نے بتایا ہے کہ ان پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے، میں نے انہیں ایک ضروری اطلاع دینی تھی اس لئے سر مجبوراً آپ کو فون کیا ہے۔“
 ٹائیگر نے سسے جوئے بچے میں کہا۔

”عمران ہسپتالی میں ہے، کیا اطلاع ہے؟“ — بلیک زمرہ نے سپاٹ بچے میں جواب دیتے جوئے کہا۔

”سر انہوں نے میرے ذمے یہ کام لگایا تھا کہ میں معلوم کروں کرشمی روڈ کی کوٹھی نمبر ایک سو گیارہ کس کی ملکیت ہے اور اس وقت کس کے قبضے میں ہے، میں نے معلومات حاصل کی ہیں یہ کوٹھی ابھی مال ہی میں سولر کلب کے مالک مارٹن نے بھاری قیمت کے عوض خریدی ہے، مارٹن کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ منشیات کا سمگلر ہے اس لئے میں نے سوچا کہ شاید اس نے یہ کوٹھی سمگلنگ کے اڈے کے طور پر استعمال کر سنے کے لئے خریدی ہوگی، اس لئے میں نے مزید انکوائری کی تو جناب ایک نئی بات کا علم ہوا کہ مارٹن نے یہ کوٹھی اور نینم کالونی کی ایک بڑی کوٹھی کسی دوسری پارٹی کے لئے خریدی ہے اور اس نے اس خرید و فروخت میں بھاری کمیشن بھی وصول کیا ہے، رقم دوسری

گیا تو وہ ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر موقوف بھی ہو سکتا ہے۔
 جولیہ اور جین زیادہ پریشان ہو گئی تھیں۔

”یہ سوچنا اس کے والدین کا کام ہے کہ وہ اس کا علاج کیسے کراتے ہیں البتہ سیکرٹ سرورس کے لئے عمران ناکارہ ہوگئے ہیں اور میں ناکارہ افراد کے بارے میں سوچ کر وقت ضائع نہیں کیا کرتا۔“ — بلیک زمرہ دسنے انتہائی مسرور بچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسپور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید چھانڈ کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے، اسے پوری طرح احساس تھا کہ جوب کا اس کی بات سن کر کیا رد عمل ہوگا لیکن عمران نے ایک سو کو بنا ہی ایسا تھا کہ اسے یہ بات مجبوراً کرنی پڑی تھی ورنہ یہ تو اس کا اپنا دل چاہتا تھا کہ وہ عمران کے بارے میں کس قدر پریشان ہے اور اس کے بارے میں کتنا سوچتا رہا ہے اور سوچ وہی ہے کہ جولیہ سے یہ بات نہ کہہ سکتا تھا، ممبروں کے لئے تو اس نے جوب بننا ہی تھا۔

ریسپور رکھ کر وہ ابھی بیٹھا جولیہ کے رد عمل کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی دوبارہ بج اٹھی۔

”اب یہ لڑکی خواہ مخواہ جذباتی باتیں کرے گی۔“ — بلیک زمرہ دسنے ہونٹ جھینپتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بٹھا ریسپور اٹھالیا۔

”ایکسو۔“ — اس کا بھر عام حالات سے بھی ذرا مسرور ہو گیا تھا۔

لاٹنی ہلاک اسے کی کوٹھی نمبر نہایت سیون میں گیا ہے اور ابھی
ہل اندر موجود ہے۔ یہ کوٹھی وہی ہے جناب جو مارٹن نے کسی
اور سری پارٹی کے لئے شامی روڈ والی کوٹھی کے ساتھ خرید کی تھی
اب میں پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا میں اس کی نگرانی جاری رکھوں یا
پھر مارٹن کو پکڑ کر اس سے ان کوٹھیوں کے بارے میں مزید معلومات
حاصل کروں؟ — ٹائینگ نے پوری تفصیل سے رپورٹ
دیتے ہوئے کہا۔

”تم اس وقت کہاں سے فون کر رہے ہو؟ — بلکے رو
نے اس طرح سپاٹ بیچے میں پوچھا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا
کہ ٹائینگ کی رپورٹ سن کر وہ انتہائی پر جوش ہو چکا ہے۔
”نیلیم کالونی کے ایک پبلک بوتھ سے سر — ٹائینگ
نے جواب دیا۔

”تم اس غیر ملکی والی کوٹھی کی نگرانی کرو اور اگر اس میں
موجود وہ غیر ملکی کہیں جائے تو اس کی نگرانی کرنا اور مجھے براہ راست
رپورٹ دینا۔ ویسے میں سیکرٹ سرورس کے چند ممبران کو بھی وہاں
نگرانی کے لئے بھیج رہا ہوں لیکن تم نے وہاں ان سے بالکل علیحدہ
رہنا ہے۔ ویسے بھی وہ ایک اپ میں ہوں گے۔ — بلکے رو
نے ٹائینگ کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے سر۔ — ٹائینگ نے موٹا ہاتھ بیچے میں
جواب دیا اور بلکے رو نے ہاتھ بڑھا کر کیڈال دبا دیا۔ ٹائینگ
کی رپورٹ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ سیکرٹ سرورس کے ممبران اپنے

پارٹی نے دی ہے لیکن دونوں کو ٹھیوں کے کاغذات مارٹن نے
اپنے نام پر تیار کرائے ہیں۔ یہ ایک نئی بات تھی اس لئے میں نے
مارٹن کو فٹوں چاہا تو پتہ چلا کہ مارٹن کلب میں موجود تھا کہ اس کے
دوست عازم کا فون آیا اور مارٹن اس سے ملنے چلا گیا۔ عازم
کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ کوئی بزنس مین ہے اور اس کی مارٹن
سے خاصی گہری دوستی ہے اور کلب کے ایک ہیمنگ اپریٹ سے مجھے
یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ مارٹن اس عازم سے سپر ولاز دوسری منزل
کے فلیٹ نمبر سترہ میں ملنے گیا ہے کسی بڑے سودے کی بات چیت
ہو رہی ہے چنانچہ سر میں وہاں پہنچا تو سر میں نے ایک غیر ملکی
کو سپر ولاز کی استقبالیہ لڑکی سے اس فلیٹ کے مالک کے
بارے میں پوچھ گچھ کرتے دیکھا۔ اس استقبالیہ لڑکی نے اسے بتایا
کہ یہ فلیٹ طویل عرصہ سے مسٹر عزیز کے نام ہے۔ اور مسٹر عزیز
گذشتہ دو روز سے اس میں مستقل رہ رہے ہیں جبکہ پہلے وہ کبھی
کبھار آتے تھے۔ لڑکی نے اسے بتایا کہ اس وقت فلیٹ میں کی
مرد اور سلور کلب کا مارٹن بھی موجود ہے البتہ کوئی عورت وہاں
نہیں ہے اور وہ غیر ملکی تیزی سے واپس چلا گیا۔ اس کے چہرے
پر ایسے تاثرات تھے جیسے اسے لڑکی کی بات سن کر انتہائی
پریشانی ہوئی جو اس کی اس پریشانی کی بنا پر اور چونکہ وہ غیر ملکی
تھا اس لئے میں نے خفیہ طور پر اس کی نگرانی شروع کر دی کیونکہ
مارٹن کو تو میں بعد میں بھی تلاش کر سکتا تھا لیکن اس غیر ملکی کا
چہرہ پہ نہ ملتا تھا۔ وہ غیر ملکی وہاں سے کار میں بیٹھ کر سیدھا

ہے، ان کا سلسلہ انتہائی خفیہ طریقے سے اس مشین سے جوڑ دیا
 گیا تھا۔ یہ مشین انٹیلیجنڈ کے کام کرتی تھی اور سیکرٹ سروس
 کا کوئی ممبر جب بھی اسے فلیٹ یا تبادول رہائش گاہ سے ملک
 کے اندر یا باہر کسی بھی جگہ فون کرتا تھا یا سناتا تھا تو یہ مشین اسے
 خود کار طریقے پر ریکارڈ کر لیتی تھی پھر یہ ریکارڈ دو ہفتوں تک
 اس میں موجود رہتا اس کے بعد خود بخود وائش ہو جاتا، عمران
 کو اس مشین رنگانے کا مقصد یہ تھا کہ ضرورت پڑنے پر وہ ممبران
 کے درمیان یا کسی اور سے ہونے والی گفتگو کو ان کے علم میں
 لائے بغیر سن سکے کیونکہ اس طرح سیکرٹ سروس کے ممبران کو
 اس بات کا قائل کیا جاسکتا تھا کہ ایکسٹران کے ہر اقدام سے باخبر
 رہتا ہے، گو جب سے یہ مشین نصب ہوئی تھی آج تک اس
 سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا گیا تھا کیونکہ اس کی ضرورت ہی محسوس نہ
 کی گئی تھی لیکن اب بلیک زمرہ اس سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا،
 اس نے جلد ہی سے مشین کے مخصوص ٹین دبائے اور پھر ایک ناب
 کو گھما کر ڈرائیو پر حرکت کرنے والی سوئی کو مخصوص جگہ پر سیٹ
 کر کے اس نے ایک اور ٹین دبایا۔ یہ حصہ سپر ولاز والی تنویر
 کی تبادول رہائش گاہ والے فون سے متعلق تھا، جن دہتے
 ہی پہلے گھنٹی کی آواز سنائی دی اور پھر صفحہ کی بدلی ہوئی آواز
 سنائی دی، صفحہ تنویر سے بات کر کے اسے عمران کے متعلق
 بتا دیا تھا، بلیک زمرہ خاموش بیٹھا سنتا رہا، وہ کال ختم ہو گئی،
 اور کال ختم ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی، اس کے بعد پھر

طور پر کام شروع کر چکے ہیں کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سپر ولاز والا
 فلیٹ تبادول رہائش کے طور پر تنویر کے نام تک ہے اور تنویر
 وہاں عزیز کے نام سے رہتا ہے، اسے یہ بھی معلوم تھا کہ خاور
 عام طور پر سلور کلب آتا جاتا رہتا ہے اور خاور ہی عازم کا نام استعمال
 کرتا ہے، اس لئے ٹائیگر کے رپورٹ سے وہ صورت حال کا صحیح
 نقشہ سمجھ چکا تھا، اسے یقین ہو گیا تھا کہ خاور نے ہی مارٹن کو
 فلیٹ میں بلایا ہو گا اور یہ یقین اس چیز ملنے کو اس مارٹن کی ذات
 ہوئی معلومات کی بنا پر وہاں بلایا گیا ہو گا اور یہ چیز ملنے یقیناً بلیک
 تنویر سے تعلق رکھتا ہو گا کیونکہ وہ فون کو فیشال مارٹن سے خرید
 کر دی تھیں اس کا مطلب تھا کہ سیکرٹ سروس نے بلیک تنویر
 کا کلیو حاصل کر لیا ہے، اسی لئے بلیک زمرہ کو ایک خیال آیا تو
 وہ بے اختیار چونک پڑا، اس نے جلد ہی سے بات میں تھکا ہوا
 ریسپورڈاپس کر پڈل پر رکھا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تقریباً
 دوڑتا ہوا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا، مختلف راہداریوں
 سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا جس کا دروازہ بند
 تھا، بلیک زمرہ نے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا، اندر ایک
 بڑی سی مشین کمرے کے سامنے والی دیوار میں نصب تھی جس
 کے عین اوپر والے ممرے پر ایک سبز رنگ کا بلب جل رہا تھا
 یہ مشین سیکرٹ سروس کے فون کو ریکارڈ کرنے کے لئے عمران
 نے ابھی ایک سال قبل نصب کرائی تھی، سیکرٹ سروس کے ممبران
 کے فلیٹس اور ان کی تبادول رہائش گاہوں میں جو فون موجود

کی نذا سے نکرہ نہ تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ٹائیگر کسی بھوت کی طرح ان کے پیچھے لگا رہے گا البتہ حملے والی صورت حال کشمکش تک تھی۔ چنانچہ اس نے فوراً مہربان کو خبردار کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر وہ دوڑتا ہوا واپس آپریشن روم میں پہنچا۔ اس نے کبلی کی سی تیزی سے ریسور اٹھایا اور پھر تیزی سے تنزیہ کے اس فلیٹ کے لہرڈ آئل کرنے شروع کر دیئے لیکن جب دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجتی رہی اور کسی نے ریسور نہ اٹھایا تو بلیک زید کا چہرہ پریشانی کی آماجگاہ بن گیا۔ اس نے ریسور رکھا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف مڑا۔ اب وہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے تنزیہ کو کال کرتا چاہتا تھا لیکن جب باوجود کوشش کے تنزیہ کی طرف سے کال کا جواب نہ ملا تو اس کے ہونٹ چیخ سے گئے۔ اس نے خاد کی فریکوئنسی چیک کی لیکن خاد کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا۔ خاد کے بعد اس نے چوہان اور پھر نعمانی، صدیقی سب کی فریکوئنسی چیک کر لی لیکن کسی کی طرف سے جواب نہ مل رہا تھا۔ اور بلیک زید نے جھلنے سے ہونے انداز میں ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

”کیا ہو گیا ہے انہیں“ اب یہی صورت ہے کہ جولا کو وہاں بھیجا جائے اور صورت حال معلوم کی جائے۔ اسی لمحے اسے خیال آیا کہ ٹائیگر کی مخصوص فریکوئنسی ہی اسے معلوم ہے اس لئے جولا کو فون کرنے سے پہلے وہ ٹائیگر کو کال کر کے یہ معلوم کرے کہ اس کی کیا رپورٹ ہے لیکن جب اس مخصوص فریکوئنسی پر ٹائیگر کی طرف سے بھی کوئی جواب نہ ملا تو بلیک زید کی پریشانی کچھ اور بڑھ گئی۔

صفرہ کی کال شروع ہوئی۔ وہ عمران کی حالت کے متعلق متنبہ ہو کر رپورٹ دے رہا تھا۔ اس کال کے ختم ہونے کے بعد میسرے کال شروع ہوئی اور سلور کلب کا نام سامنے آیا تو بلیک زید چونک کر سیدھا ہو گیا۔ خاد اپنی اصل آواز میں بولی رہا تھا لیکن وہ نام عازم کا استعمال کر رہا تھا۔ اس کی مارن سے بات چیت ہو رہی تھی۔ اس کال کے ختم ہونے کے بعد جو تھی کال شروع ہوئی تو بڑھنے والا چوہان تھا جو سنٹرل فون ایکسچینج سے اسٹنٹ چیف آف ملٹری انٹیلیجنس بن کر نیلم کو فنی کی کوٹھی کا فون نمبر معلوم کر رہا تھا۔ اس کال کے ختم ہونے پر جب پانچویں کال کا آواز ہوا تو بلیک زید چونک پرٹا کیونکہ اس بار مارن کسی والٹرسے بات کر رہا تھا اور پھر مارن نے اسے سپر ولاز کے فلیٹ میں بلایا اور اس گفتگو سے بلیک زید سمجھ گیا کہ وہ غیر ملکی جو یقیناً داخل تھا، استقبال ملٹری سے عزیز کے بارے میں پوچھ گچھ کیوں کر رہا تھا اور کیوں شکوک ہو کر واپس گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی بلیک زید وہ چیٹ جس کے خطوط کا تیز الارم بجانے لگی کال ختم ہو چکی تھی۔ بلیک زید اب ساری صورت حال کا ادراک کر چکا تھا والٹر کا تعلق یقیناً بلیک خنڈر سے تھا اور بلیک خنڈر کے ایجنٹ نیلم کا لونی والی کوٹھی میں موجود تھے اور انہیں کسی گزبڑ کا احساس ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ یا تو وہ اس کوٹھی سے فرار ہونے کی کوشش کریں گے یا پھر دوسری صورت میں وہ سپر ولاز کے اس فلیٹ پر حملہ کریں گے۔ ان کے فرار ہو جانے

دری سے نکل گیا ہو؟ — جولیا نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

اور جیسے جیسے وہ رپورٹ دے رہی تھی بلیک زبرد کی انجینس جرت سے چلتی جا رہی تھیں۔

اس غیر ملکی کو کس طرح ہلاک کیا گیا ہے؟ — بلیک زبرد نے زبردست قوت ارادی کو استعمال کرتے ہوئے ایک بار پھر اپنے بیچے کو سپاٹ بنایا۔

”وہ غیر ملکی کرسی پر دسی سے بندھا ہوا ہے۔ اس کے منہ میں کپڑا ٹھنسا ہوا ہے۔ اسے دل میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے؟“ جولیا نے جواب دیا۔

”تم فوراً خلیفہ کا کوئی کی کوٹھی نمبر نمائشی سینون ہلاک اسے پنچو میں مصفر اور کیشین شکیں کو بھی وہاں بھیج رہا ہوں۔ تم نے اس کوٹھی کی اندرونی پوزیشن چیک کرنی ہے۔ ہو سکتا ہے توہ اور دوسرے مہران جو توہیر کے خلیفہ میں موجود تھے وہاں سے جانے گئے ہوں۔ یہ کوٹھی بلیک خلیفہ کے اینجنوں کا ڈھونڈنے کے لیے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے؟“ — بلیک زبرد نے تیز بیچے میں اسے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

”ریس سر!“ — جولیا نے جواب دیا اور بائیں زبرد نے ہونٹ جینچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر ڈیس بورڈ کی پرنٹنگ اڈ پر اس نے ٹرانسمیٹر پر مصفر کے واقع ٹرانسمیٹر کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور اسے ساری صورت حال بتا کر کیشین

اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر جولیا کو کالی کر کے اس نے اسے فوری طور پر سپر ولاز جا کر توہیر کے کمرے کی صورت حال کی رپورٹ دینے کا حکم دیا اور ڈیس بورڈ کو وہ پہلے اختیار کرسی کی پشت کی طرف ڈھٹک سا گیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ اسے سمجھ ہی نہ آ رہی تھی کہ آخر اپنا تک ان سب مہران کو کیا ہو گیا ہے۔

پھر دس منٹ کے طویل انتظار کے بعد شیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور بلیک زبرد نے چونک کر ڈیس بورڈ اٹھالیا۔

”ایکسٹو!“ — اس نے اس بار بڑی شکل سے اپنے بیچے کو سپاٹ کیا تھا کیونکہ اندرونی طور پر اس کا دل بڑی طرح اٹھل پھٹل ہو رہا تھا۔

”جولیا بول رہی ہوں سر۔“ توہیر کا متبادل رہائشی خلیفہ خال پڑا ہے سر۔ البتہ وہاں ایک غیر ملکی کی لاش اندرونی کمرے میں کرسی پر بندھی ہوئی موجود ہے۔ میں نے نیچے استقبالیہ روم کے سے سن گن لی ہے لیکن اسے کچھ معلوم نہیں۔ البتہ ایک کمرے کی وہ عقیقہ کوڑکی کھلی ہوئی ہے جو چیمبر تنگ گلی میں کھدی ہے لیکن گلی میں بھی کسی قسم کے کوئی غیر معمولی آثار موجود نہیں ہیں اور سر میں جب خلیفہ پر پہنچی تو دروازہ اندر سے لاک تھا میں نے دستک دی لیکن جب باوجود کئی بار دستک دینے کے کسی نے دروازہ نہ کھولا تو میں نے ایک چھوٹی سی سیلار کے درمیان لاک کھولا اور اندر گئی ویسے مجھے یوں لگتا ہے سر کہ توہیر اس غیر ملکی کو ہلاک کر کے عقیقہ

صورت حال کا پتہ کرے کوٹائیگر سمیت سارے مہران کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ کیوں کسی کال کا جواب نہیں دے رہے۔



عمران کی آنکھیں تو ایک جھٹکے سے کھلی تھیں لیکن کافی دیر تک وہ آنکھیں کھولے بے شمار کے انداز میں پڑا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی آنکھوں میں چمک ابھرنے لگی۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔

”اوہ ابھی تک میں ہسپتال میں ہوں؟“ — عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے جیسے ہی اس کی نظریں اپنے لباس پر پڑیں اس کا جسم بے اختیار سمٹ سا گیا۔

”ارے یہ کیا مردانہ پوشش! انہوں نے پہنا دی ہے مجھے۔“ ٹائٹنس — حیا مشرم بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔ — عمران کی زبان سے بے اختیار نکلا۔

اور وہ اپنے جسم کو مزید اس طرح سینٹے لگا جیسے وہ بغیر کسی لباس کے بیٹھا ہوا ہو لیکن اسی لمحے اس کے ذہن میں جولیا کا خیال آیا۔

ٹھیک کے ساتھ جولیا کے پاس پہنچنے اور پھر فوری رپورٹ کرنے کی ہدایت کر کے اس نے ٹرانسپیرٹ آف کر دیا۔ اس وقت اسے یقیناً عمران بے اختیار یاد آ رہا تھا کیونکہ اچانک صورتحال ایسی ہو گئی تھی کہ اسے اس کا کوئی سرپرست ہی نظر نہ آ رہا تھا۔ یہ ایسی صورت حال میں عمران لازماً کوئی نہ کوئی مثبت راستہ نکال ہی لینا تھا لیکن عمران تو اب لیڈی عمران بنا طویل عرصہ کی اعوشش میں تھا اس لئے اب جو کچھ کرنا تھا بیک زبردستی اپنے طور پر کرنا تھا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا اس ساری صورت حال کے بارے میں سوچتا رہا۔ اسے شدت سے جولیا کا صدر کی طرف سے کسی پوز کا انتظار تھا لیکن جب اس کے خیال کے مطابق اس قدر وقت گزر گیا جس کے بعد ان کی طرف سے کوئی نہ کوئی رپورٹ آجانی چاہیے تھی تو اس کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔ اس نے چند منٹ مزید صبر کیا اور پھر جب صبر کا وقت بھی گزر گیا تو بیک زبردستی خود ہی ٹرانسپیرٹ کی طرف ہاتھ بڑھایا لیکن ارنہ باری جب جولیا، صدر اور کیپٹن ٹھیک ٹھیک کی طرف سے ٹرانسپیرٹ کال کا کوئی جواب نہ ملا تو حقیقتاً بیک زبردستی کا ذہن دیکھتے ماذت سلو گیا۔ پوری سیکرٹ سروس ٹائیگر سمیت اس طبعی خاموش رہ گئی تھی جیسے ان کا کہیں کوئی وجود ہی نہ ہو اور لیڈی بڑے کے ذہن میں شدید ترین خطرات کے گنگھوڑے تیزی سے رینگنے لگے۔ دوسرے لمحے وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہ تھی کہ وہ خود جا کر

باتھ اٹھا کر اسے روکا تو ٹیکسی اس کے قریب آ کر رُک گئی۔ بسٹا ہوا انداز اور جسم پر ہسپتال کی مخصوص یونیفارم ٹیکسی ڈرائیور کو حیرت زدہ کر رکھا تھا۔ عمران نے ٹیکسی کا دروازہ کھولا اور پچھلی سیٹ پر سمٹ کر بیٹھ گیا۔ اس نے بڑے شرمیلے سے پہلے میں ڈرائیور کو رانا ڈاکس کا پتہ بتا دیا۔

”کرایہ سب آپ کے پاس — مجھے تو آپ ہسپتال سے مفرد ہوتے دکھائی دے رہے ہیں؟“ ٹیکسی ڈرائیور نے مزاح زدہ رنگ سے متغیجہ میں کہا۔

”تم چلو تو سہی — کرایہ دینے والے بہت؟“ عمران نے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور نے ایک جھٹکے سے کارڈ آگے بڑھا دی۔ بنیاداً وہ عمران کے اس فقرے کا کیا مطلب سمجھا تھا۔ ہر حال اس نے کارڈ آگے بڑھا دی تھی۔ عقلمندی ویر ٹیکسی ڈرائیور نے اس کے عظیم الشان چہرے کے سامنے جا کر رُک گئی۔ اس قدر عظیم الشان عمارت اور اس کے گیٹ کو دیکھ کر ٹیکسی ڈرائیور اب خاصا مسحوب دکھائی دینے لگا تھا۔

”نیچے آ کر کال بیل دباؤ؟“ عمران نے ساسی طرح کونے میں سمٹ کر بیٹھنے ہوئے کہا اور ٹیکسی ڈرائیور خاموشی سے نیچے اترا اور اس نے کال بیل کا بزن پر پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کھلی اور چوڑے کسی جن کی طرح باہر آ گیا۔

”جوزف — اسے کرایہ دے دو؟“ عمران کے

”ارے ہاں — جویا بھی تو پتھن اور مشرٹ پنتی ہے مگر وہ تو غیر ملکی ہے؟“ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ پیر ہٹا کر بستر سے نیچے اترا اور پھر آہستہ آہستہ اس کے کتے سمٹا کر انداز میں دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا انداز بالکل نسوانی تھا۔ دروازہ لاک نہ تھا۔ اس نے دروازہ کھولا سا کھولی کر باہر جھانکا۔ راہداری میں کوئی آدمی نہ تھا۔

”مجھے فوراً اپنا لباس بدل چاہیے۔ اماں بی دیکھیں گی تو کہیں گی؟“ عمران کے ذہن میں ایک خیال ابھرا اور وہ آہستہ آہستہ چلتا ہوا کمرے سے نکل کر راہداری میں دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ راہداری ذرا سی آگے جا کر مڑ کر بند ہو گئی تھی اور وہاں ایک دروازہ تھا۔ عمران جاننا تھا کہ یہ دروازہ ہسپتال کی عمارت کے عقبی حصے میں موجود مڑ کر پر کھلتا تھا لیکن اسے مستقل طور پر بند رکھا جاتا تھا لیکن اس میں کوئی تاجر ذخیرہ بھی نہ تھا۔ صرف اندر سے کڑی لگی ہوئی تھی عمران نے اہستگی سے کڑی کھولی اور پھر دروازہ کھول کر وہ دوسری طرف مڑ کر پر آ گیا۔ مڑ کر پر ٹریفک رولاں دواں تھی لیکن عمران مڑ کر پر آتے ہی مزید سمٹ گیا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ہرگز نہ والے اسے نذیری پہنچوں سے گھور رہا ہو۔ اسے لوگوں کی نظریں سونپوں کی طرح اپنے بدن میں چھتی ہوئی محسوس ہو رہی تھیں۔ اسی لمحے اسے دور سے ایک فانی ٹیکسی آتی دکھائی دی۔ اس نے بڑی نزاکت سے

ذاتی سے بچ کر کسی معفو نہ پناہ گاہ میں آگیا ہو۔ رانا ہاؤس کا یہ جن ڈرلنگ روم کسی ہالی جتنا بڑا نہ تھا تو اس سے کم بھی نہ تھا۔ ڈرلنگ روم کی دیواروں کے ساتھ ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔ عمران ایک الماری طرف بڑھا اور اس نے الماری کھولی تو اس کی آنکھیں جھک اٹھیں کیونکہ اس الماری میں خالصتاً مشرق لہائی لباس موجود تھے۔ عمران نے بچانے کس خیال کے تحت اپنے فلیٹ، دانش منزی، اور رانا ہاؤس میں زنانہ لباسوں کی ایک جبری ہوئی الماری رکھی ہوئی تھی۔ گو اس کے استعمال کی آج تک زبردستی نہ آئی تھی لیکن بہر حال وہ موجود ضرور تھے اور اس الماری میں زنانہ میک اپ باکس اور جیولری بھی بالکل اسی طرح موجود تھی جس طرح اس نے اپنے فلیٹ میں رکھی ہوئی تھی۔ اس نے ایک بھاری بنارسی جوڑا باہر نکالا اس کی آنکھوں میں اس کی جڑے کو دیکھ کر پسندیدگی کی جھلک نمایاں ہوئی اور وہ جوڑے کو اپنے جسم کے ساتھ لگا لگا کر سامنے موجود قد آدم آئینے میں اسی طرح دیکھنے لگا جیسے تصور میں اسے پہنے ہوئے دیکھ رہا ہو۔

بڑا خوبصورت جوڑا ہے، بچانے اس سے پہلے مجھے بیکول نظر نہیں آیا تھا۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے سب سے پہلے ڈرلنگ روم کی خود بخود لٹ آنے والی لائٹ بند کی اور اندھیرے میں جسم پر موجود مینا لباس اتار کر اس نے وہ بھاری بنارسی جوڑا پہن لیا۔ اس

کار کا دروازہ کھولی کر باہر نکلتے ہوئے کہا اور پھر اسی طرح سنبھلتے انداز میں مکئی کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا اور پھر اسی طرح سنبھلتے انداز میں چلتا ہوا پورچ کی طرف بڑھنے لگا۔ جہاں جوانا کی دلہ کی طرح چہرہ پھیلائے کھڑا تھا۔

”ارے ماسٹر آپ کے جسم پر مینا کی کیو نیفارم — خیر یہ ہے۔۔۔۔۔ جوانا نے عمران کو دیکھتے ہی تیزی سے اُس کے بڑھتے ہوئے کہا۔

”تمہیں مشرم نہیں آتی، مجھے ماسٹر کہتے ہوئے، میں تمہیں ہر نظر آ رہی ہوں، مشرمیں نہیں کہہ سکتے، ٹائٹنس — بچانے لوگوں کی عقل کو کیا ہو گیا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جوانا کی آنکھیں عمران کا فقرہ سن کر حیرت کی شدت سے کافی تک پھینکی چلی گئیں۔ عمران اس کے قریب سے بالکل اسی طرح بچ کر اُس کے بڑھتے ہوئے جیسے کوئی مشرمیلی عورت کسی را سے ٹھکانے کا خطرہ مول لے کر بغیر بچ کر نکلتی ہے۔

”ماسٹر یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں اور یہ آپ چل کیسے رہے ہیں کیا کوئی چوٹ لگ گئی ہے؟ —۔۔۔۔۔ جوانا نے عرضتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے ہونے میں کہا لیکن عمران کی کسی بات کا جواب دینے بغیر اُس کے بڑھتا ہوا اور پھر تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہو کر مین ڈرلنگ روم میں داخل ہو گیا۔ اندر داخل ہوتے ہی وہی سنبھلتے انداز سے بند کیا اور اس کے ساتھ ہی اس کے حلق سے ایسا امینان بھرا سانس نکلا جیسے کوئی معصوم ماہر بھیڑیوں کے

عمران نے تنگ کر کہا۔

• عورتوں۔ کیا مطلب آپ عورت ہیں؟ — جوزف نے بڑی طرح آنکھیں پھاڑتے ہوئے اور سب سے ہلچلے میں پوچھا۔

• تو کیا تم قیس مرد نظر آ رہے ہیں۔ جاؤ، ہمیں فون کرنا ہے اور ناخروم کی موجودگی میں ہمیں بات کرتے مشرم آئے گی۔ —
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور جوزف نے یکگفتہ جھٹکے سے نہ پھیرا اور دوسرے لمحے وہ بے اختیار دوڑنا ہوا کرے سے نکل گیا۔

• ہو ہنہ نانسس۔ سب اندھے ہو گئے ہیں؟ —
عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی نیل پالش لگی ہوئی آنکھوں سے نمبر ڈرائی کرنے مشروٹ دیئے۔

• پیغام ریکارڈ کروا دیجئے؟ — رابطہ قائم ہوتے ہی شیشی آواز سنائی دی اور عمران نے منہ بناتے ہوئے ریسپور رکھ دیا۔

• یہ کالا زبرد کہاں چلا گیا۔ ایک تو ان مردوں کو بیٹھنا آتا ہی نہیں، بس ہر وقت جھاگتے دوڑتے رہتے ہیں؟ —
عمران نے کہا اور ریسپور آہستگی سے رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کرسی کی پشت سے سرٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔
اسے اس وقت خاصی تھکاوٹ سی محسوس ہو رہی تھی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا سر بھاری ہو رہا ہو اور پھر سر بھاری

کے بعد لائنٹ بلا کر اس نے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھا اور پھر پہلے کی طرح اس نے باقاعدہ میک اپ کیا، ہلکی سی جیولری پہنی اور اس کے بعد بڑے مطمئن انداز میں دروازہ کھولی کر باہر نکل آیا۔

• ارے کیا مطلب ماسٹر؟ — یکگفتہ برآمدے میں کھڑا ہوا جوانا عمران کو اس حالت میں دیکھ کر بڑی طرح چیخ پڑا۔ اس کا چہرہ یکگفتہ زلزلے کی زد میں آ گیا تھا۔

• پھر وہی ماسٹر۔ کیا تم اندھے ہو یا تمہاری آنکھیں اٹا دیتا ہیں۔ ہمیں خواہ مخواہ مرد بنا دیتے ہو، چلو ہٹو راستے سے۔ —
عمران نے فہمائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر بڑے انداز سے چلتا ہوا وہ اس کمرے میں داخل ہوا جس میں ٹیلی فون موجود تھا اور اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ کر اس نے بڑے انداز سے ریسپور اٹھا لیا۔

• لباس یہ آپ نے کیا لباس پہن لیا ہے۔ اتنا وہ اسے مگنا دیتا ایسے مردوں کو پسند نہیں کرتا جو عورتوں کا لباس پہنتے ہوں اور مگنا دیتا ناراض ہو گیا تو آکاشی سیٹارڈ کی سیاہ چمیلی تم پر جھپٹ پڑے گی؟ — جوزف کی بھڑائی ہوئی آواز دور سے سنائی دی۔

• جاؤ جاؤ۔ ہمیں تنگ مت کرو۔ باہر جاؤ۔ اس طرح بغیر اجازت اندر نہیں آنا چاہیے۔ تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ نرملہ عورتوں کے کمرے میں بلا اجازت نہیں آنا چاہیے؟ —

اور پھر ہمارے قبضے کے اس بوڑھے ورح ڈاکٹر نے علاج شروع کیا جس کے نتیجے میں باری کو بلبلہ کر بھاگنا پڑا۔ جوزف کی آواز عمران کے کانوں میں پڑی، اس کا بہرے پناہ یقین سے پڑ تھا جیسے وہ جو کچھ کہہ رہا ہو اس پر مکمل یقین رکھتا ہو۔ اب عمران ان دونوں کی باتیں تو باقاعدہ سن رہا تھا لیکن اس کا ذہن اس قدر بھاری تھا کہ وہ اپنی آنکھیں بھی نہ کھول سکتا تھا۔

یہ باری کیا بلا ہے، سفر مجھے تمہاری یہ جا بلانہ گفتگو قطعاً پسند نہیں ہے۔ میرے خیال میں میں ماسٹر کے پاسے میں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے۔ ماسٹر کی حالت بتا رہی ہے کہ ماسٹر بیمار ہے، تم نے دیکھا نہیں کہ اس کے جسم پر بیستالی کا لباس تھا۔ جو انے جھلکے ہوئے ہے۔

ہاں میں نے دیکھا تھا، لیکن میں جو کہہ رہا ہوں وہی ٹھیک ہے۔ جاہل میں نہیں تم ہو۔ تمہیں کیا معلوم کہ باری ویران جنگلوں میں گھومنے والی وہ بہ روح ہوتی ہے جسے شہزادہ بلے حد پسند ہوتے ہیں اور وہ ایسے کسی مرد کے دماغ پر قبضہ کرے تو پھر وہ مرد اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگتا ہے، کیونکہ یہ بہ روح دراصل اس عورت کی ہوتی ہے جس پر بچوں کی پیدائش کے وقت ان کو شا دیونا کا سایہ پڑ جائے۔ جوزف نے جو ان کو اس طرح سمجھاتے ہوئے کہا جیسے استاد کسی

ہوتے ہوئے اس کے ذہن پر سیاہ پردہ سا چھانا گیا، چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں جوزف کی آواز پڑی اور اس کے سامنے ہی اس نے اپنی بھاری آنکھوں کو کھولنے کی کوشش کی مگر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں پر ٹھنوں وزن پڑ گیا ہو۔ ہاؤ جو کوشش کے وہ اپنی آنکھوں کو نہ کھول پارا تھا۔
تم کیا کرنا چاہتے ہو جوزف؟ جو ان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

ہاں پر ویران جنگلوں میں پھرنے والی باری نے قبضہ کر لیا ہے جو ان۔ مجھے ہاس کو اس نامراد باری کے قبضے سے چھڑانا ہو گا ورنہ ہاس اس طرح ساری عمر کے لئے عورت بنارہ جائے گا۔ جوزف کی آواز سنائی دی۔
کیا بکو اس ہے۔ ماسٹر کیسے عورت بن سکتا ہے، ہاؤ ماسٹر کسی خاص حکم میں ہے۔ جو ان نے جھلکے ہوئے ہے میں کہا۔

نہیں جو ان، تم شہروں میں پیدا ہوئے اور پہلے جو ان جنگلوں کے راز نہیں جان سکتے، صرف جنگل کا شہزادہ ہی اس کے راز سمجھ سکتا ہے، میرے بچپن میں میرے باپ کے ایک رشتے دار سردار پر بھی باری نے قبضہ کر لیا تھا اور وہ شہروں کے جڑے چیر دینے والا سردار باری کی وجہ سے عورت بن گیا تھا۔ میرے باپ نے جب قبضے کے ورح ڈاکٹر کو بلایا تو اس نے بھی تصدیق کر دی کہ باری کا قبضہ ہے

بچے کو کوئی پریمیدہ مسئلہ وضاحت سے سمجھاتا ہے۔

» دیکھو جوزف — آخری بار کہہ رہا ہوں کہ تم یہ اپنی جنگلی
 باتیں بند کرو، ہم جنگل میں نہیں بلکہ پاکستان کے دارالحکومت
 میں رہ رہے ہیں۔ زمانہ صدیوں اُسکے نکل گیا ہے مگر تیار ذہن
 ابھی تک جنگلوں میں ہی جھکتا پھر رہا ہے۔ مجھے بتاؤ ہمارے
 کس ہسپتال سے آیا ہے میں وہاں فون کرنا چاہتا ہوں۔
 جوان نے انتہائی سنجیدہ رویے میں کہا۔

۵۔ دنیا بدردھون کی مصطفیٰ میں رہتی ہے جو نامحکم مانو یا نہ مانو
اصل بات وہی ہے جو میں نے بتائی ہے۔ تم بے شک فہم کرو
سپیکل۔۔۔۔۔ جو زف اپنی ہی بات پر اصرار کر رہا تھا۔

عمران کے کانوں میں نون کا ریپور اٹھانے اور منبر ڈھال کر سننے کی مدھم دھم تو سنانی دیں لیکن اس کے بعد اس کا ذہن مزید تاریکی میں ڈوبتا چلا گیا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے لکھوٹا ٹن وزن اس کے سر پر رکھ دیا ہو۔

ہومر انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں چھوٹے سے کمرے میں جھپٹ رہا تھا۔ اس کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ اس وقت سخت ذہنی اضطراب کی کیفیت سے گزر رہا ہے۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے شیلیٹون کی گھنٹی بج اٹھی اور ہومر اس طرح ٹیلی فون کی طرف دوڑا جیسے اگر اسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی تو بھانے کو نسی قیامت کوٹ پڑے گی۔

ایس۔ ایس۔ ہومر نے ایک جھٹکے سے ریسپور اٹھاتے ہوئے کہا۔

ایس : — ہومرنے ایک جھٹکے سے ریسپور اٹھاتے ہوئے کہا۔

۱۰ والٹر ہولی رہا ہوں باکس۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے
 والٹر کی مہلت، آواز سنا دئی اور جو مرنے اطمینان کا اپنا طویل
 سانس لیا جیسے والٹر کی مہلت، آواز سُن کر اس کے کانہوں سے
 لکھوئی تھیں اور محبت کھنٹ اُڑ گیا جو۔

تمہارے بچے کا اطمینان بتا رہا ہے کہ تم کامیاب رہے ہو
 ہو مرنے مسکراتے ہو سنے پوچھا۔
 "مصرف کامیاب بلکہ سچے کامیاب سمجھیں باس۔"
 والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "تفصیل بتاؤ۔" — ہو مرنے کہا۔

"باس، جیسا کہ میں نے آپ کو بتایا تھا کہ مجھے شک پڑا
 تھا کہ سپرولاز کے اس فلیٹ میں مارٹن کی موجودگی اور پھر مجھے
 وہاں بلانا کوئی خطرناک سازش ہو سکتی ہے اس لئے میں نے
 آپ سے ٹی۔ ایس۔ ایس کو استعمال کرنے کی اجازت مانگی تھی
 ٹی۔ ایس۔ ایس کا استعمال بے حد مفید ثابت ہوا۔ ٹی۔ ایس۔ ایس
 کی وجہ سے اس فلیٹ کی اندرونی پوزیشن چیک ہوئی تو وہاں
 مارٹن ایک کرسی سے بندھا ہوا تھا۔ اس کے منہ میں کچڑا عطر لٹس
 دیا گیا تھا۔ کمرے میں اس وقت پانچ مقامی افراد موجود تھے۔ ٹی۔
 ایس۔ ایس کے ذریعے جب ان کے درمیان ہونے والی گفتگو کو
 سنی گئی تو پتہ چلا کہ وہ پانچوں ہی سیکرٹ سروس کے دکن ہیں اور
 انہوں نے میک اپ کیا ہوا ہے۔ یہ ہمارے لئے بہت بڑی کامیابی
 تھی کہ اس اتفاق کی وجہ سے سیکرٹ سروس کے اگلے پانچ
 افراد ٹرنسپس ہو گئے تھے۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایکشن
 میں آنے کا فیصلہ کیا چونکہ ہیڈ کوارٹر میں مارٹن کی کال کی وجہ
 سے صاف ظاہر تھا کہ ہیڈ کوارٹر ان کی نظروں میں آگیا ہے
 اس لئے میں نے ہیڈ کوارٹر کو خالی کر دیا اور خفیہ راستوں سے

نئی کرم سب عتدراؤنیو میں منتقل ہو گئے۔ ایک آدمی ہیڈ کوارٹر
 کی نگرانی کرتا ہوا بھی چیک کر لیا گیا تھا۔ اسے زیر و۔ ایس۔ ایس
 سے کور کیا گیا پھر ٹی۔ ایس۔ ایس کی مدد سے ہم نے یہ ٹرنسپس
 کر لیا کہ سپرولاز کی عقیقی جڈنگ میں ایک ایسا فلیٹ خالی پڑا
 رہا ہے جس کی عقیقی کھڑکی اور سپرولاز کے فلیٹ کی عقیقی کھڑکیوں
 اٹھنے ساٹھ ہیں اور درمیان میں صرف پانچ فٹ چوڑی گلی ہے جو
 دروازہ رہتی ہے چنانچہ اس خالی فلیٹ پر قبضہ کر کے ہم نے زیر و
 ایس۔ ایس کے ذریعے سیکرٹ سروس کے ارکان کو کور کیا اور پھر
 وہاں کھڑکیوں کے درمیان زیر و بینگ قائم کر کے فلیٹ میں
 موجود سیکرٹ سروس کے پانچوں ارکان کو خالی فلیٹ میں لایا گیا۔
 مارٹن کو میں نے اسی حالت میں گولی مرادی اور پھر ان پانچوں
 ارکان کو عتدراؤنیو میں منتقل کر دیا گیا۔ پھر دو اور مقامی افراد
 اور ایک غیر ملکی لڑکی کو ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کرتے دیکھا گیا۔ انہیں
 بھی زیر و ایس ایس سے آسانی سے کور کر لیا گیا اور باس سچے کامیابی
 بہتے کہ وہ غیر ملکی لڑکی اور دو مقامی افراد بھی سیکرٹ سروس
 کے ہی ممبر ہیں البتہ جو پہلا آدمی ہیڈ کوارٹر کی نگرانی کرتے ہوئے
 کور ہوا تھا اس کا نام آئینا تھا ہے اور وہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہیں
 ہے بلکہ عمران کا ذاتی ملازم ہے اس طرح میرے خیال میں تو
 ہاری سیکرٹ سروس ایک عورت اور سات افراد اس وقت ہمارے
 قبضہ میں ہیں۔" — والٹر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے
 کہا۔

۱۰ وہ یہ واقعی حیرت انگیز کامیابی ہے کہ اتنی آسانی سے اس قدر خوفناک سیکرٹ سر دس ہمارے ہتھے چڑھ گئی ہے۔
ہو مرنے انتہائی مسرت جھرسے بے میں کہا۔

۱۱ باس۔ یہ سب ٹی۔ ایس۔ ایس کا کمال ہے درز یہ خطرناک لوگ شاید اتنی آسانی سے ٹریس نہ ہو سکتے تھے اور زیر و ایس ایس نے انہیں بے فکر کیجھوے بنا کر رکھ دیا ہے۔
والٹر نے جواب دیا۔

۱۲ تم نے واقعی ایک شاندار کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ میں بیٹہ کو آرڈر کو اس کامیابی کی اطلاع دیتا ہوں۔ وہ یقیناً تمہارے اس کارنامے پر تمہیں انعام دے گا۔ ال اس عمران کی کیا پوزیشن ہے۔
ہو مرنے پوچھا۔

۱۳ باس۔ عمران کو جنرل ہسپتال سے ایک اور عمارت میں لے جایا گیا۔ یہ بھی ہسپتال ہی ہے، وہاں عمران ہوش میں آگیا ہے اور وہ دوبارہ ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے لیکن پھر وہ وہاں سے خاموشی سے فرار ہو گیا ہے اور میسج میں بیٹھ کر اُصف روڈ کی ایک عظیم الشان عمارت میں چلا گیا ہے۔ اس عمارت کو رانا اس کہا جاتا ہے۔ وہاں دو قوی بیکن جیسی موجود ہیں، ان میں سے ایک کا نام جوزف ہے اور دوسرے کا جونا۔ عمران نے وہاں جا کر باقاعدہ زنانہ لباس پہنا، میک اپ کیا یہاں تک تو وہ لوآن سسٹم کے کام کی لیکن پھر وہ اچانک بند ہو گیا۔ البتہ میں نے فوری طور پر دو آدمی اس عمارت کی نگرانی کے لئے بھیجے تھے

۱۴ اب آپ جیسے حکم کریں؟
والٹر نے جواب دیا۔
۱۵ ٹھیک ہے۔ نگرانی ہی کرتے رہو کیونکہ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ عمران ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے۔ اس طرح ہم بیٹہ کو آرڈر کی نظروں میں ناکام ہونے سے بچ گئے ہیں بلکہ اب تو واقعی ہمارا مشن پورا نامہ زمین کامیاب ہو چکا ہے۔ عمران ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور سیکرٹ سر دس اس وقت ہمارے قبضے میں ہے۔
ہو مرنے جواب دیا۔

۱۶ اس سیکرٹ سر دس کا کیا کرنا ہے۔ گولیوں سے اڑا دوں؟
والٹر نے پوچھا۔

۱۷ ابھی نہیں۔ ابھی مشن کا آخری مرحلہ باقی رہتا ہے اور وہ ہے سیکرٹ سر دس کے بیٹہ کو آرڈر کی تباہی اور اس کے چیف کی گرفتاری یا موت۔ دیکھ میں بیٹہ کو آرڈر سے بات کر لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ اس کو کافی سمجھیں یا کوئی مزید احکامات دے دیں۔ میں تمہیں کال کے بعد فون کرتا ہوں۔ سیکرٹ سر دس کی مکمل نگرانی رکھنا۔ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں۔
ہو مرنے کہا۔

۱۸ آپ بے فکر رہیں باس۔ زیر و۔ ایس۔ ایس کی وجہ سے وہ غیر کیجھوے بنے ہوئے پڑے ہیں۔
والٹر نے مطمئن بیٹھ گیا۔

۱۹ وہ ہو مرنے او۔ کے کہہ کر ویس یور دیکھ دیا۔ اس کے دل میں اس وقت مسرت کی پھلکھڑیاں سی چھوٹ رہی تھیں کیونکہ

وای ہوئی رپورٹ تفصیل سے سنا دی لیکن اس نے یہ نہیں بتایا کہ
 ذراں ٹھیک ہو گیا تھا اور اسے دوبارہ حملہ کر کے پہلے وائی پوزیشن
 پر لایا گیا ہے۔

”تم نے رپورٹ میں لفظ تقریباً کیوں استعمال کیا ہے اور؟“
 ”یہ کوادرٹس نے تفصیلی رپورٹ سننے کے بعد پوچھا۔

”باس، ایک عورت اور سات مرد ہمارے قبضے میں ہیں۔
 برسے خیالی میں زیادہ سے زیادہ سیکرٹ مردوں کے ارکان اتنے
 ہی ہوں گے۔ جو سکتا ہے ایک دو اور بھی ہوں کیونکہ ابھی ان سے
 پوچھ گچھ تو نہیں کی گئی“ اور؟“ — ہو مرنے موہا نہ بلجے
 میں کہا۔

”محران کی نگرانی کی جارہی ہے؟ وہ کیا کر رہا ہے۔ سیکرٹ
 مردوں کے ممبران کے اعزاء کے بعد اس کی کیا کارکردگی ہے؟ اور؟“
 ”یہ کوادرٹس سے پوچھا گیا۔

”باس، وہ تو عورت بننے کے بعد بالکل حصر ہو گیا ہے۔
 اب زمانہ لباس پہننے، میک اپ کئے اور جم کر پیٹنے وہ ایک بڑی
 کی عمارت میں جہاں دو حبشی بھی موجود ہیں گھومتا پھرتا رہتا
 ہے۔ اس نے کسی قسم کی کوئی کارکردگی سرسے سے دکھائی ہی
 نہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے وہ لباس ایک عام سی گھریلو عورت
 لائی ہو جو گھر سے باہر کسی بات میں دلچسپی ہی نہ لیتی ہو“ اور؟

”ہو مرنے جواب دیتے ہوئے کہا
 ”سیکرٹ مردوں کے اعزاء پر اس کا رد عمل کیا ہے؟“

واقعی اس کا مشن حیرت انگیز طور پر اتنی آسانی سے مکمل ہو گیا تھا اور
 اب یقیناً بیڈ کوادرٹس اسے ترقی دے کر سپر ایجنٹ بنا دے گا اور
 یہ اس کے نزدیک بہت بڑا اعزاز تھا۔

ریسپورر رکھ کر وہ تیزی سے مڑا اور اس نے ایک الماری کھول
 کر اس میں سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر تیزی
 سے اس کی مختلف ٹاپیں لگا کر اس نے ٹرانسمیٹر ایڈجسٹ کی اور
 ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

”بیڈو، بیڈو، ہو مرنے کوادرٹس اور؟“ — ہو مرنے
 بار بار یہی فقرہ دوہراتا شروع کر دیا۔

”لیس بیڈ کمارٹر۔۔۔ پیش کوڈ دوہراؤ اور؟“ — ٹرانسمیٹر
 سے میک انگی آواز ابھری۔

”زون ایلیون — ایجنٹ ون زیموون اور؟“ — ہو مرنے
 نے مخصوص کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

”لیس — کیا رپورٹ ہے اور؟“ — دوسری طرف
 سے پوچھا گیا۔

”باس میں اپنے مشن میں کامیاب رہا ہوں۔ اس وقت
 تقریباً پوری سیکرٹ مردوں میرے قبضے میں آچکی ہے اور حران
 پرستور ذہنی طور پر عورت بنا ہوا ہے“ اور؟“ — ہو مرنے
 نے جواب دیا۔

”گڈ مٹو — تفصیل بتاؤ“ اور؟“ — دوسری طرف
 سے اسی طرح میک انگی بلجے میں پوچھا گیا اور ہو مرنے واضح طور

بیڈ کو اڑھنے پوچھا۔

جواب دیا۔

اب سیکرٹ مروس کے ممبران کے بارے میں کیا حکم ہے
کیا ان سے پوچھ گچھ کی جائے تاکہ ان کے بیڈ کو اڑھنے کو ٹریس
کیا جاسکے یا انہیں گولی مار کر اپنے طور پر بیڈ کو اڑھنے کو ٹریس کیا
جائے، جیسے آپ حکم کریں، اور؟۔ ہوسر نے پوچھا۔

پوچھ گچھ کا رسک مت لو، یہ لوگ کسی لمحے پشیم بدل
لیتے ہیں، انہیں فوراً گولیوں سے اڑا دو اور ان کی ٹائیس برقی بجلی
میں ڈال کر جلا دو، اس کے بعد بھی چیکنگ جاری رکھو اور ان کا
بیڈ کو اڑھنے از خود ٹریس کر کے اسے تباہ کر دو، جو باقی آتا ہے
اس کا خاتمہ کر دو، بہر حال بیڈ کو اڑھنے کی طرف سے ہدایت یہی ہے
کہ اس معاملے میں ایک فیصلہ بھی رسک مت لو، اور؟۔
بیڈ کو اڑھنے نے فیصلہ کن پیچھے میں کہا۔

یس باس حکم کی تعمیل ہوگی، اور؟۔ ہوسر نے
کہا اور دوسری طرف سے اور ایڈ آئی کے الفاظ سننے ہی اس
نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا، اس کے چہرے پر گہرا اطمینان چھایا ہوا
تھا اگر اس نے عمران کے متعلق کچھ باتیں چھپائی تھیں مگر وہ
بانتا تھا کہ ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا، بہر حال عمران دوبارہ
ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے اور عورت بھی خالصتاً مشرقی۔
وہ واپس ٹیلیفون کی طرف بڑھا جس تھا کہ اچانک اس کے ذہن
میں ایک جھپک سا ہوا، اسے یکدم خیال آگیا تھا کہ وہ ملنے
اسے بتایا تھا کہ عمران نے جب چہرے پر فداوانی میک اپ کیا

اسے علم ہو چکا ہے باس۔ لیکن اس نے کوئی دھڑک
نہیں لی، اور؟۔ ہوسر نے اپنی طرف سے جواب دیا۔
دیتے ہوئے کہا۔

تم نے اسے کس طرح چیک کیا ہے، اور؟۔
بیڈ کو اڑھنے کو شاید عمران کی طرف سے سب سے زیادہ فکر تھی۔
باس، اسے مستقل طور پر چیک کرنے کے لئے ہم نے اسے
ایک ڈرامہ کر کے پہنوش کیا اور پھر اس کے چہرے پر زلوٹاں
کو تھرتی ٹائیو پاؤں میں جذب کر دیا، اس کے بعد اسے چھوڑ دیا
گیا۔ زلوٹاں کی تھرتی ٹائیو پاؤں کے اس کے چہرے کی کھال پر
جذب ہو جانے کی وجہ سے وہ مستقل ہماری نظروں میں رہے،
اس کی حرکات کا مسلسل جائزہ لینا جاری ہے۔ وہ بالکل مشرقی عورت
بن چکا ہے، اور؟۔ ہوسر نے جواب دیا۔

تہا رہی یہی بات کہ وہ مشرقی عورت بن چکا ہے،
بیڈ کو اڑھنے کو یقین ہوا ہے کہ تہا رہی رپورٹ سو فیصد درست ہے
کیونکہ بیڈ کو اڑھنے کے ماہرین طویل عرصہ فکر کے بعد اس نتیجے پر
پہنچے تھے کہ عمران چونکہ ذہنی طور پر مشرقی آدمی ہے اس لئے
عورت بننے کے بعد وہ لازماً مشرقی طرز کی عورت بنی ہوئی ہے اور
مشرقی عورت قطعاً فعال نہیں ہوتی اس لئے ایک لحاظ سے عمران
کو عملی طور پر بیکار کر دیا گیا ہے۔ یہ عمران وال کا نسا تو بہر حال
ہمیشہ کے لئے نکل ہی گیا اور؟۔ بیڈ کو اڑھنے نے

”زیردالیس۔ ایس کی دہر سے اسی طرح بے ہزار اور حقیر کیچڑوں کی صورت میں مکر سے کے فرش پر رہ نکتے پھر رہے ہیں۔ والٹر نے بڑے شاعرانہ موڈ میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ہجر اس کے اس فقرہ بازی پر پہلے اختیار نہیں پڑا۔

”والٹر میری ہیڈ کوارٹر سے بات ہو چکی ہے۔ ہیڈ کوارٹر نے ان قیدیوں کی فوری موت کے احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ اس لئے تم ان سب کو گولیوں سے اڑا دو اور پھر ان کی لاشیں برقی بجلی میں ڈالی کر رکھ دو کیونکہ ہیڈ کوارٹر نے یہی احکامات دیئے ہیں۔“ ہومر نے کہا۔

”ایس باس۔ ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی تعمیل ہوگی؟“
والٹر نے جواب دیا۔

”میں نے تو ہیڈ کوارٹر سے کہا تھا کہ ان سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تفصیلات معلوم کی جائیں لیکن ہیڈ کوارٹر نے کہا کہ یہ لوگ انتہائی خطرناک ہیں کسی بھی شے پوچھشن بدل گئے ہیں اس لئے انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دیا جائے۔“ ہومر نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ گو یہ لوگ اس قابل نہیں رہے کہ پوچھشن بدل تو ایک طرف اس بارے میں سوچ بھی سکیں، پھر بھی ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی تعمیل مین و مین کی جانی ضروری ہے اس لئے میں انہیں ابھی گولیوں سے اڑا دیتا ہوں؟“
والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تو زولو ان سسٹم ختم ہو گیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس نثرانی میک اپ میں کوئی ایسا میٹرپل موجود تھا جس نے زولو ان کو بڑا نمر دیا تھا لیکن اب اسے اس بات کی پرواہ نہ تھی کیونکہ بہر حال اب اس سے کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ ہیڈ کوارٹر عمران کے بارے میں مطمئن ہو چکا تھا۔ اب صرف مندرجہ ذیل سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کی تلاش اور اس کی تباہی کا رہ گیا تھا اور اسے یقین تھا کہ والٹر عجیباً باصلاحیت آدمی جلد ہی اسے بھی ٹریس کر لے گا اور اس کے بعد نظر ہے اسے بلیک ہتھیار کا سپر ایجنٹ بن جانے سے دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔ اس نے جلدی سے ٹیلی فون کا ریسپورڈ اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”ایس ہتھیار ڈالو۔“ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

”ہومر کالنگ۔ والٹر کہاں ہے؟“ ہومر نے سخت بیٹھے میں کہا۔

”موجود ہے باس۔“ دوسری طرف سے اس کی آواز انتہائی مودبانہ بیٹھے میں کہا گیا۔

”بات کراؤ۔“ ہومر نے کہا۔

”ایس باس۔ والٹر بولی رہا ہوں؟“ چند لمحوں بعد والٹر کی آواز سنائی دی۔

”قیدیوں کی کیا پوزیشن ہے والٹر؟“ ہومر نے پوچھا۔

۱۰۔ اے! جب ان کی لاشیں راکھ میں تبدیل ہو جائیں تو مجھے فون کر کے رپورٹ دینا۔ بعد کا لاٹری عمل طے کریں گے۔ جو مرنے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریسپورڈر کے ساتھ ان کے ساتھ پڑی ہوئی آرام کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر بگرس اطمینان کے تاثرات چھائے ہوئے تھے جیسے وہ اپنے مشن میں مکمل طور پر کامیاب ہو چکا ہو۔ جب کافی دیر تک والٹر کا فون نہ آیا تو اسے بے چینی سے محسوس ہوئی، اور اس نے خود ہی فون کرنے کا فیصلہ کیا اور پھر ریسپورڈر کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

۱۱۔ والٹر پیکنگ: "دوسری طرف سے والٹر کی آواز سنائی دی۔"

۱۲۔ تم نے رپورٹ نہیں دی والٹر۔ میں نے سوچا کوئی گروڈ نہ ہو گئی ہو۔ جو مرنے تیز بے میں پوچھا۔

۱۳۔ گروڈ کیسی باکس۔ سب کو گولیوں سے اڑا دیا گیا ہے اور اب ان کی لاشیں برقی بجٹی میں ڈال کر راکھ کرنا ہے۔

۱۴۔ والٹر نے مطمئن پہلے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

۱۵۔ ویری گڈ نیوز۔ اب سیکرٹ سروس کا ہیڈ کوارٹر باقی رہ گیا ہے، میرا خیال ہے اسے خیریت سے گرنے کے لئے ہیں۔

۱۶۔ کوڈریعہ بنانا چاہیے۔ ارے ال والٹر تم نے کہا تھا کہ عمران نے جیسے ہی نسوانی ایک اپ کی زدلوں کے سامنے کام کرنا ختم کر دیا اس کا مطلب ہے کہ نسوانی ایک اپ میں کوئی ایسا میسٹریل ہو جو ہے جس نے عمران کے چہرے کی کھال میں جذب زدلوں کو

بیکار کر دیا ہے۔ اگر زدلوں کو کام کرنا رہتا تو زیادہ بہتر تھا۔ ہمر نے کہا۔

۱۷۔ کچھ ایسا ہی لگتا ہے باس، لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ہمارے آدمی چیک کر رہے ہیں؟۔ والٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

۱۸۔ میرا اندازہ ہے کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بننے کے بعد اس کی وہ زبردست قوت، مافوق بھی ختم ہو گئی ہوگی اور چونکہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو مشرقی عورت سمجھ رہا ہے اور مشرقی عورتیں دیر سے بھی بزدل ہوتی ہیں اس لئے اگر اب اس پر تشدد کیا جائے تو اس سے سیکرٹ سروس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں؟۔ ہمر نے کہا۔

۱۹۔ یس باس۔ آپ کا خیال درست ہے، اب عمران کی لاش وہ پیسے والی پوزیشن نہیں رہی ہوگی؟۔ والٹر نے کہا۔

۲۰۔ ٹھیک ہے تم ایسا کرو اپنے دوستوں کو لے جاؤ اور اس ڈانڈس سے عمران کو اٹھا کر کے محقرڈ الیون میں لے آؤ اور پھر بکے اطلاق کرو میں خود وہاں اگر اس سے فوجی کچھ کر لے گا۔

۲۱۔ ارے چند لمبے سوچنے کے بعد کہا۔

۲۲۔ یہ کام تو آسانی سے ہو جائے گا باکس، کیونکہ زبردالیس اب نگرانی کرنے والوں کے پاس موجود ہے۔ آپ آجائیں کیونکہ ہر کے پیچھے سے پہلے عمران یقیناً پہنچ چکا ہوگا؟۔

دالنے کہا۔

”اور کے ٹھیک ہے“ میں آ رہا ہوں!“ — ہوسر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ریسپور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ والٹر واقعی یہ کام آسانی سے کرے گا۔ اس دانہ ڈاؤس میں صرف دو جشی تھے اور وہ دو جشی تو کیا پوری فوج بھی جوڑ تب بھی زیر و ایس۔ ایس کی وجہ سے وہ بیکار ہو جاتی دنا پڑوہ کرسی سے اٹھا اور پھر بیرانی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جوانا نے ہسپتال کے نمبر ڈائل کئے تو چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ریسپور اٹھایا گیا۔

”ایس!“ — بولنے والے کا بھجہ پائٹ تھا اور جوانا نے ریسپور ساتھ کھڑے جوزف کی طرف بڑھا دیا کیونکہ جوزف نے کہا تھا کہ سپیشل ہسپتال کا انچارج ڈاکٹر صدیقی اسے ابھی طرح جانتا ہے اس لئے وہ خود بات کرے گا۔

”بیلو۔ ڈاکٹر صدیقی سے بات کر آئیں“ میں جوزف بول رہا ہوں۔“ — جوزف نے ریسپور ہاتھ میں پکڑتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں!“ — اس بار دوسری طرف سے بولنے والے نے جواب دیا۔

”ڈاکٹر صدیقی۔ ہاں عمران کو کیا۔“ — مناسبہ وہ اپنے آپ کو عورت سمجھ رہے ہیں۔“ — جوزف نے جان بوجھ کر

چیتھنے نے کہا تھا کہ انہیں طویل نیند کا انجکشن لگا دے دیا جائے۔
ڈاکٹر صدیقی نے جواب دیا۔

اور جوزف کی آنکھوں میں ہلکے بھرائی کیونکہ ڈاکٹر صدیقی
کی یہ بات اس کے حق میں جاتی تھی۔

لیکن جب انہیں طویل نیند کا انجکشن دے دیا گیا تھا تو پھر
وہ غائب کیسے ہو گئے؟ — جوزف نے منہ بنا سہے ہوئے
کہا۔

”عمران صاحب کا ذہن بے حد طاقتور ہے اس لئے ہوسکتا
ہے عارضی طور پر انہیں ہوش آگیا ہو لیکن انہیں طاقتور ڈونر دیا
گیا تھا اس لئے لازماً دوبارہ نیند ان پر قبضہ کرے گی اور اس
حالت میں تو ان پر کچھ بھی ہو سکتا ہے۔“ ڈاکٹر صدیقی
نے کہا۔

”ٹھیک ہے — شکریہ — جوزف نے کہا اور ریٹو
دکھ دیا۔

اب متین یقین آگیا جو ان کے پاس کے ذہن پر باریکی کا
قبضہ ہے۔ — جوزف نے بڑے فاحشہ انداز میں قریب
کھڑے جوان سے مخاطب ہو کر کہا جو ریسپورڈ کے ساتھ کان
لگائے ہوئے تھا۔

”نہیں — یہ کوئی ذہنی بیماری ہے، جس طرح انسان کا جسم
بیمار ہو جاتا ہے اسی طرح ذہن بھی تو بیمار ہو سکتا ہے، ڈاکٹر
صدیقی درست کہہ رہے تھے، دیکھو ماسٹر دوبارہ نیند میں پلے

یہ فقرہ کہا تھا تا کہ ڈاکٹر کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ عمران ان تک پہنچ
گیا ہے۔

”اوہ — اوہ — کیا عمران صاحب تمہارے پاس پہنچ چکے ہیں؟
ڈاکٹر صدیقی نے بڑی طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

”ہمارے پاس نہیں تو — ہم نے تو بات سنی اور ان کی
بیماری پلچنے کے لئے فون کیا ہے۔“ جوزف صاف
نکھر گیا۔

”اوہ — وہ ہسپتال سے اچانک گم ہو گئے ہیں۔ وہ واقعی ذہنی
طور پر شدید بیمار ہیں چیف کے حکم پر انہیں طویل نیند کا انجکشن دے
دیا گیا تھا لیکن پھر اچانک معلوم ہوا کہ عمران صاحب کمرے
سے غائب ہو گئے ہیں، ہسپتال کا عقیقی بند دروازہ کھلا ہوا ملے۔
ہم نے ارد گرد کافی دور تک چیک کیا ہے لیکن عمران صاحب
کوئی پتہ نہیں ملے۔ اب ہم خوف زدہ ہیں کہ چیف کو کیا جواب دیں؟
ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی بدحواس سے بلبے میں کہا۔

”باس کو ہوا کیا ہے۔ کیا بیماری ہے انہیں۔ کیا وہ زخمی
ہیں؟ — جوزف نے جو ٹوٹ بیٹھتے ہوئے پوچھا، کیونکہ
ڈاکٹر صدیقی کی بات اس کے نظریے کے خلاف جاری تھی۔

”جسٹانوی طور پر وہ اسی طرح صحت مند ہیں البتہ ذہنی طور پر
بیمار ہیں۔ ان کے ذہن کے مخصوص فعالیت کو ایسی عصب پیمانی ہے
کہ ان کا ذہن پلٹ گیا ہے اور اب وہ اپنے آپ کو مرد سمجھنے
کی بجائے ذہنی طور پر عورت سمجھ رہے ہیں، شاید اسی لئے

مذکر واپس آتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ جونا کچھ سمجھتا
اپنا تک جوزف کا ایک ہاتھ حرکت میں آیا اور جونا کیوں محسوس ہوا
جیسے اس کی ناک پر کوئی دھماکا ہوا اور اس کے ساتھ ہی
اس کے ذہن پر اندھیروں نے یلغار کر دی پھر جیسے تاریکی میں کوئی
جگنو چمکتا ہے۔ اس طرح جونا کے ذہن میں بھی روشنی ہوئی اور
دوسرے لمحے اس کا ذہن جو شیار ہو گیا لیکن آنکھیں کھولتے ہی
اس کے ذہن کو حیرت کا ایک زوردار جھٹکا لگا کیونکہ وہ تہ خانے
کی دیوار کے ساتھ ٹکٹے ٹوہے کے کڑوں میں بُری طرح جکڑا ہوا
تھا۔ اس کے دونوں بازو اور دونوں ٹانگیں ان ٹوہے کے مضبوط
کڑوں میں جکڑ دینے لگے تھے۔ عمران اسی طرح سڑکچرنا بیڈ پر
آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا جبکہ جوزف غائب تھا۔ جونا چند لمحوں
تک تو انتہائی حیرت بھرے انداز میں یہ منظر دیکھتا رہا۔ اس کی
سمجھ میں ہی نہ آیا تھا کہ اسے اس طرح دیوار کے ساتھ کس نے
باندھا ہے لیکن پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال بکبل کے
کوندے کی طرح چمکا کہ یہ حرکت حمزہ جوزف نے کی ہوگی۔ وہ
عمران کو کوئی جا بلائے علاج کرانا چاہتا تھا اور اسے خطرہ تھا کہ جونا
اس کی راہ میں رکاوٹ بنے گا۔ اس لمحے اس نے حفصہ ماقدم
کے طور پر اسے بہوش کر کے دیوار کے ساتھ ٹکس کر دیا ہے۔
یہ خیال آتے ہی اسے جوزف پر انتہائی شدید غصہ آیا کیونکہ اسے
سو فیصد یقین تھا کہ جوزف جو کچھ بھی کرے گا اس سے عمران کو
لازماً نقصان پہنچے گا اور یہ ایسا نقصان ہو گا جس کی لہد میں تلافی

گئے ہیں لیکن تم ماسٹر کی یہاں موجودگی سے کیوں منکر گئے ہو، انہیں فوراً ہسپتال پہنچانا چاہیے۔"۔۔۔۔۔ جوانا نے تیز جیسے ریپ کا مارے چلتے ہیں۔ ابھی لے چلتے ہیں؟۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور پھر اس نے جھاک کر عمران کی دونوں رانوں میں ہاتھ ڈالے اور ایک جھٹکے سے اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کمرے سے نکل کر باہر سیڑھی میں آ گیا۔

"ارے کہاں سے جا رہے ہو ماسٹر کو؟ باہر سے چلو تاکہ کار میں ڈال کر ہسپتال لے جایا جائے؟۔۔۔۔۔ جوانا نے کہا۔ کیونکہ جوزف بچے تبہ خانے کی طرف جانے والے راستے کی طرف مڑ گیا تھا۔

"میرے پیچھے آنا۔۔۔۔۔ ابھی چلتے ہیں؟۔۔۔۔۔ جوزف نے کہا اور اسی طرح تیز تیز قدم اٹھاتا تبہ خانے کی طرف بڑھ گیا۔ یہ احمق آسانی سے زمانے گاتا۔۔۔۔۔ جوانا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور جوزف کے پیچھے چل پڑا، بڑے سے تبہ خانے میں پہنچ کر جوزف نے عمران کو ایک مسٹر سرجن پر ابٹننگ سے لٹا دیا اور پھر مڑ کر وہ ایک کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"سنو جوزف۔۔۔۔۔ ماسٹر واقعی بیمار ہے، یہیں انہیں فوراً ہسپتال پہنچانا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ ماسٹر کو کوئی نقصان پہنچ جائے۔۔۔۔۔ جوانا نے جوزف کو ایک بار پھر سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا۔۔۔۔۔ ابھی لے چلتے ہیں؟۔۔۔۔۔ جوزف نے

ملکین ہی نہ ہو سکے گی۔ چنانچہ اس نے جوزف کو ہر ضرورت میں روکنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے پوری قوت سے اپنے آپ کو چھڑانے کے لئے زور لگانا شروع کر دیا۔ لیکن دوسرے شخصے یہ محسوس کر کے اس کا ذہن زلزلے کی زد میں آگیا کہ اس کا جسم سوائے معمولی سی حرکت کے ممکن طور پر حرکت میں ہی نہ آ رہا تھا۔ یقیناً جوزف نے اسے کسی قسم کا انجکشن بھی لگوا دیا تھا کیونکہ جو ان کی بے پناہ طاقت سے وہ بھی اگاہ تھا۔ جو ان کے جوڑے پہنچ گئے۔ اب وہ ممکن طور پر پہلے میں ہو چکا تھا۔ دیوار میں ٹکس ان لوہے کے کڑوں سے اپنے آپ کو آزاد کرانا اب ان کے بس میں ہی نہ رہا تھا۔ موٹری ویربلہ ہی کر کے کار ورازہ کھلا اور جوزف اندر داخل ہوا۔ اس نے اپنی پشت پر عجیب سی گھاس کا ایک بڑا سا بورا اٹھایا ہوا تھا گھاس سوکھی تھی۔ اس کے ساتھ جو اس کے دائیں ہاتھ میں ایک اور کپڑے کا تھیلہ تھا جو پانی سے بھیگا ہوا تھا۔ اس تھیلے کا منہ اوپر سے رسی کے ساتھ بندھا ہوا تھا اور تھیلے کے اندر شدید چمیل سی تھی جیسے اس کے اندر جاندار چریزی بند ہوں۔

جوزف احمق مت بڑا ماسٹر کا ذہن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جانے لگا۔ جوزف کے اندر داخل ہوتے ہی جو ان نے چھینٹے ہوئے کہا۔

خاموش رہو جو ان۔ تم وہ راز نہیں جانتے جن سے افریقہ کا شہزادہ جوزف دی گریٹ واقف ہے اس لئے میں

نے تمہیں بے حس کرنے والی دوا کا انجکشن بھی لگا دیا ہے اور ساتھ ہی تمہیں باندھ بھی دیا ہے تاکہ میں اطمینان سے کپالہ تھپے کے ذہیم و قح ڈاکٹر کے شخصے کے مطابق باس پر قبضہ کی ہوئی باریکی کی راج کو جھکا سکوں اور سنو اب اگر تم نے کوئی بات کی تو میں تمہارے منہ میں کپڑا ٹھونس دوں گا۔ جوزف نے ٹھاس کا بورا اور پانی سے بھیگا ہوا تھیلہ فرش پر رکھتے ہوئے سخت بیٹھے میں کہا۔

جوزف اطلو تم جو کچھ کرنا چاہتے ہو پیشک کرلو۔ لیکن ایکسٹو سے اجازت تو لے لو۔ جو ان نے دوسرے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

مجھے کسی سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے اور میں اس عمل میں کسی کی مداخلت بھی برداشت نہیں کر سکتا اس لئے میں نے شبلی فون کے ریسپورڈر اٹھا کر بیٹھے رکھ دیئے ہیں اور رانا فوٹس کا حفاظتی سسٹم بھی آن کر دیا ہے۔ اب جب تک میں نہ چاہوں گا کوئی مداخلت نہ کر سکے گا اور آخری بار کہہ رہا ہوں کہ خاموشی سے دیکھتے رہو ورنہ۔ جوزف نے ہر سے میں سے گھاس فرش پر ڈھیر کر دے ہوئے انتہائی سعنت بیٹھے میں کہا۔ تو جو ان جونٹ بیچنے کو خاموش ہو گیا کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ جوزف پاگل پن کی انتہا پر پہنچ چکا ہے اور اب وہ کسی طرح بھی باز نہ آئے گا۔ اس کے دل میں عمران جیسے عظیم شخص کے اس طرح ایک پاگل کے ہاتھوں ضائع ہو جانے پر شدید دکھ کی برسی

اٹھی اور بے اختیار اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ یہ اس کی عمر ان سے بے پناہ محبت کا شاعری ثبوت تھا۔ یہ وہی جوان تھا جو جیتے جاگتے انسانوں کی گردنیں توڑنے وقت انسانی سی مسرت محسوس کرتا تھا آج وہی جوان عمر ان کے انجام پر رو رہا تھا لیکن جوزف دنیا و مافیہا سے غافل اپنے ہی کام میں مصروف تھا۔ اس نے یہ عجیب سی خشک گھاس کے ڈھیر کو عمران کے سر پرچر کے چاروں طرف پھیلا دیا۔ اس کے بعد اس نے سر پرچر ٹائید کے ساتھ فٹک چڑھے کی بلیٹس سے عمران کا پورا جسم سر پرچر کے ساتھ اس طرح گھس کر دبا کر عمران جوش میں آ جانے کے باوجود حرکت نہ کر سکے۔ جوزف تیزی سے ایک الماری کی طرف بڑھا اور جب وہ الماری بند کر کے واپس پلٹا تو اس کے ہاتھ میں باریک مگر انتہائی تیز دھار خنجر تھا۔ اس کے چہرے پر بے پناہ ہراس رایت چھائی ہوئی تھی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ اس نے ایک لمحے کے لئے جہانگاہ طرف دیکھا اور پھر وہ اس پتیلے کی طرف بڑھ گیا جس کا منہ بندھا ہوا تھا۔ اس نے خنجر کی مدد سے اس پانی میں بھیجے گئے پتیلے کا منہ کھولا اور جڑانا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ جوزف نے بڑے پراسرار طریقے سے پتیلے میں ہاتھ ڈال کر ایک بڑی سی جوتھک کو باہر نکالا اور دوسرے لمحے اس نے تیز دھار خنجر کی مدد سے جو تک کی گردن کاٹ کر اس کا سر ایک طرف پھینکا اور اس کے تڑپتے ہوئے جسم کو اس نے پھرتی سے گھاس کے

ڈھیر پر بچھال دیا پھر تو اس کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے حرکت میں آ گئے اور پتیلے میں موجود بڑی بڑی جوتھکوں کے سر کٹنے لگے۔ جب عقیدہ خالی ہوا تو فرش پر ایک طرف جوتھکوں کے سروں کا ڈھیر بڑا ہوا تھا جبکہ ان کے جسم عمران کے چاروں طرف گھاس کے ڈھیر میں موجود تھے۔

اب دیکھا جوانا باریک کس طرح بھاگتی ہے۔ جوزف نے انتہائی مسرت جھرے بیٹے میں کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور عقیدہ تھا۔ اس نے اس پتیلے میں سے شراب کی چار بوتلیں نکالیں۔ گو جوزف شراب پینا چھوڑ چکا تھا اور عمران نے اسے شراب کی بجائے مخصوص نسخے سے بنا ہوا لولی پوپ چوسنے کی عادت ڈال دی تھی جس سے اس کا سرور پورا ہو جاتا تھا لیکن شاید شراب کی یہ بوتلیں الماری میں پڑی رہ گئی تھیں جو اب جوزف وہاں سے نکال لیا تھا۔ اس نے شراب عمران کے چاروں طرف موجود گھاس کے ڈھیر پر ڈالیں اور اس کے بعد اس نے جبب سے لائٹ نکال کر گھاس کو آگ لگائی مشروب کر دی۔ لائٹ کی مدد سے اس نے چاروں طرف موجود گھاس کو تیزی سے آگ لگائی اور پھر خود پیچھے ہٹ کر اس نے کمرے میں موجود بڑے بڑے دروازے آگ لگا دیئے۔ گھاس چڑخڑاہٹ کی آواز سے احرار حڑ جلتے لگی اور اس میں سے گہرے دودھیا رنگ کا دھواں اس قدر کثرت سے نکلا کہ عمران کا جسم اس گہرے

لئے عمران کے جسم میں زوردار حرکت ہوئی اور کمرہ زوردار چھینک سے گرج اٹھا پھر تو جیسے چھینکوں کا ایک طوفان سا اڑ گیا، ہر چھینک پر عمران کا جسم جھٹکے سے کھار ہا تھا لیکن اس کا جسم چونکہ بلیس سے بندھا ہوا تھا اس لئے وہ صرف جھٹکے کھار ہا تھا۔

”دیکھو جوان اب بارکی بھاگ رہی ہے۔“ — بار۔ بار۔ بارکی بھاگ رہی ہے۔ — دفع ہو رہی ہے۔ باس، اس کے تپنے سے انداز ہو رہا ہے۔ — بار۔ بار۔ بارکی بھاگ رہی ہے — بار۔ بار۔ — جوزف واقعی پاگلوں کے سے انداز میں تپتے مار رہا تھا، ادھر عمران مسلسل چھینک مارے جا رہا تھا، پھر آہستہ آہستہ اس کی چھینکوں میں کمی آتی گئی، عمران کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور آنکھوں میں سے مسلسل پانی بہہ رہا تھا، وہ لمبے لمبے سانس لے رہا تھا، جب کچھ دیر تک چھینک نہ آئی تو جوزف تیزی سے عمران کی طرف بڑھا اور خور سے اس کے منتوں کو دیکھنے لگا، پھر اس نے جلدی جلدی عمران کے جسم پر بندھی ہوئی بیٹس کھول کر مڑ مڑ کر دیں، عمران کی آنکھیں دوبارہ بند ہو گئی تھیں لیکن وہ مسلسل لمبے لمبے سانس لے رہا تھا۔

”میں نے دیکھ لیا ہے، بارکی فرار ہو گئی ہے، اس کے پروں کے نشانات باس کے منتوں کے باہر موجود ہیں۔“ — جوزف نے بڑے صبر سے جھرسے جھرسے میں کہا۔

جوان اسی طرح ہونٹ بیچنے خاموش کھڑا تھا، ظہر ہے وہ جوزف کو کیا کہتا کہ اب تک عمران نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول

دھویں میں چھپ گیا، کمرے میں چونکوں کے جھمبے، مڑاب اور اس عجیب سی گھاس کے جھٹے سے انتہائی کمزور اور نامانوس سی فوج پھیل گئی، یہ بڑا کس قدر تیز رفتاری سے گرجا کر چلے گا، اس کا وہی لگا جیسے وہ دنیا کے متعین ترین مقام پر کھڑا ہو، اس کا وہی جی پکڑانے لگا، بڑے بڑے ایگزاسٹ جھٹے کی وجہ سے دھواں تیزی سے کمرے سے نکلنا جاری تھا، اگر یہ ایگزاسٹ نہ چلائے جاتے تو یقیناً جوان اس قدر خوفناک ہوا اور دھویں سے بیہوش ہو جاتا لیکن دھواں عمران کے جسم سے اور پر اٹھنے ہی تیزی سے بلند ہوتا اور ایگزاسٹ کی وجہ سے کمرے سے باہر نکل جاتا۔

تقریباً پندرہ منٹ تک عمران کا جسم مکمل طور پر اس دھویں میں چھپا رہا، گھاس جل کر راکھ ہو گئی اور پھر دھواں آہستہ آہستہ ختم ہوتا چلا گیا، اب عمران کا جسم نظر آنے لگا گیا تھا لیکن وہ اسی طرح بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا، جوزف کھلے دروازے کے پاس کھڑا ہوا تھا، جب سارا دھواں کمرے سے غائب ہو گیا تو اس نے ایگزاسٹ بند کئے اور پھر عمران کے قریب آکر وہ جھکا، اس نے فرش پر پڑی ہوئی راکھ کی ایک بڑی چٹکی بھری اور عمران کی ناک کے دونوں منتوں میں ڈال کر وہ عمران کے چہرے پر جھکا اور اس نے زور سے عمران کے دونوں منتوں میں چونکیں ماریں اور پیچھے ہٹ گیا، جوان نے بے اختیار ہونٹ بیچنے لئے کیونکہ اب اسے مکمل یقین ہو گیا تھا کہ عمران کے دماغ میں اس راکھ کے جانے کے بعد عمران کا ذہن لازماً مارف ہو جائے گا لیکن دوسرے

اس قدر ناقابل یقین اور حیرت انگیز واقعہ تھا کہ اگر سب کچھ اس کی آنکھوں کے سامنے نہ ہوا ہوتا تو وہ سر کر بھی اس پر یقین نہ کرتا جبکہ دوسری طرف جوزف کے چہرے پر ایسی چمک تھی جیسے اس نے پوری دنیا کو شمع کر لیا ہو۔

• سواری جوانا نہیں تکلیف ہوئی۔ لیکن یہ ضروری تھا، ورنہ اس نے مداخلت کرنی تھی اور بار کی کے قبضے سے باس کو چھڑانا ممکن ہوتا۔ جوزف نے جوانا کو آزاد کرتے ہوئے عزت بھرے انداز میں کہا،

• اگر باس ٹھیک نہ ہو جاتا تو میں تمہیں کبھی صاف نہ کرتا جوزف، لیکن اب تو میرا دل کہہ رہا ہے کہ میں بھی جنگل میں جا کر رہنا شروع کروں۔ جنگل کے لوگ شہر دل میں رہنے والوں سے زیادہ عقلمند بہت جلد رہتے ہیں؟۔ جوانا نے چپکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا،

• ارے ارے شہر کے لوگوں نے کیا قصور کیا ہے تمہارا لڑکم انہیں بے وقوف سمجھ رہے ہو؟۔ اچانک عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ مردانہ لباس پہنے کمرے میں داخل ہو رہا تھا،

• باس جو کام جدید ترین میڈیکل سائنس نہ کر سکے اور جنگلی لڑکوں کو کر ڈالے تو پھر ایسی جدید ترین میڈیکل سائنس کا کیا اندازہ؟۔ جوانا نے جوزف کے ہمارے سے آہستہ آہستہ ہائی کر ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا،

• اب بتاؤ ہوا کیا تھا، مجھے تو اتنا یاد ہے کہ ہسپتال میں

وین اور جیسے ہی اس کا چہرہ دیوار کے ساتھ بندھے ہوئے تھا اس کی طرف ہوا وہ بڑی طرح اچھل کر فرش پر گھڑا ہو گیا۔

• مبارک ہو باس۔ بار کی فرار ہو گئی ہے۔ جوزف نے اس کے بڑھ کر عمران کے سامنے رکوع کے بل بٹھکتے ہوئے کہا،

• ارے یہ تمہیں کیا ہوا۔ اور یہ جوانا کیوں بندھا ہوا ہے۔ اور پھر میرے جسم پر زنا نہ لپکاس؟۔ عمران کی حیرت بھری آواز سنائی دی،

• جوانا کہہ رہا تھا کہ میں جاہل ہوں اس لئے میں نے جوانا کا باندھ دیا اور باس میں نے کھیلنا قبضے کے عظیم قوت و اثر کے لئے کی مدد سے بار کی کو بھگا دیا؟۔ جوزف نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا،

• بار کی کو بھگا دیا۔ کیا مطلب، ارے شب تار کے بچے جوانا کو کیوں باندھ دیا ہے، جلد ہی گرد اسے کھول دیں اتنی دیر میں یہ لباس بدل لوں، لباس بتا رہا ہے کہ پھر مجھ پر عورت بننے کا دورہ پڑ چکا ہے؟۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بھاگ پڑا، جوانا نے دیکھا کہ عمران کے جسم میں وہی پہلے جیسی چھرتی تھی حالانکہ اس سے پہلے وہ طور قوں کے سے انداز میں چل رہا تھا، عمران کی پوزیشن دیکھ کر جوانا کی آنکھیں حیرت سے چلیں گئیں، اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ واقعی احمق ہو، اس کے سامنے جو کچھ ہوا تھا

کی غذا سونکا گئی جس پر جوتی ہے چنانچہ میں وہاں جا کر گھاس لے آیا ۔
 خدق سے وہاں سے گھاس دو تین روز پہلے اکھڑ کر ایک طرف ڈھیر
 لائی تھی۔ اس طرح سوکھی ہوئی گھاس مل گئی اور اس کے ساتھ ہی
 انگوٹوں سے عقیلا بھی بھر لایا۔ باقی ذراچ ڈاکٹر نے جس طرح شراب
 گھاس پر ڈال کر جلدائی تھی اسی طرح میں نے کیا اور بارگیا اپنے
 ذہول کے نشانات چھوڑ کر فرار ہو گئی۔ — جوزف نے پہچتے
 ہوئے کہا۔

”بہت خوب۔ واقعی قدرت کے اسرار انتہائی حیرت انگیز
 ہوتے ہیں۔ کچھ جی معلوم نہ ہونے کے باوجود جینٹلک انٹی باڈیز کا
 انتہائی پیچیدہ وراثی سفر اکتیوا اس قدر کہ یہاں سے مکمل دوجا آتے۔
 انتہائی حیرت انگیز۔ — عمران نے ایک غویل سانس لینے
 کے کہا۔

”باس کی کوئی جدید زمانے کا آدمی سوچ بھی سکتا ہے کہ ایسا
 ہی ہو سکتا ہے لیکن آج میری آنکھوں نے خود یہ تاثر دیکھا ہے
 کہ آپ کی طرف سے قطع مایوس ہو گیا تھا۔ — جرنانے
 لڑھکتے ہوئے کہا۔

”جدید زمانے کا آدمی جدید انداز میں سوچتا ہے جبکہ قدیم
 زمانے کے افراد قدیم انداز میں سوچتے تھے۔ بس فرق اتنا ہے عقل
 بلکہ عیبلا ہی ہوتا ہے۔ اس وقت اسے جاو یا اسرار کہا جاتا تھا۔
 ٹھاکر اسے طلب یا سانس کہا جاتا ہے لیکن موجودہ دور کی خوش آمد
 ہے کہ آج کل کا انسان ان اسرار کا سائنسی تجربہ کر کے ان

مجھے جو کس کیا تھا اور مجھے ہلکا تھا جیسے اللہ تعالیٰ نے مجھے
 مردانہ جسم دے کر مجھ پر ظلم کیا جو اس کے بعد پھر مجھے ہوشیار
 میں ہسپتال کے عیسیٰ جیسے سے نکلی کر ٹیکسی میں بیٹھ کر یہاں آیا تھا
 میرے ذہن میں اس وقت ایک ہی خواہش تھی کہ چلو جسم مراد
 سہی لیکن لباس تو زندہ پہنتا ہوں۔ پھر مجھے ہلکا ہلکا یاد ہے کہ
 میں نے بھاری زندہ لباس پہنا ’میک اپ کیا‘ جو لڑی پہنی اس
 سے جیسے مجھے بڑی انگوٹھی سی مسرت محسوس ہو رہی تھی لیکن پھر
 سارے نقوش و حوصلے پڑنے لگے۔ تم دو دن کچھ باتیں کر رہے
 تھے۔ اس وقت تو مجھے ان باتوں کا ادراک ہو رہا تھا لیکن اب کچھ
 یاد نہیں کہ تم کیا باتیں کر رہے تھے۔ اس کے بعد اب جو کس آیا
 ہے۔ — عمران نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جب
 جواب میں جرنانے عمران کی آمد سے ملے کہ اب تک کسے قہر
 حالات اسے تفصیل سے بتانے تو عمران بے اختیار چونک پڑا
 ”اوہ جوزف تم نے جیہاڑی گھاس جلدائی تھی۔ ہورے کے
 کنارے پر تو وہی نظر آرہی ہے۔ — عمران نے ایک طرف
 پڑے ہوئے گھاس کے ہورے کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”جیہاڑی تو میں نہیں جانتا باس۔ کہا لافیسے کے قہر
 ڈاکٹر نے بارگیا کو جھگانے کے لئے متو کا گھاس اکٹھی کی تھی۔
 میں نے شمالی پارک کے ایک حصے میں اس گھاس کو دیکھا تھا
 پانی کے بوہڑ کے اُس پاس، اور مجھے معلوم ہے کہ جہاں متو کا
 گھاس ہو وہاں قریب پانی میں جو تکس بھی ہوتی ہیں کیونکہ جہاں

کی اصل اہیت کو سمجھ لیتا ہے۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جدید انداز میں کیا ہوا ہے۔ جیسا کہ گلاس میں قدرتی طور پر جینک انٹن باؤیز کے بعد کثرت پائی جاتی ہے جو انسانی ذہن کے خلیات کو اور یکنی حالت میں ایڈجسٹ کرنے میں بے حد معاون ہوتی ہیں۔ انسانی ذہن کے اور یکنی خلیات، کو شکست و در شکست سے بچانے کے لئے اس گلاس سے جینک انٹن باؤیز دو تیار کی جاتی ہے جو پوری دنیا کے ذہنی مہینوں میں عام استعمال ہوتی ہے۔ چونکہ کی خرابی کا بھی یہی گلاس ہے۔ اس طرح جو گلاس کے جسم میں جینک انٹن باؤیز کا حیوانی استعمال کثرت سے ہو جاتا ہے اس طرح نورامی بناتی ہے حیوانی جینک انٹن باؤیز کا جو رہن گیا جس نے میرے ذہن میں موجود تبدیل شدہ خلیات پر اثر ڈالا اور انہیں اور یکنی حالت میں ایڈجسٹ کر دیا۔ لیکن جینک انٹن باؤیز کے جوہر سے پُر دھریں نے لازماً ذہن پر اپنا ایک غلاف قائم کر دیا ہو گا جسے اگر نہ توڑا جائے تو نتیجہ ہمیشہ کی رہنمائی کی صورت میں بھی نکل سکتا تھا اس لئے ناک میں چڑھائی گئی راہ جب اور پہنچی تو اس نے دماغ میں شدید اختلاف پیدا کیا۔ اس اختلاف کے قدرتی نتیجے کے طور پر مسلسل جینک انٹن باؤیز اور اس طرح یہ غلاف ختم ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی ذہنی خلیات کی ری ایڈجسٹنگ کا یہ پیچیدہ عمل پُر اسرار طور پر مکمل ہو گیا۔ ایسا عمل جسے طبی طور پر مکمل کرنے کا مرحلہ بڑے سے بڑا ڈاکٹر بھی نہ کر پاتا ہے۔

عمران نے جوزف کے اس عمل کو بھرپور سائنسی تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

• پاس آپ یہ باتیں کر کے کپالاک کے عظیم دماغ ڈاکٹر کی شان میں گت خمی کر رہے ہیں۔ عظیم دماغ ڈاکٹر کو معلوم ہے کہ بارکی کو کس طرح بھگا یا جاتا ہے اور آپ نے دیکھا کہ بہر حال بارکی بھاگ گئی۔ — جوزف نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید عمران کے اس سائنسی تجزیے سے شدید ذہنی کوفت پہنچی تھی۔

• ارے کپالاک کا دماغ ڈاکٹر واقعی عظیم ہے، سچا ہے۔ — عمران نے اٹھ کر جوزف کے کاندھے پر ہتھکی دیتے ہوئے کہا۔

اور جوزف کا پھولا ہوا سینہ اور زیادہ پھول گیا اور چہرے پر انکشافی مسیجک ابھر آئی۔

• واقعی دماغ ڈاکٹر سچا ہے ماسٹر، آج سے میں بھی دماغ ڈاکٹر کا قائل ہو گیا ہوں، میرا تو دل چاہتا ہے اس دماغ ڈاکٹر کے بارگی پر چھو لوں، لیکن وہ تو شاید اب زندہ نہ ہو۔ — جو انہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• کوئی بات نہیں، دادا! استاد کے پیر چھو لو، وہ تو زندہ ہے، عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

• دادا! استاد — وہ کون؟ — جو انہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

اور جوزف بھی جو بک کر عمران کو دیکھنے لگا۔

• دماغ ڈاکٹر کا استاد دماغ وہ خود تھا، ڈاکٹر ہی اسے میں نے سکھا دی، بس وہ دماغ ڈاکٹر بن گیا۔ — عمران نے کہا اور جو انہ نے اختیار نہیں پڑا جبکہ جوزف کے ہونٹ چبھ

گئے۔ اس کا اندازہ بتا رہا تھا کہ اگر عمران کی بیمانے کسی اور نے یہ الفاظ کہے ہوتے تو جو زف مرنے مارنے پر آمادہ ہو جاتا لیکن نظا ہر سہے عمران کو وہ کیا کہتا، اس لئے خون کے گھونٹ لپی کر رہ گیا۔

• ذرا فون تو لے آؤ۔ میں معلوم تو کر لوں کہ میرے ذہنی طور پر عورت بن جانے سے زمانے میں کیا کیا انقلابات آئے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے جو زف سے کہا۔

• سیس پاس۔۔۔۔۔ جو زف نے مرہٹے ہوئے کہا اور تیزی سے بر روی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

• اب صبح لطف آئے گا۔ سارے ہی سمجھے بیٹھے ہوں گے کہ میں ذہنی طور پر عورت بن چکا ہوں۔ اب انہیں کیا معلوم کہ کپڑے کے وح ڈاکٹر کی روح جو زف میں حلول کر گئی اور عمران دوبارہ مرد بن چکا ہے؟۔۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں شرارت بھری چمک موجود تھی اور جوانانہ قیامت مسکرا دیا کیونکہ وہ سمجھ گیا تھا کہ اب عمران سیکرٹ سروس کے سارے ممبران کو اس غلط فہمی کی وجہ سے گنہگار بنا چکا ہے سچا کر کہہ دے گا۔

ایک بڑے سے کمرے کے فرش پر سیکرٹ سروس کے تقریباً دوکان میں تیرے میٹر سے انداز میں پرٹے ہوئے تھے۔ ان کی آنکھیں دھڑکی تھیں۔ ذہن کام کر رہے تھے لیکن انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کو کسی غیر مرئی قوت نے جکڑ لیا۔ تنور پر اور اس کے ساتھ ہی ایک جگہ اکٹھے پرٹے ہوئے ایک ان سے ذرا ہٹ کر ٹائیگر اور ان سے ایک طرف جویا اور ایک کپڑے کی شکل میں موجود تھے۔ گو سولے جویا کے باقی سب اس میں تھے لیکن یہ میک اپ ایسے تھے جنہیں وہ سب نے تھے جبکہ ٹائیگر نے اپنا تعارف اسی وقت کرایا تھا جب کہ صدف اور کپڑے کی شکل کو اندر لے کر چھپکا گیا تھا اور نہ باکی آمد سے قبل وہ خاموشی سے پڑا رہا تھا۔ تنور نے جویا ساری سورت حال تادی حتیٰ کہ کس طرح انہوں نے مارن

ایک خیال آرہا ہے۔ مجھے یاد آرہا ہے کہ عمران نے ایک بار ایک دوران بتایا تھا کہ وہ بظاہر انتہائی آسان بحث کے دوران بتایا تھا کہ بے حس کر دینے والی تمام شے ایک عصاب پر اثر کرتی ہیں اور اعصاب کو کنٹرول کرنے والے حرام مغز پر ہی ان کا اثر ہوتا ہے۔ چوہان نے پوچھا: "پوہان نے پوچھا: "اس نے کہا جو گا کہ حرام مغز کو گردن کے عقب سے نکال کر ٹھیک کر دیا جائے؟" تنویر نے مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا:

"اود۔ اود۔ مجھے یاد آگئی۔ بالکل یاد آگئی۔ اس نے کہا تھا کہ بے حس کر دینے والی تمام شے میں حرام مغز کے اندر خون کی ایک رگوں میں اپنا ایک مرکز بنا کر خون کی رفتار کو سست کر دیتی ہیں۔ اسی وجہ سے انسانی جسم میں موجود اعصاب تک حرام مغز سے پہنچنے والی تحریک انتہائی سست ہو جاتی ہے۔ اور آدمی کا جسم بے حس سا ہو جاتا ہے اس لئے اگر حرام مغز کی مین رگ میں سے ذرا سا خون نکال دیا جائے تو ان شہا حوں کی سرکویت ختم ہو جاتی ہے اور اس طرح ان کا اثر خون کے دوران پر ختم ہو جاتا ہے اور انسان ٹھیک ہو جاتا ہے؟"

چوہان نے جلدی جلدی کہنا شروع کر دیا۔ "اود پھر تو واقعی یہ آسان ترین نسخہ ہے۔ پھر د میں پہلے اپنے آپ پر کوشش کرتا ہوں؟" صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس نے آہستہ سے اپنے کوٹ کے اندر کی طرف ہاتھ پہنچایا اور پھر کچھ دیر بعد جب اس کا ہاتھ چوٹی

ہاں بتایا تھا۔ دہی تو مجھے یاد نہیں آرہا۔ بڑا آسان سا توڑ تھا۔ ایسا کہ میں بے اختیار ہنس پڑا تھا۔ لیکن اب میرے ذہن سے وہ محو ہو چکا ہے۔ چوہان نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا:

"ذہن پر زور دو چوہان! درزیہ لوگ ہمیں اس حالت میں گولیوں سے اڑا دیں گے اور آج بے بسی کی موت مارے جائیں گے۔" صفدر نے کہا اور چوہان نے اُنکاحیں بند کر لیں۔

"سو ری صفدر — مجھے کچھ یاد نہیں آرہا بس اتنا یاد

یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اس کا جسم کبھی بے حس ہوا ہی نہ ہو۔ اس کے اس طرح اچھل کر کھڑے ہونے سے کمرے کے فرش پر پڑے جوئے سارے نمبران کے چہرے اسی حالت میں بھی سرت سے کھڑا ہو گئے۔ نگاہر ہے عمران کا بتایا ہوا یہ نسخہ سونفیدہ درست ثابت ہوا تھا۔

”دیکھا۔ دیکھا تصویر، اب بتو تم تو کہہ رہے تھے کہ عمران صرف ذاق کرنا ہی جانتا ہے۔“ جولیانے ایسے ہیچے می کہا جیسے یہ نسخہ عمران کی بجائے اس کا ہی ایجاد کردہ ہو۔

”کمال ہے۔ عمران کو تو سیاسی بن جانا چاہیے۔ وہ بالیے نوٹے ٹوٹکے استعمال کرتے ہیں۔“ تصویر نے منہ بٹاتے ہوئے کہا۔ اور سب اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑے۔ اس دوران صفدر نے کیپٹن شکیل کا بھی فنی آپریشن کر ڈالا اور کیپٹن شکیل بھی ٹھیک ہو گیا۔ پھر تو صفدر کے ہاتھ واقعی انتہائی مہارت اور تیزی سے حرکت میں آ گئے اور عقڑی دیر بعد ہی ٹائیگر سمیت سب لوگ بالکل ٹھیک ہو گئے۔ گردن کے عقبی حصے میں سے نکلنے والے خون کو گردن پر رومالی باندھ کر رک دیا گیا تھا۔ ویسے بھی صفدر نے اس قدر ہلکا کٹ لگایا تھا کہ معمولی سا خون رسنے کے بعد خود بخود بند ہو گیا تھا۔ اس کے باوجود رومالی باندھ دیئے گئے تھے تاکہ حرکت کرنے سے پھر نہ خون بہنا شروع ہو جائے۔ ابھی وہ لوگ رومالی باندھ کر فارغ ہوئے ہی تھے کہ انہیں بند دروازے کی دوسری طرف سے دو آدمیوں کے قدموں

کی سی رفتار سے کوٹ کی اندرونی طرف سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک باریک نوک والا تیز دھار خنجر تھا۔ خیال رکھنا صفدر کہیں مین رگ ہی نہ کاٹ ڈالے۔ کیپٹن شکیل نے تشویش جھرسے پیچھے میں کہا۔

”نہر نہ کرو۔“ صفدر نے اہستہ سے کہا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنی گردن کے عقبی میں لے جانے کی کوشش شروع کر دی چونکہ جسم میں حرکت انتہائی سست تھی اس لئے کافی دیر اور کوشش کے بعد اس کے دونوں ہاتھ گردن کے عقبی میں سینچے۔ صفدر نے خالی ہاتھ کی دو انگلیوں کی مدد سے حرام مغز کی مین رگ ٹوٹن شروع کر دی۔ اور پھر اس کی دونوں انگلیاں ایک جگہ جم گئیں پھر اس نے خنجر کی نوک دونوں انگلیوں کے درمیان ممبری سے خلا کے اندر رکھنے کی کوشش کی۔ خنجر کی تیز دھار کی رگ سے اس کی ایک انگلی پر کٹ بھی لگ گیا لیکن اس نے پرواہ نہ کی اور پھر غصہ سے جگہ پر خنجر کی نوک رکھ کر اس نے خنجر کو اہستہ سے جھٹکا دیا تو بے اختیار اس کے منہ سے کسکھاری سی نکل گئی۔ کہا کہ انگلیوں کے درمیان سے خون کی ہلکی سی دھار باہر کو نکلی اور اس کے ساتھ ہی صفدر کے جسم کو اچانک ایک زوردار جھٹکا لگا لیکن خنجر والا ہاتھ وہ پہلے ہی گردن سے دور کر چکا تھا۔ درنہ اس قدر زوردار جھٹکے سے اسے شدید نقصان بھی پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اس جھٹکے کا مابعد اثر انتہائی مثبت انداز میں ہوا کہ صفدر کا جسم یکلاخت تیزی سے حرکت میں آیا اور دوسرے لمحے وہ

کی تیز تر آواز سنائی دی اور وہ سب چونک کر تیزی سے کھلے
 ہوئے دروازے کی دونوں سائیڈوں پر ہو گئے۔ قدموں کی آواز
 تیزی سے قریب آتی جا رہی تھیں اور چند لمحوں بعد دھماکے سے
 دروازہ کھلا اور مشین گنوں سے مسلح دو افراد اچھل کر اندر داخل ہوئے
 لیکن دوسرے لمحے جیسے بھوکے عقاب پر نہ دی پر چھپتے ہیں اسی
 طرح تنویر اور ٹائیگر ان دونوں پر جھپٹ پڑے جبکہ صفدر نے
 پہلی کی سی تیزی سے دروازے کے پٹ بند کر دیئے۔ وہ دونوں
 چھینے ہوئے آلت کر منہ کے بل فرش پر جا گرے جبکہ تنویر اور
 ٹائیگر نے ان کے ہاتھوں سے مشین گنیں چھین لی تھیں۔ دوسرے
 لمحے پٹاش کی آواز کے ساتھ ہی تنویر نے مشین گن کا دستہ ایک
 اٹھتے ہوئے آدمی کی گھوڑی پر جھانپا دیا اور ضرب اس قدر پر قوت
 ملی کہ اس آدمی کی گھوڑی کی جھکیوں سے پٹاش گئی اور اس کا جسم
 ایک لمحے کے لئے تڑپا اور پھر سلاکت ہو گیا جبکہ ٹائیگر نے مشین
 گن کی نالی دوسرے آدمی کی کپٹھی پر رکھ دی تھی اور اس آدمی کا
 چہرہ خوف اور حیرت سے مسخ ہو گیا تھا۔
 "خبردار۔ اگر آواز نکالی تو۔۔۔ ٹائیگر نے بھڑپنے
 کی طرح عزتے ہوئے کہا۔
 "تت۔ تت۔ تم تو۔۔۔" اس آدمی نے بُری طرح
 ہلکاتے ہوئے کچھ کہنا چاہا لیکن ٹائیگر نے مشین گن کی نالی کو
 اس کی کپٹھی پر اور دبا دیا تو اس کا فقرہ ادھورہ ہی رہ گیا۔
 "اسے کھرا کر دو۔۔۔ صفدر نے ٹائیگر سے کہا۔

"کھرے ہو جاؤ۔۔۔ ٹائیگر نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔
 اور وہ آدمی جیسے ہی آٹھ کر کھڑا ہوا صفدر کا بازو گھوما اور وہ آدمی
 ایک بار پھر چیخا ہوا اچھل کر فرش پر جا گرا۔ صفدر نے انگلی کا
 بک پروری قوت سے اس کی کپٹھی پر چھایا تھا۔ بیٹھے گرتے ہی اس
 کے جسم نے دو تین جھٹکے کھائے اور پھر وہ سلاکت ہو گیا۔
 "اس کا خیال رکھنا۔ میں باہر کی پوئشن چیک کر لوں۔"
 صفدر نے ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن لیتے ہوئے کہا۔
 "اکیلے مت جاؤ صفدر! ہم سب کو اکٹھا جانا چاہیے۔"
 جولیا نے کہا۔

"میں مس جولیا۔۔۔ بچانے یہاں ان لوگوں کی کتنی تعداد ہو
 سب اٹھتے گئے تو چیک ہو جائیں گے۔ میں پہلے صورت حال دیکھ
 لوں" اس کے بعد باقاعدہ پروگرام بنا کر جانیں گے۔ صفدر نے
 جواب دیتے ہوئے کہا اور اس بار جولیا نے کوئی اعتراض نہ کیا تو
 صفدر مشین گن لئے آہستہ سے دروازہ کھولی کہ باہر راہداری میں
 آگیا۔ راہداری کا اختتام سیرجیوں پر ہو رہا تھا جس کے آخر میں ایک
 اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ صفدر دبے پاؤں سیرجیاں چڑھتا
 ہوا اوپر دروازے میں پہنچ کر رک گیا۔ دروازے کی دوسری طرف
 ایک اور راہداری تھی جس میں اس وقت کوئی آدمی موجود نہ تھا۔
 صفدر دروازے سے نکل کر اس راہداری میں آگیا۔ راہداری ایک
 طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف سے مڑ کر اس کی نظروں
 سے غائب ہو رہی تھی۔ پوری راہداری میں سوائے اس دروازے

ایک اور آدمی نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات ہو تو میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ ان میں سے ایک نے ریسپور اٹھا لیا۔

”میس باس۔“ یا میر بولی رہا ہوں۔“ جس آدمی نے ریسپور اٹھا لیا تھا اس کی آواز سنائی دی۔

”میس باس۔“ مارٹن اور الفرو انہیں گولیاں مار کر اب برقی بجٹی میں ڈال رہے ہیں۔“ چند لمحوں تک دوسری طرف سے بات سننے کے بعد اسی آدمی نے کہا اور پھر اسی نے ریسپور رکھ دیا۔

”باس کہہ رہا ہے جب وہ دونوں واپس آئیں تو اسے تفصیلی رپورٹ دی جائے۔“ یا میر نے ریسپور رکھ کر کہا۔

”ہاں، والٹر کو اگر اس قدر جلدی تھی تو ان دونوں کے ساتھ چلا جاتا۔“ ایک اور آدمی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے صفدر نے ایکشن میں آنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے مشین گن کی نالی موڑ کر آگے بڑھائی اور اس کا رخ اس ڈال کر اس کی طرف کر کے وہ ایک جھٹکے سے سامنے آیا پھر پک جھپکنے میں اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ریٹ ریٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی وہ ساتوں کے ساتوں وہیں کرسیوں سمیت اچھل کر فرار ہو کر گئے اور کچھ دیر تک بڑی طرح ہاتھ پیر مارنے کے بعد ساکت

کے اور کوئی دروازہ نہ تھا۔ صفدر دیوار کے ساتھ ساتھ چلتا ہوا موڑ کی طرف بڑھ گیا۔ موڑ کے قریب پہنچ کر وہ رک گیا اور اس سے سرانگے نکال کر دیکھا تو راجداری کے موڑ پر ایک برشے مکڑے کا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور اس مکڑے میں سات افراد کوسوں پر بیٹھے مشاب نوشی میں مصروف تھے۔ وہ سب ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے تین افراد کی تو دروازے کی طرف پشت تھی جبکہ دو کا رخ دروازے کی طرف ہی تھا اور دو سائیڈوں میں تھے۔ میز پر مشاب کی بوتلیں موجود تھیں اور وہ سب مشاب نوشی میں مصروف تھے۔ یہ ساتوں کے ساتوں غیر ملکی تھے۔

”ابھی تک مارٹن اور الفرو واپس نہیں آئے۔“ ان میں سے ایک کی آواز سنائی دی۔

”سات آٹھ افراد کو گولیوں سے چھلنی کرنا اور پھر انہیں برقی بجٹی میں ڈالنے میں دقت تو بہر حال لگے گا۔“ ایک اور آدمی بولا۔

”لیکن نائنگ کی آوازیں بھی سنائی نہیں دیں۔ میرا خیال ہے ہمیں خود جا کر معلوم کرنا چاہیے۔ وہ لوگ میکٹ مردوں کے دکن ہیں۔ عام سے لوگ نہیں ہیں۔“ پہلے آدمی نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”ارے ڈشوا، تم خواہ مخواہ گجرا رہے ہو۔ وہ کیچوڑی سے بھی بدتر لڑیشن میں ہیں۔ ان بچاروں نے کیا کرنا ہے۔ دونوں دروازے بند کر دینے جائیں تو آوازیں کہاں آسکتی ہیں۔“

متوڑی دیر بعد صفدر واپس آگیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

باہر ایک آدمی گیٹ کے پاس موجود تھا۔ میں نے اسے مار گرایا ہے۔ اس کا پاس پیسنے والا ہوگا۔ تم سائے ساتھیوں کو یہاں بلاؤ۔ میں وہاں گیٹ کے پاس جا کر رہتا ہوں۔ صفدر نے تیز تیز بے میں کہا اور پھر واپس مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔

یہ کمرہ برآمدے میں کھلتا تھا اور اس کے آگے ایک بڑا لان اور پھر چار دیواری اور پھر ایک تھا۔ چھانک کے ساتھ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جہاں وہ آدمی پڑا ہوا تھا جسے اچانک صفدر نے جا کر خڑایا تھا۔ صفدر جب واپس اس کمرے میں پہنچا تو وہ آدمی ابھی تک فرش پر بیہوش پڑا تھا۔ صفدر نے اپنا بیٹ کھول کر اس کے ماتھے عقب پر باندھے اور پھر اس کی جیب سے رو مال پکڑ کر اس نے رو مال اس کے منہ میں ٹھونس دیا۔ اب وہ فوراً حرکت کر سکتا تھا اور نہ چیخ سکتا تھا۔ ابھی صفدر اس کی طرف سے غارت ہوا ہی تھا کہ گیٹ کے باہر کار کی برکیں گنے کی آواز سنائی دی اور صفدر تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے اسے دروازے میں سنگے ہونے پر بچنے کی آواز سنائی دی۔ گوجھاگ میں چھوٹی کھڑکی موجود تھی لیکن صفدر جاننا تھا کہ آئے والا کوئی باس ہے۔ اس لمحے چھوٹی کھڑکی سے باہر جانے کا مطلب اسے جو شیار کرنا تھا اس لمحے صفدر نے

تنت - تنت تم اور یہاں : — والٹر کا منہ حیرت کی شدت سے پورا کھل گیا تھا اور چہرہ مسخ سا ہو گیا تھا۔ دوسرے لمحے اس نے بے اختیار دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی آنکھیں ملنی شروع کر دیں اور اتنی دیر میں صفدر اور اس کے پیچھے داخل ہونے والا تنویر مشین گئیں اس کے سر پر پہنچ گئے۔

تنت - تنت - ہر دو میں جو۔ تم تو والٹر کی حالت واقعی غراب ہو رہی تھی۔ وہ اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ان دونوں کو دیکھ رہا تھا جیسے آنکھیں ملنے کے باوجود اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ کر رہا ہو۔

تنویر نے یکایک اسے بازو سے پکڑ کر اپنی طرف ایک زوردار جھٹکے سے کھینچا اور بھاری والٹر یکایک چپٹن ہوا کرسی سے اچھلی کر تنویر کے سامنے زمین پر جا گرا۔ دوسرے لمحے تنویر کا مشین گن والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور — مشین گن کا بھاری دستہ والٹر کی کھڑکی سے نکلا۔ والٹر کے حلق سے زوردار چیخ نکلی۔ تنویر نے ایک اور ضرب لگائی تو والٹر کا بل کھاتا ہوا جسم یکایک ساکت ہو گیا۔ صفدر فیماوش کھڑا تھا۔ اس نے تنویر کو روکا نہ تھا کیونکہ وہ بھی بہر حال ابھی اس کمرے کے باہر کے رخ کو چیک کرنا چاہتا تھا۔

تم اس کا خیال کرو میں باہر دیکھتا ہوں : — صفدر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور سامنے موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

چھوٹی کھڑکی کھولنے کی بجائے بین گیت کھولا اور پھر اس کے ایک پرٹ کے پیچھے خود بھی ہو گیا۔ اسے خطرہ اپنے ساتھیوں کی طرف سے تھا نہ کہ کہیں بزرگی آواز سن کر وہ برآمدے میں نہ آجائیں لیکن برآمدہ خالی پڑا تھا۔ دوسرے لمحے سفید رنگ کی ایک کار تیزی سے کھلے چھانک میں سے ہو کر برآمدے کے سامنے موجود پورچ کی طرف تیزی سے بڑھتی گئی اور صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے چھانک کو دوبارہ بند کیا اور پھر جب تک کار جا کر پورچ میں رکتی، صفدر جھکے جھکے انداز میں اس کی عقب کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ جھکے جھکے انداز میں اس لئے دوڑ رہا تھا۔ تاکہ وہ ہاس کار کے عقبی آئینے میں اس کی شکل نہ دیکھ لے۔ لیکن شاید اس ہاس کے تصور میں بھی یہ نہ تھا کہ یہاں صورتحال بدل چکی ہے۔ اس لئے جب تک صفدر کار کے قریب پہنچا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود آدمی دروازہ کھول کر بیٹھے اُترا اور پھر دروازہ بند کر کے وہ برآمدے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ دیکھتے صفدر نے چیخ کر کہا۔

”خبردار! آٹھ اٹھا دو!“ — صفدر کی آواز گونج دار تھی اور عقب سے صفدر کی آواز سن کر وہ آدمی بجلی کی سی تیزی سے مڑا ہی تھا کہ دیکھتے صفدر نے کسی چپتے کی طرح چھلانگ لگائی اور اس آدمی کو ساتھ لیتا ہوا وہ برآمدے کی سیڑھیوں میں جا گرا۔ اس آدمی کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اس طرح اچانک سیڑھیوں پر پشت کے بل گرنے کی وجہ سے

اس کی ریڑھ کی ہڈی کو زوردار ضرب آئی تھی۔ صفدر چونکہ پہلے ہی سنبھلا ہوا تھا اس لئے سینچے گرتے ہی اس نے تلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ برآمدے میں کھڑا تھا جبکہ وہ آدمی سیڑھیوں پر ہی بڑی طرح لوٹ پوٹ ہو رہا تھا۔ مشین گن چھلانگ لگانے کی وجہ سے صفدر پہلے ہی آٹھ سے چھوڑ چکا تھا اس لئے تلابازی کھا کر سیدھے اُترتے ہوئے صفدر نے ایک بار پھر جب لگایا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اس نے سب سے پہلے کار کی آڑ کے کرشین گن اٹھائی، کار کی آڑ اس نے جان بوجھ کر لے لی تھی کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ وہ آدمی کہیں عقب سے اس پر فائر نہ کر دے لیکن جب مشین گن اٹھا کر وہ مڑا تو اس نے اس ہاس کو سیڑھیوں کے نیچے ساکت پرشے ہوئے دیکھا۔ اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے سرخ ہو چکا تھا صفدر نے مشین گن کا نڈھے سے ڈکائی اور جھجک کر پہلے اس ہاس کی بیض چیک کی جب اسے اطمینان ہو گیا کہ وہ طویل عرصے تک جوش میں نہیں آسکتا تو اس نے اسے اٹھا کر کا نڈھے پر ڈالا اور تیزی سے اسی کمرے کی طرف بڑھ گیا جہاں وہ نمونیر اور دائر کو چھوڑ آیا تھا۔

باقی کہ ہسپتال کے عقبی حصے کا بند دروازہ کھلا ہوا ہے اور
 عمران غائب ہے چونکہ اسے طویل نیند کا انجکشن دیا گیا تھا
 اس لئے سب اس کی طرف سے مطمئن تھے، اب بھی اسے ہسپتال
 کے اندر گرو کافی چیک کیا گیا ہے لیکن اس کا کہیں پرہ نہیں چل
 سکا، ظاہر ہے بلیک زبرد کیا کہتا، اس نے صرف ڈاکٹر صدیقی
 کو اس کی اور اس کے عملے کی عقلت پر جھڑک کر ریسپورڈ رکھ دیا
 تھا۔ اسے یقین تھا کہ سیکرٹ سروس کی طرح بلیک ٹھنڈے رکے
 ایجنٹ کسی پراسرار طریقے سے عمران کو بھی اغوا کر کے لے گئے
 ہیں۔ یہ ایک ایسی سچویشن تھی جو اس سے پہلے آج تک پیدا نہ
 ہوئی تھی کہ پوری سیکرٹ سروس اور عمران سب اس طرح غائب
 ہو گئے ہوں، ایک لحاظ سے اس کا ذہن ماؤف سا ہو کر رہ گیا
 تھا کہ اب وہ کسے تو کیا کرے، اسی ادھیڑ میں اور اضطراب کے
 عالم میں وہ آپریشن روم میں ہی ٹہل رہا تھا۔ کسی بھی امکان کی
 فطرت سے بچنے کے لئے اس نے دانش منزل کا مکمل حفاظتی
 نظام آن کر دیا تھا لیکن ظاہر ہے اس سے مسئلہ تو حل نہ ہو سکتا
 تھا، اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی اچانک بج اٹھی اور بلیک زبرد
 ریکلنٹ چونک پڑا، ایک لمحے کے لئے تو وہ حیرت سے اس
 طرح فون کو دیکھنے لگا جیسے اسے گھنٹی بجنے پر حیرت ہو رہی
 ہو کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے تو اسے فون کرنے والے سب
 غائب ہو چکے تھے، پھر فون کس نے کیا ہو گا لیکن دوسرے
 لمحے اس نے جھپٹ کر ریسپورڈ اٹھا لیا۔

بلیک زبرد بڑی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں
 آپریشن روم میں ٹہل رہا تھا، اسے اس طرح ٹھٹھکتے ہوئے تقریباً
 ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔ پوری سیکرٹ سروس مع ٹائیگر کے
 غائب ہو چکی تھی، بلیک زبرد خود ہمارے مکالمے والی کو بھی
 چیک کر آیا تھا لیکن وہ کوئی ہانسل ہی خالی تھی، اس نے
 اس کے تہ خانے بھی چیک کئے لیکن وہاں کوئی آدمی نہ تھا،
 حتیٰ کہ وہاں سامان نام کی بھی کوئی چیز نہ تھی وہاں سے مایوس
 ہو کر وہ واپس دانش منزل آیا تو یہاں ٹیلیفون ریکارڈ سے
 اسے معلوم ہوا کہ ہسپتال سے ڈاکٹر صدیقی نے پینام ریکارڈ
 کرایا ہے کہ عمران صاحب اپنے کمرے سے پراسرار طور پر
 غائب ہو چکے ہیں۔ یہ اس کے لئے ایک اور ذہنی دھچکا تھا،
 اس نے ڈاکٹر صدیقی کو فون کیا تو ڈاکٹر صدیقی نے تعقیل

• ایکسٹو۔۔۔۔۔ بلیک زیرو باوجود کوشش کے اس بار اپنے بچے کو سپاٹ نہ بنا سکا تھا۔ اس کے بچے میں اضطراب نمایاں تھا۔

• جولیہ بول رہی ہوں باس؟۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے جولیہ کی آواز سنائی دی اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے جولیہ کی آواز کسی دوسری دنیا سے آرہی ہو۔ اس نے فوری طور پر اپنے ذہن کو سمجھانے کی کوشش کی ورنہ جولیہ کی آواز سننے ہی اس کا دل بے اختیار چاٹا کہ وہ اس سے چیخ چیخ کر پوچھے کہ وہ سب کہاں غائب ہو گئے تھے۔

• لیس۔۔۔۔۔ کافی جدوجہد کے بعد بڑی مشکل سے بلیک زیرو کے منہ سے لیس ہی لفظ نکلا تھا اور جواب میں جب جولیہ نے تفصیل بتانی مشروع کی تو بلیک زیرو کی آنکھیں حیرت سے پھلتی چلی گئیں۔ لیکن اس نے جولیہ کی رپورٹ میں کوئی مداخلت نہ کی البتہ جولیہ کی رپورٹ سے اسے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ عمران رانا ہاؤس میں ہے اور رانا ہاؤس کی نگرانی بلیک تھنڈر کے دو آدمی کر رہے ہیں اور ان کے پاس کوئی زیرو۔ ایس۔ ایس مشین بھی ہے یہ تفصیل واٹر پگتھ دے معلوم ہوئی تھی۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ ان تینوں یہوش شخص افراد کو فوراً دانش منزل پہنچا دو اور تم سب میری طرف سے آئندہ حکم تک متبادل رہائش گاہوں کی بجائے مختلف ہوٹلوں میں پھیرو گئے۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے سپاٹ بچے میں کہا اور کریڈل

بکرہ رابطہ ختم کر دیا۔ اب وہ پوری طرح سنبھل چکا تھا اور ایک رپورٹ سن کر اسے مکمل طور پر اطمینان ہو گیا تھا کہ برٹ سرورس نے ایک لحاظ سے بلیک تھنڈر کے مقامی زکوٰۃ سرپر قبضہ کر کے مقامی انجینئروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ لیکن یہ ایک وہ ان کے پاس سے مزید معلومات حاصل نہ کر لیتا اس تک اسے اطمینان نہ ہو سکتا تھا اس لئے اس نے ان سب ہونٹوں میں رہنے کا حکم دیا تھا۔ اب وہ رانا ہاؤس بات کرنا بنا تھا کہ عمران کے متعلق بھی معلوم کر سکے اور نگرانی کرنے لے دوں اور یوں کو بھی کور کرنے کا حکم دے۔ ویسے اسے اب یہ بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ اگر عمران رانا ہاؤس پہنچ چکا ہے تو اس نے اس کے ساتھ رابطہ کیوں نہیں کیا۔

اس نے تیزی سے رانا ہاؤس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز نہ سنائی دی تو وہ چونک پڑا۔ اس نے ایک بار پھر کریڈل دیا کہ دوبارہ ڈیوڈ آئی گئے لیکن اس بار بھی نتیجہ وہی نکلا اور اس کے ہونٹ بار بار چرخ چرخ گئے۔ یہ ایک اور نئی بات تھی۔ اس نے یسور کو دیا۔

• ٹرانسمیٹر پر رابطہ کیا جائے؟۔۔۔۔۔ بلیک زیرو نے منہ کاٹتے ہوئے سوچا اور ٹرانسمیٹر کی طرف مڑ کر اس پر رانا ہاؤس کی مختصر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا لیکن اس کے پہلے کہ فریکوئنسی پوری طرح ایڈجسٹ ہوتی ٹیلیفون کی گھنٹی

ہی نہیں پہننے دے رہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم جہیں کچا جانا ہیں
تھے اور ہمیں بڑا ڈر لگ رہا ہے ان دونوں سے تم پلیز ہماری
سفارش کرو دو۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے عمران کی وہی نماز
جبری اٹھاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

”جوزف موجود ہے۔ ریسپور دیں۔“ — بلیک زبرد
نے ایک لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔
”کیس۔ جوزف بول رہا ہوں؟“ — چند لمحوں بعد
جوزف کی آواز سنائی دی۔

”جوزف۔ رانا ہاؤس کے باہر دشمن کے دو ایجنٹ
نگرائی کر رہے ہیں، ان کے پاس کوئی ایسی مشین ہے جس سے
وہ فوری طور پر عمارت کے اندر موجود افراد کو بے حس کر سکتے
ہیں، عمران صاحب کی ذہنی حالت درست نہیں ہے۔ اس
لئے تم ایسا کر دو کہ جانا کو سا ساتھ لے کر انہیں کسی طرح گھیر لو۔ یہ
دونوں غیر ملکی ہوں گے اور انہیں مار گرانے کے بعد مجھے فون
کرو، پھر میں تمہیں مزید ہدایات دوں گا۔“ — بلیک زبرد
نے سنجیدہ چہرے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔“ — میں ابھی چپک کر رہا ہوں۔
جوزف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی ریسپور رکھے
جانے کی آواز سنائی دی اور بلیک زبرد نے ڈھیلے ہاتھ سے
ریسیور رکھ دیا، عمران کی ذہنی تبدیلی اس کے لئے واقعی
سودا ہی روح جی ہوئی تھی، ڈاکٹر صدیقی نے اسے بتا دیا تھا

ایک بار پھر سچ اٹھی اور بلیک زبرد نے ٹرانسمیٹر کا نماب سے
ہاتھ ہٹا کر دوبارہ ریسپور اٹھا لیا۔
”ایکسٹنڈ۔“ — بلیک زبرد نے مخصوص جگہ پر
کہا۔

”عمران بول رہا ہوں۔“ — دوسری طرف سے
عمران کی آواز سنائی دی اور بلیک زبرد ایک بار پھر بری طرح
چونک پڑا۔

”عمران صاحب۔ آپ رانا ہاؤس سے بول رہے ہیں
ابھی میں نے وہاں فون کیا تو کھنٹی ہی نہ جا رہی تھی۔“ —
بلیک زبرد نے اس بار اصل جگہ پر پہنچے میں کہا۔

”صاحب نہیں، صاحبہ کہو۔ ایک تو تم مردوں کو کیسا
عذاب دیتے کہ دوسروں کو بھی مرد بننا ڈالتے ہو، ہونہ ہونے
جو ظلم اور وحشی صنف۔“ — عمران کی اٹھاتی ہوئی
آواز سنائی دی اور بلیک زبرد کے بے اختیار جھونٹ بھیج گئے۔
”اچھا عمران صاحبہ۔ آپ ہسپتال سے رانا ہاؤس
کیسے پہنچ گئے۔“ — ادھر سوری پہنچ گئیں جبکہ آپ کو ڈاکٹر صدیقی
نے طویل فینڈ کی دوا کا بھاری ڈوز دیا تھا۔“ — بلیک زبرد
نے بڑی مشکل سے اپنے آپ پر قابو پا رہے ہوئے کہا۔

”ہیں مردانہ لباس پہنا دیا گیا تھا اور ہمیں اس لباس
میں بڑی مشرم آ رہی تھی اس لئے ہم لباس بدلنے رانا ہاؤس
گئے مگر وہاں یہ تمہاری صنف کے در دیو ہمیں زنانہ لباس

اور تئویر باہر نکلے اور انہوں نے کار کے عقبی دروازے کھولے اور اندر سے دو بیوکس افراد کو گھسیٹ کر انہوں نے کاندھوں پر لاد اور اس طرف کو چلنے لگے جدھر مخصوص کمرے تھے۔
 "کھلتے افراد کو لے آئے ہو اور یہ کار کس کی ہے؟"
 ایک زیر و نہ ایک مائیک کا بٹن دبا کر مخصوص پہچے میں پوچھا۔
 "تین افراد ہیں ہاس۔ ان میں سے میرے کاندھے پر لدا ہوا والا کار کا ہاس ہے اور تئویر کے کاندھے پر لدا ہوا والا کار کا ہاس ہے اور تئویر جو ابھی تک کار میں ہے وہ عام کارکن ہے کار ہاس کی ہے؟" صفدر کی آواز دیوار میں گئے ہوئے پیکر سے نکل کر کمرے میں گونجی۔

"ان تینوں کو علیحدہ علیحدہ کمروں میں ڈالی کر لاک لگا دو۔ ہاس کے بعد تم سب نے مختلف ہوٹلوں میں رہنا ہے۔ واضح انٹرپرائز پر میں تم سے رابطہ رکھوں گا۔ کار کو فوراً کسی جگہ بھجور دو۔" بلیک زیر و نے مخصوص بیٹھے میں کہا۔

"لیس ہاس؟" صفدر نے جواب دیا اور پھر قہر ڈی دیر بعد وہ تینوں افراد کو مختلف کمروں میں پہنچا کر لے کر دانش منزل سے واپس چلے گئے تو بلیک زیر و نے ایک بار پھر بھاٹک بند کرنے والے بٹن پر لیس کرنے شروع کر دیئے۔ بھاٹک بند کر کے وہ ابھی سوچ رہا تھا کہ ان لے والی سے پوچھ گچھ کرے یا پہلے جوزف یا عمران کی طرف سے ڈال کا انتظار کرے کہ ٹیلیفون کی کھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی

عمران کی ذہنی حالت اب کسی طرح بھی ٹھیک نہیں ہو سکتی اور اگر اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کی گئی تو اس کا ذہن ہمیشہ کے لئے بھی ماؤف ہو سکتا ہے۔

ابھی وہ بیٹھا اس بارے میں ہی سوچ رہا تھا کہ کمرے میں تئویر سیٹی کی آواز سنائی دی اور بلیک زیر و نے اختیار چوٹک پڑا۔ اس نے جلدی سے میز کے کنارے پر گئے ہوئے دو بٹن دبائے تو سامنے دیوار پر سکریں روشن ہو گئی۔ سکریں پر گیسٹ کا سرورڈی منظر نظر آنے لگا۔ وہاں ایک کار موجود تھی جس کے ساتھ صفدر رقبہ بادل ایک اپ میں کھڑا تھا۔ کار کے اندر ڈرائیونگ سیٹ پر تئویر بھی رقبہ بادل ایک اپ میں بیٹھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ بلیک زیر و نے سکریں آف کی اور پھر اس نے دروازہ کھول کر اس کے اندر گئے ہوئے بٹنوں کے بڑے منل کے کئی بٹن آف کر دیئے۔ یہ دانش منزل کے مکمل حفاظتی نظام کا مرکزی پینل تھا۔ حفاظتی نظام کے آف ہونے پر ہی بھاٹک ٹھٹھٹھ سکتا تھا۔ اس لئے اس نے حفاظتی نظام آف کیا اور پھر دروازہ بند کر کے اس نے بھاٹک کھولنے والا بٹن پر لیس کیا اور ساتھ ہی سکریں روشن ہونے والے بٹن دوبارہ آف کر دیئے۔

سکریں برا سے بھاٹک کھلتا نظر آیا اور پھر کار اندر آتی کھائی دی۔

کار مخصوص جگہ پر آکر رک گئی اور پھر اس میں سے صفدر

اور بلیک زبرد نے چونکہ کر لیسور اٹھایا۔

”ایکسٹو“۔ بلیک زبرد نے مخصوص لمبے میں کہا۔

”جو زف بولی رہا ہوں ظاہر صاحب۔ میں نے اور جو مانے

تو دونوں آدمیوں کا جو رانا ہاؤس کی نگرانی کر رہے تھے فائبر

مردیا ہے۔ ان میں سے ایک کے پاس ایک کیمرو خاموشین ملی

ہے جسے دیکھ کر پاس بے حد حیران ہوئے اور پھر پاس اس

بین کو لے کر فوراً ہی آپ کے پاس روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ اس

شین کا لیبارٹری میں تجزیہ کرنے کے بارے میں کہہ رہے تھے

میں نے آپ کو فون اس لئے کیا ہے کہ آپ کو بتا دوں کہ میں

نے باری کو جھگا دیا ہے۔ اب پاس بالکل ٹھیک ہیں۔“

زف کا اہجر آخر میں انتہائی مسرت جہرا سا ہو گیا تھا۔

”بار کی کو جھگا دیا ہے۔ کیا مطلب؟“ بلیک زبرد

زف کا آخری فقرہ سن کر بے حد حیران ہوا تھا۔

”ظاہر صاحب۔ پاس کے دماغ پر ویران جنگلوں میں

نوسنے والی بدروح باری کی نے قبضہ کر لیا تھا اور باری کی چونکہ

ساعت کی روح ہوتی ہے جس پر بچہ جیتے وقت اکو شا دیوتا

سایہ پڑ جائے۔ میں نے کپالا کے عظیم درج ڈاکٹر کو اس

کی کو بھگاتے ہوئے خود دیکھا تھا۔ چونکہ کپالا کا عظیم

درج ڈاکٹر مجھ سے بے حد پیار کرتا تھا اور اس نے ایک بار

میں کو بار اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا تھا اس لئے افریقہ کے

ب قبائل مجھے بھی افریقہ کا عظیم درج ڈاکٹر کہتے تھے۔ پھر

میں جنگلوں کا شہزادہ بھی ہوں۔ اس لئے جنگلوں کے سب

راز بھی جانتا ہوں۔ چنانچہ جب پاس ہسپتال سے فرار ہو کر

رانا ہاؤس پہنچے تو میں سمجھ گیا کہ رہنمائی کرنے والی چوہا کا دیوتا

نے پاس کی رہنمائی کی ہے مگر جو رانا آجمن آدمی ہے۔ وہ جنگلوں

کے راز نہیں جانتا۔ اس نے میرے عمل میں رکاوٹ پیدا کر کے کوشش کی

تو میں نے اسے بلے بس کر دیا۔ اور پھر میں رانا ہاؤس

کے خفیہ راستے سے نکلی کہ شمالی پارک کے جوہڑ والے حصے

سے سوکھے گھاس کا ڈھیر اور جو نکلوں کا پھیلے آیا۔ میں نے

گھاس پاس کے بستر کے چاروں طرف بچھا دی اور جنگلوں کے

سرکٹ کر ایک طرف پھینک دیئے کیونکہ جنگلوں کے سروں

میں شیطانی کے گھر ہوتے ہیں اور جنگلوں کے جسم گھاس میں ڈال

دیئے اور شراب کی چار بوتلیں ڈال کر میں نے گھاس کو آگ

لگا دی اور اس میں سے نکلنے والے دھوئیں نے پاس کے ذہن

پر قبضہ کرنے والی باری کی کو گھیر لیا۔ اسے خوب پشیمناں دیں اور

اسے فرار ہونے پر مجبور کر دیا لیکن باری کی بہت بڑی شیطانی

روح ہوتی ہے اور آسانی سے فرار نہیں ہوتی اس لئے جب

دھواں ختم ہوا تو آخری جھٹکے دیئے کے لئے میں نے راکھ پاس

کے متھنوں میں ڈال کر پھونکیں مار دیں اور زوردار چھینکوں

نے آخر کار باری کی کو بھگاتے پر مجبور کر دیا۔ پھر پاس ٹھیک

ہو گیا۔ اس نے فوراً ہی اپنے جسم پر پہنا ہوا رانا لباس اتار

دیا پھر جو رانا کے کہنے پر پاس نے اسے اٹھی سیدھی پٹی پڑھائی

کی اس پر اسرار کمانی نے صبح معنوں میں اسے چکرا کر رکھ دیا تھا۔
 ”کیا جوا آپ کو — خیریت ہے؟“ — اچانک عمران کی سنوائی آواز سنائی دی۔

”جہاں باریک اُہا نے وہاں کیسے خیریت جو سکتی ہے، عمران صاحبہ؟“ — بلیک زبرد کے منہ سے لاشعوری طور پر نکلا۔
 ”اوہ تو جوزف نے پہلے ہی اپنا کارنامہ پہنچا دیا ہے تم تک مجھے اب اس کے پیٹ پر سینٹ کا پلٹر کرنا پڑا ہے۔ مگر، ورنہ اس کا پیٹ اسی طرح کچا رہا تو کبھانے جنگل کے کتنے راز باہر نکل جائیں؟“ — عمران نے ہنستے ہوئے کہا اور بلیک زبرد بے اختیار اچھلی پڑا، وہ اب حیرت سے اُنکھیں پھاڑتے عمران کو دیکھ رہا تھا کیونکہ اس بار عمران اپنے اصلی اور صبح بے میں بولا تھا۔

”تو — کیا جوزف ٹھیک کہہ رہا تھا، کیا واقعی باریک...“
 بلیک زبرد نے بڑی طرح بولکھائے ہوئے انداز میں کہا کہ عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”ہاں جب زندہ فٹ ذکر آئیں تو پھر روحوں نے ہی قبضہ کرنا تھا، اب اس بدروح بھاری کو کیا پتہ تھا کہ یہاں شہر میں بھی اس کا دشمن موجود ہے، اس لئے مجبوراً اسے جہان بڑا — عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔
 اور بلیک زبرد کا کھلا جوا منہ اور زیادہ کھل گیا۔
 ”نہیں عمران صاحب — یہ کیسے ممکن ہے۔ ڈاکٹر صدیقی

مذروح کردی کہ کوئی سائنسی بات تھی لیکن آخر کار باس اور جوا دونوں نے تسلیم کر لیا کہ کپال کا روح ڈاکٹر عظیم بھی ہے اور سچا بھی۔ اب باس مشارت کے طور پر باریک والے بلھے میں آپ سے بات کر رہے تھے اس لئے باس کے آپ کے پاس سر پہنچنے سے پہلے میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ اب آپ بے فکر رہیں باریک جہاں چکی ہے؟“ — جوزف بغیر کسی وقفے کے مسلسل بولے چلا جا رہا تھا اور بلیک زبرد کو بولی محسوس ہو رہی تھا جیسے وہ کوئی بچہ ہو جسے کوئی پراسرار سی کمانی سنائی جا رہی ہو۔

”جوزف — جوا کہاں ہے؟“ — بلیک زبرد نے اس کے خاموش ہوتے ہی پوچھا۔
 ”اُسے باس نے کسی کام سے جیسا ہے — کیوں؟“ — جوزف نے چونک کر پوچھا۔

”وہی ہے ہی پوچھ رہا تھا۔ اچھا شکریہ؟“ — بلیک زبرد نے گولی مولی سا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر رویہ رکھ دیا اسی لمحے کمرہ میں تیز میٹھی کی آواز گونج اُٹھی اور بلیک زبرد بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے میز کے کنارے پر موجود بین پرسکین کئے تو دیوار پر سکریں ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اب گیٹ سے باہر عمران کھڑا نظر آ رہا تھا۔ بلیک زبرد نے بین آف کئے اور پھر پچانگ کھوٹنے والے بین دبا دیا۔ اور پھر بے اختیار اس نے دونوں ہاتھوں سے سر کپڑ لیا۔ جوزف

” اگر یہ سچ ہے عمران صاحب تو پھر واقعی انسان ابھی قدرت کے رازوں کی ایجاد سے بھی واقف نہیں ہوا۔ اب تو مجھے واقعی یقین آنے لگا گیا ہے کہ آپ کے ذہن پر کسی ہمدردی ہار کی نے ہی قبضہ کر لیا تھا۔“ بلیک زیدو نے کہا اور عمران ایک بار پھر قبضہ مار کر ہنس پڑا۔

” بارہی بیچاری تو دوبارہ دیران جنگلوں میں گھومتی پھر رہی ہو گی لیکن تم یہ بتاؤ کہ تمہیں کس طرح معلوم ہوا تھا کہ رانا ہاؤس کی نگرانی دو غیر ملکی کرہے ہیں اور ان کے پاس یہ حیرت انگیز مشین ہے؟“ عمران نے میز پر رکھے ہوئے ایک کمرہ نامشین کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدہ بلیک سے کہا۔

” اور واقعی۔“ آپ کو تو اب تک ہونے والے واقعات کا علم ہی نہیں ہے۔ بارہی کو اگر جوزف نے فرار ہونے پر مجبور کیا ہے تو بارہی کو آپ تک پہنچانے والوں کا خاتمہ سیکرٹ سروس نے کر دیا ہے اور ان کے رنگ لیڈر اس وقت گیٹ روڈ میں یہوش پر پڑے ہوئے ہیں؟“ بلیک زیدو نے چمکتے ہوئے کہا اور اس کی بات سن کر عمران بھی چوہک پڑا۔

” کیا مطلب؟“ کیا بلیک تھنڈر کے ایکبٹوں کی بات کر رہے ہو؟“ عمران نے چوہک کر پوچھا اور جواب میں بلیک زیدو نے اس پر حملہ سے لے کر تنویر کے متبادل غلیٹ کا فون دیکھا رٹنے اور پھر ٹائیگر کی دی ہوئی رپورٹ سے لے کر ٹائیگر سمیت ہاروی میکرت سروس کے اچانک غائب ہو جانے اور پھر جولیا

سے میری بات چوہکی ہے۔ ذہن کے ماہر ترین ڈاکٹروں نے آپ کو لا علاج قرار دے دیا تھا۔ ان کا کہنا تھا کہ اگر آپ کے ذہن کو چھیرا کیا تو آپ کا ذہن ہمیشہ کے لئے ہی ماؤف ہو سکتا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ جوزف نے آپ کو ٹھیک کر دیا ہے وہ تو کسی گھاس اور شیطانی مسروں والی جو نگوں کی کہانی سنا رہا تھا۔“ بلیک زیدو نے یقین نہ آنے والے جیسے میں کہا۔

” بلیک زیدو۔“ جو کچھ جوزف نے تمہیں بتایا ہے۔ دوسرا فیصلہ درست ہے۔ گو میں نے اپنے طور پر اس کے اس نراوا عمل کا سائنسی تجزیہ کر کے اپنے جدید ذہن کو مطمئن کرنے کی کوشش کی ہے لیکن سچی بات یہ ہے کہ سائنس میں اس قدر آگے بڑھ جانے کے باوجود انسان ابھی تک کائنات کے پُر اسرار دھند لکوں میں پناہا ہوا ہے۔ اب بھی قدرت کا ناہید ہاتھ کبھی کبھی ایسا نمائش دکھا دیتا ہے کہ انسان کو جو اپنے آپ کا ذہنی طور پر حرف آخر سمجھنے لگ گیا ہے۔ معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ قدرت کے اسرار کی الف ب سے بھی واقف نہیں ہے۔ جوزف کا یہ حیرت انگیز عمل واقعی اس قدر انوکھا اور ناقابل یقین ہے کہ اگر میں ہوش میں ہوتا تو یقیناً اسے ایسا نہ کرنے دیتا لیکن اس عمل کا نتیجہ میں نے بھی دیکھا ہے اور تم بھی دیکھ رہے ہو؟“ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

کے فون اور اس کی بتائی ہوئی پوری تفصیل سمیت صفدر اور تنویر کے تین افراد کو گیسٹ رومز میں پہنچا کر جانے کی پوری کہانی لفظ بلفظ سنا دی اور اس بار عمران یہ ساری کہانی واقعی اس طرح سن رہا تھا جیسے کوئی بچہ کوئی دلچسپ اور حیرت انگیز علمی کہانی سنتا ہے۔

”ادو پھر تو باری کا منہ پر قبضہ مبارک ثابت ہوا کہ تھری سیکرٹ مروس نے واقعی کارنامہ انجام دے ڈالا! — عمران نے انتہائی خوشگوار ہنسنے میں کہا۔

”ہاں عمران صاحبہ! — یہ سارا کیس دراصل سیکرٹ سرہی نے ہی مکمل کیا ہے۔ آپ تو آغاز سے ہی باری کے قبضے میں پٹے گئے تھے! — بلیک زمرہ نے ہنسنے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلادیا۔

”وہ والٹر کا پاس کس کمرے میں ہے۔ وہ یقیناً بلیک منڈر کا اہم ایجنٹ ہو گا! — عمران نے بے اختیار کمرے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”دو نمبر میں ہے — ایک نمبر میں والٹر ہے اور تین نمبر میں بقول صفدر ران کا عام ایجنٹ! — بلیک زمرہ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑا اور پھر پرنٹیشن روم سے نکل کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا دو نمبر گیسٹ روم کی طرف بڑھتا گیا۔ اس کے چہرے پر یہ جانی تاثرات نمایاں تھے۔

سیکرٹ مروس کے میٹنگ روم میں اس وقت سیکرٹ مروس کے تمام ارکان موجود تھے۔ وہ سب اصل چہروں میں تھے چیف نے انہیں ٹرانسمیر کال کے ذریعے بتا دیا تھا کہ مشن مکمل ہو چکا ہے۔ اس لئے اب وہ اپنا قبائلی میک اپ ختم کر کے واپس اپنی رہائش گاہوں میں جا سکتے ہیں لیکن رہائش گاہوں پر واپس جانے سے پہلے اس نے انہیں وائش منزلی کے میٹنگ روم میں آنے کا حکم دے دیا تھا۔ اس لئے اس وقت وہ سب میٹنگ روم میں اکٹھے تھے۔ ان سب کے درمیان موضوع گفتگو عمران تھا اور وہ سب اپنے اپنے طور پر اس کے ذہنی طور پر عورت بن جانے پر تبصرے میں مصروف تھے۔

”میں کبھی نہیں مان سکتی کہ عمران کا ذہن پلٹ گیا ہے وہ دنیا کا سب سے بڑا اکیڑ ہے۔ وہ لازماً اداکاری کر رہا ہے!“

جولیانے حتمی بلجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”جولیان۔ وہ واقعی بہت بڑا اداکار ہے لیکن کم از کم چیف کے ساتھ اس کی اداکاری نہیں چل سکتی۔ اب جبکہ چیف خود بہرہ رہا ہے کہ اس کا ذہن پلٹ گیا ہے اور مصداق اور کشمکش میں اسے اس حالت میں دیکھ بھی چکے ہیں تو پھر یہ اداکاری نہیں ہے۔ وہ واقعی عورت بن چکا ہے۔ اب تو اس کی امان جی کو اس کی شادی کرنے کے لئے کوئی اچھا سارشتہ تلاش کرنا چاہیے۔“

تو میرے مسرت بھرے بلجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ عمران کے ذہنی طور پر عورت بن جانے پر اسے دلی طور پر بے پناہ مسرت ہوئی ہے حالانکہ یہ وہی تنور تھا جو اس سے پہلے مصداق سے یہ سن کر عمران پر قاتلانہ حملہ ہوا ہے اس کے لئے دلی طور پر رنجیدہ ہو گیا تھا۔

پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا ہوا میں نصب ٹرائسٹر مائیک سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکالنے لگیں اور جولیانے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر اس کا بلن اُن کر دیا۔

”ہیلو ممبرز۔ میں نے آپ کو یہاں اس لئے کال کیا ہے کہ اس عجیب و غریب کیس کی تفصیلات سے آپ کو آگاہ کر سکوں۔“ اور؟۔۔۔۔۔ مائیک سے ایک سیٹو کی مخصوص آواز گونج اٹھی۔

”لیس باس، اور؟۔۔۔۔۔ جولیانے مودباذ بلجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

یہ کیس دراصل عمران کو ناکارہ کرنے اور پاکیزہ سیکرٹس میں کاغذاتہ کرنے کی ایک عجیب انداز کی کوشش پر مشتمل تھا اور یہ مشن بلیک ہنڈ نے ترتیب دیا تھا۔ وہی بلیک ہنڈ جس کا ایجنٹ ٹرومین پہلے ہمارے خلاف کام کر چکا ہے۔ اس بار بلیک ہنڈ نے اپنی پوری توجہ عمران پر مرکوز کر دی۔ عمران کی شہرت کچھ اس انداز سے مجرم تہذیبوں میں پھیل چکی ہے کہ وہ سب یہ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ عمران کا کاغذاتہ ناممکن ہے اور شاید بلیک ہنڈ بھی سابقہ تجربات کی بنیاد پر اسی نتیجے پر پہنچی۔ چنانچہ اس نے اس بار عمران کو قتل کرنے کی بجائے ذہنی طور پر ناکارہ کرنے کی انتہائی گہری پلاننگ کی۔ پہلے انہوں نے یہاں کی ایک مقامی عورت رابیل کی ایک دریاخت سے نانہہ اٹھا کر عمران کو اس رابیل کا ذہنی قلام بنانا چاہا لیکن اس میں ناکام رہنے کے بعد انہوں نے عمران کے ذہنی غلیات تبدیل کر کے اسے ذہنی طور پر عورت بنادینے کی پلاننگ کی اور وہ اپنی اس پلاننگ میں کامیاب بھی رہے اور عمران ذہنی طور پر اپنے آپ کو عورت سمجھنے لگا لیکن اس کا باورچی میلان عمران کی دالہ کو بل لایا اور عمران کی والدہ جو ایک ضعیفہ الٰہ تھا دفاع توں میں۔ انہوں نے یہ سمجھا کہ عمران پر کسی پری کا سایہ ہو گیا ہے چنانچہ اس پری کو بھگانے کے لئے انہوں نے عمران کے سر پر جوتیوں کی بارش کر دی اور عمران حیرت انگیز طور پر درست ہو گیا لیکن بلیک ہنڈ کو اس کا علم ہو گیا چنانچہ انہوں نے عمران کے سر پر ضرب لگا کر

کے عین آدمی دانش منزل پہنچا دیئے گئے۔ رانا باؤس کی نگرانی کرنے والے بھی میری نظروں میں تھے۔ ان کے پاس زبردستی ایس۔ ایس مشین بھی موجود تھی جس سے وہ طویل فاصلے سے کسی بھی وسیع وسیع علاقے میں موجود تمام افراد کو بیک وقت جسے کر سکتے تھے۔ بہر حال میرے حکم سے جوزف اور جونا نے ان دونوں کو ختم کیا اور مشین ان سے حاصل کر کے دانش منزل پہنچا دی۔ صفدر اور تنویر جن افراد کو دانش منزل چھوڑ گئے تھے ان میں سے ایک تو واقعی عام کارکن تھا جبکہ دوسرا وائٹ تھا اور تیسرا بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہو رہا تھا۔ جو مرنے بڑی ذہانت سے شامی روڈ والی کوٹھی میں اپنے ایک آدمی کو ہلاک کر کے اس پر ایک بالکل جدید ساخت کا میک اپ کر دیا تھا۔ اسے وہ ڈائٹیم میک اپ کہتے ہیں۔ یہ ایسا میک اپ ہے جسے کسی طرح بھی چیک نہیں کیا جاسکتا لیکن دانش منزل پہنچنے کے بعد اسے چیک کر لیا گیا بلکہ اسے دانش جی کر لیا گیا۔ ادھر بلیک تھنڈر نے عمران کی مسلسل نگرانی کے لئے بھی ایک حیرت انگیز ایجاد اس پر استعمال کی۔ اسے وہ ڈولو آن سسٹم کہتے ہیں۔ یہ ایک مخصوص مرکب ہے جو انسانی جسم کے اندر جذب ہو کر کھال کے مساموں کے اندر موجود رہتا ہے۔ یہ ڈولو آن سسٹم عمران کے چہرے پر لگایا گیا اس طرح عمران ہسپتال میں ہونے کے باوجود ان کی نظروں میں تھا چنانچہ میں نے عمران کو ان کی نگرانی سے لکالنے کے لئے اسے رانا باؤس منتقل کر دیا اور اس کے

اسے دوبارہ پہلے والی حالت میں کر دیا۔ ان کا منصوبہ تھا کہ عمران کے ذریعے وہ سیکرٹ سروس کے ارکان تک پہنچ کر سیکرٹ سروس کا فائر کر دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ بلیک تھنڈر سائنسی طور پر انتہائی جدید ترین ایجادات کی مالک ہے۔ انہوں نے پہلے رابیل کے سیناٹا سٹریڈ جن سے کام لیتے ہوئے صفدر اور اس کے ساتھیوں کو مارک کر لیا اور عمران کا زمانہ لپکا میں ایک فوٹو صفدر کو دے کر انہوں نے پوری سیکرٹ سروس کی نشاندہی کا پروگرام بنایا لیکن اس فوٹو کو جب لیبارٹری میں چیک کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس کی مدد سے صفدر اور صفدر کے ذریعے دوسرے ارکان کی نشاندہی ہو سکتی ہے اس لئے میں نے فوری طور پر آپ سب کو متبادل میک اپ اور متبادل رہائش گاہوں پر بھجوا دیا لیکن اس کے باوجود وہ لوگ آپ سب تک پہنچ گئے۔ اس کے لئے انہوں نے ایک اور ایجاد کی۔ ایس۔ ایس استعمال کی اور پھر اسی طرح کی ایک اور ایجاد زیریں۔ ایس کے ذریعے انہوں نے آپ سب کو ٹا کارہ بنا کر اپنے ایک ہیڈ کوارٹر میں اکٹھا کر لیا۔ مجھے آپ سب کی پولیٹیشن کا علم تھا اور میں نے آپ لوگوں کے تحفظ کو بھی یقینی بنا دیا تھا۔ لیکن میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ لوگ خود بھی کچھ کر سکتے ہیں یا نہیں اور مجھے بے حد مسرت ہے کہ آپ لوگوں نے واقعی اپنی صلاحیتوں سے کام لیا اور پوری سچوشن کو بدل ڈالا اس طرح بلیک تھنڈر کے سب ایجنٹ مارے گئے اور ان

ڈاکٹروں کے بورڈ نے بھی اسے لا علاج قرار دے دیا تھا 'اور' ایکسٹونے سپاٹ بھیجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور سوائے تم میرے باقی سب ممبران کے چہرے بے اختیار رنگ گئے۔

پھر تو باس بلیک تھنڈر اپنے مشن میں کامیاب ہو گئی 'اور' جولیا نے جونٹ بیچنے ہوئے انتہائی مالوسان بھیجے میں کہا۔ اسے شاید اب تک یقین تھا کہ عمران اداکاری کر رہا ہے لیکن اب ظاہر ہے ایکسٹون کی طرف سے اس توثیق کے بعد یقین کر لینا پڑا کہ عمران اداکاری نہیں کر رہا۔

"میں نے حرف تھا استعمال کیا ہے مس جولیا 'اور'۔" ایکسٹونے صمت سمجھے میں کہا تو جولیا سمیت سارے ممبران بے اختیار جو تک پڑے۔

"تو کیا ممبر عمران ٹھیک ہو گئی ہے 'اور'؟" جولیا نے بے اختیار چیخنے کے سے انداز میں کہا۔

"ہاں۔" ڈاکٹروں نے تو اسے لا علاج قرار دے دیا تھا لیکن جوزف کا خیال تھا کہ عمران کے ذہن پر ویران جنگلی میں پھرنے والی بدروح باری کی نے قبضہ کر لیا ہے اور اسے معلوم ہے کہ کیا لا قبضے کے وح ڈاکٹر باری کو بھگانے کے لئے کیا عمل کرتے تھے 'اور وہ یہی عمل عمران پر کرنا چاہتا تھا چونکہ عمران رانا ہاؤس میں تھا اور اسے طویل فینڈ کا انجکشن دیا گیا تھا اس لئے جوزف نے اس پر وہ عمل کر ڈالا اور اس عمل سے عمران ذہنی طور پر تندرست ہو گیا 'اور'۔" ایکسٹونے

چہرے پر ایک مخصوص میسرمل لگا کر زولو آن سسٹم کو بھی ناکارہ کر دیا۔ رانا ہاؤس میں جوزف اور عمران کی موجودگی سے وہ اب عمران پر حملہ بھی نہ کر سکتے تھے۔ ہومر سے جب مخصوص انداز میں پوچھ گچھ کی گئی تو اس نے نہ صرف پوری پلاننگ بتادی بلکہ اس نے بلیک تھنڈر کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی چند اشارے دیئے ہیں لیکن وہ بھی ہیڈ کوارٹر کے بارے میں واضح طور پر کچھ نہ جانتا تھا چنانچہ ہومر 'والٹر' اور اس کے تیسرے ساتھی کو خاک کر دیا گیا۔ اس طرح بلیک تھنڈر کا یہ خوفناک مشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا اور اس کے بعد میں نے آپ کو بھی قبول میک اپ ختم کرنے اور اپنی اصل رہائش گاہوں پر واپس آجانے کے احکامات دے دیئے 'اور'۔" ایکسٹونے مشن کے بارے میں تفصیلات بتاتے ہوئے کہا اور سیکرٹ سر کے کے تمام ممبر حیرت بھرے انداز میں اس عجیب و غریب مشن کی تفصیلات سنتے رہے۔

"کوئی سوال 'اور'؟" ایکسٹونے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"باس کیا واقعی عمران ذہنی طور پر عورت بن چکا ہے 'اور'؟" جولیا نے اضطراب آمیز ہیچے میں فوراً ہی سوال کر دیا۔

"ہاں۔" نہ صرف عورت بن گیا تھا بلکہ اس کی ذہنی اور جسمانی صلاحیتیں بھی پہلے کی طرح نہ رہی تھیں اور ماہر ترین

نے جواب دیا۔

ایکسٹو کا یہ جواب ایسا تھا کہ سارے مہران کے جہرے شدید ترین حیرت سے بگڑ گئے کیونکہ وہ سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ ایکسٹو بھی ایسے جاہلانہ عمل کی تائید کر سکتا ہے۔
 ”مم۔ مم۔ مگر باس۔ جوزف کا عمل۔ وہ تو..... اور؟
 جو لیانے انتہائی بوکھلائے بیچھے میں کچھ کہنا چاہا لیکن بوکھلاہٹ کی شدت سے وہ اپنا فقرہ بھی مکمل نہ کر سکی۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ کیا کہنا چاہتے ہو کہ اس جدید دور میں جنگلوں کے قدیم جادو گر نا وحش و کڑیوں کے عمل سے کوئی شخص کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن واقعی اس حیرت انگیز عمل سے عمران ٹھیک ہو چکا ہے۔ جوزف نے عمران کو ایک بستر پر بیٹوں سے جھڑک بے بس کر دیا اور اس کے بستر کے گرد جیازمی گھاس جسے وہ اپنی زبان میں متوکا گھاس کہتا ہے۔ کا ڈھیر رکھا دیا۔ پھر اس نے زندہ جنگلوں کی کثیر تعداد کے سرکاش کر ایک طرف پیٹکے اور ان کے جسموں کو اس گھاس میں پھیلایا کہ گھاس پر مشراب اندر ملی اور اسے آگ لگا دی۔ اس گھاس سے بے پناہ متعفن دھواں پیدا ہوا جس نے عمران کو اپنے اندر چھپایا۔ جب دھواں چھٹا تو جوزف نے راکھ عمران کے دونوں تھنوں میں ڈال کر زور سے چونکیں باریں اور اس راکھ کے دماغ پر چڑھ جانے کی وجہ سے عمران کو مسلسل چھینکن پڑا اور جب اس کی چھینکیں رکیں تو وہ ذہنی

طور پر بالکل تندرست ہو چکا تھا۔ جوزف کے بقول باری عمران کو چھوڑ کر دوبارہ ویران جنگلوں میں فرار ہو جانے پر مجبور ہو گئی تھی۔ اور؟..... ایکسٹو نے جواب دیا اور وہ سب حیرت جہرے انداز میں ایک دوسرے کی شکلیں دیکھنے لگے۔

”یہ۔ یہ تو واقعی جادو ہے سر اور اس دور میں جادو..... اور؟..... اس بار مصطفیٰ بولی اٹھا۔

”قدیم دور میں اسے واقعی جادو کہا جاتا تھا لیکن اسے اس لئے جادو کہا جاتا تھا کہ اس کی سائنسی توجیہ کسی کو معلوم نہ ہوتی تھی لیکن موجودہ دور میں جبکہ سائنس بے پناہ ترقی کر چکی ہے تو یہ جادو اب جادو نہیں رہا۔ عمران اس لئے ٹھیک ہو گیا کہ جیازمی گھاس میں جینٹک اینٹی باڈیز قدرتی طور پر کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے اور چونکہ ٹھیکس بھی ہی گھاس کھاتی ہیں اس لئے جینٹک اینٹی باڈیز ان کے جسم میں حیوانی انداز میں کثیر مقدار میں پائی جاتی ہے اور جینٹک اینٹی باڈیز دراصل پودوں سے ملنے والے ایسے خلیات کو کہا جاتا ہے جو انسانی ذہن کے خلیات کی اور پھٹ سیٹھ اپ میں انتہائی مددگار ہوتے ہیں۔ اس گھاس سے حاصل شدہ جینٹک اینٹی باڈیز کے ذریعے پوری دنیا کے ذہنی پستیا لوں میں ذہنی طور پر اپ سیٹھ مرقطوں کا کامیابی سے علاج کیا جا رہا ہے لیکن جوزف کے اس عمل میں یہ نئی بات تھی کہ نباتاتی اور حیوانی دونوں جینٹک اینٹی باڈیز ملنے کی وجہ سے مکس ہو کر زیادہ طاقتور ہو گئیں اور انہوں نے

کیونکہ عمران کی یہ مضحکہ خیز پوزیشن پوری دنیا میں پاشی کا مذاق اڑانے کا باعث بن جاتی اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ پاکیشیا کا مضحکہ کسی بھی انداز میں اڑایا جاسکے۔ مجھے عمران سے زیادہ پاکیشیا کی عزت عزیز ہے اور اینڈر آل؟ ایکسٹو نے انتہائی بے رحم اور سرد بچہ یہ کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔

”ہو ہند۔ پاکیشیا کی عزت۔ عمران کو گولی مار کر تو دیکھتا چیف۔ میں اس کی ہی بوٹیاں فوج ڈالتی ہوں۔“ جولیا نے اس طرح دانت پیستے ہوئے کہا کہ جیسے اگر ایکسٹو سانسٹے دوتا تو وہ یقیناً اس کی بوٹیاں دانتوں سے فوج ڈالتی۔

”ہائیں مس جولیا ہم عورتوں کے دانت ان مردوں کی طرح مضبوط نہیں ہوتے۔ اس لئے ہمیں تو بچی بچائی بوٹیاں اللہ میاں دے دیتا ہے۔“ اچانک دروازے سے عمران کی نسوانی آواز سنائی دی اور وہ سب بڑی طرح چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

”تو۔ تو کیا پھر بار کی آگئی تم پر؟۔“ جولیا نے بے اختیار گھبرائے ہوئے انداز میں کہا اور جولیا کے اس بے لختیا فقرے سے میٹنگ روم زور دار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”تو۔ تو کیا تم نے اپنا نام بدل لیا ہے۔ مبارک ہو۔“ اچھا نام ہے، ہار کی فٹ واٹر، لیکن جوزف کو نہ بتانا اور نہ ہار کی کے پیچھے پیارے ہار کا کو بھی مجبوراً جنگلوں کا رخ کرنا پڑے گا۔

دھوپ کی شکل میں عمران کے ذہن کے اپ سیٹ خیالات کو اور بھل انداز میں سیٹ کر دیا اور عمران جسے ڈاکٹر لا علاج قرار دے چکے تھے، تندرست ہو گیا کیونکہ ڈاکٹروں کو ابھی تک حیرت بناتی جینٹل اینٹی ہائیڈر کا علم ہے۔ وہ حیوانی اینٹی ہائیڈر کی دریافت کرنے اور اسے نباتات کے ساتھ مکس کر کے ذہن کے اندر پہنچانے کا عمل دریافت نہیں کر سکے، ورنہ جو کام جوزف نے اس پر اصرار انداز میں کیا ہے وہ ایک انجکشن سے ہو جاتا اور۔۔۔ ایکسٹو نے تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”مصر۔ یہ تو ایک حیرت انگیز بات ہو گئی ہے، اگر جوزف عمران پر اس طرح کا عمل نہ کرتا تو عمران شاید کبھی ٹھیک نہ ہو سکتا۔ اور۔۔۔“ صفحہ سنے حیرت بھرے اہلچل میں کہا۔

”ا۔۔۔ شاید قدرت اس عمران پر کچھ مہذرت سے زیادہ ہی مہربان ہے۔ ورنہ جس طرح بلیک تھنٹرو نے عمران کے ذہن کو بدل دیا تھا اور ڈاکٹروں نے اسے لا علاج قرار دے دیا تھا۔ میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اس مشن کے اختتام کے بعد عمران کو گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے اور۔۔۔ ایکسٹو نے سپاٹ بچے میں کہا۔

”ہلاک کر دیا جائے۔ عمران کو۔ مگر کیوں ہاں اور۔۔۔“ جولیا ایکسٹو کا فقرہ سن کر بے اختیار چیخ پڑی۔

عمران میر نے میں سپینس سے ہر اور ایک منفرد کہانی

ویل ڈن

مصنف — منظر نگار ایم ایس

ویل ڈن — ایک ایسا لفظ جس کے حصول کیلئے عمران نے بے پناہ محنت کی مگر۔؟

ویل ڈن — سو پر فیاض کی زندگی کا سب سے اچھا لفظ۔؟

سو پر فیاض — جس نے وزارت خلیج سے ایک اہم ترین فائل چوری کر لی

اور سو پر فیاض کو غدار قرار سے دیا گیا۔ کیا واقعی سو پر فیاض غدار تھا۔؟

فائل — جس کی برآمدگی کے لئے عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس نے

سر توڑ کوششیں کیں مگر۔؟

فائل — جس کی برآمدگی سے عمران جیسا شخص جس کی کل طور پر بے بس ہو کر

رہ گیا۔ کیوں۔؟

سو پر فیاض — جس نے عمران اور پاکستان سیکرٹ سروس سے بڑھ کر

کادروں کا مظاہرہ کرتے ہوئے مجرموں سے فائل کی برآمد کر لی۔ مگر

عین آخری لمحے فائل غائب ہو گئی۔

فائل — جس کی برآمدگی کیلئے عمران اور سو پر فیاض کے درمیان صلاحیتوں کی

جیرتہ بخیر ہوئی۔ ویل ڈن کا لفظ کس نے کہا اور کس کے حلقے میں آیا۔؟

انتہائی جیرتہ بخیر اور چونکہ ایسے وہاں انجام۔ بے پناہ سپینس۔ انتہائی دلچسپ کہانی۔

یوسف برادرزہ - پاک گیٹ ملتان

بارک لنگ کرتے ہوئے۔ مم۔ مم۔ مم۔ میرا مطلب ہے جھوٹے ہونے
کیوں تنویر؟ — عمران نے بڑے معصوم سے ہلچے میں
کہا اور میننگ روم ایک بار چہرے اختیار تہتہوں سے گوج
اٹھا۔

ختم شد

شہرہ آفاق مُصنّف جناب منظر کلیم ایم اے کی عمران پیرزہ

کھل	جامپ پرائز	کھل
اول	ہارڈ مشن	اول
دوم	ہارڈ مشن	دوم
اول	بانو وال	اول
دوم	بانو وال	دوم
اول	سار تو مشن	اول
دوم	سار تو مشن	دوم
کھل	سپر مائینڈ ایجنٹ	کھل
کھل	سپر مائینڈ ایجنٹ	کھل
اول	برائٹ سٹون	اول
دوم	ناراک	دوم
اول	زیرو لاسٹری	اول
دوم	زیرو لاسٹری	دوم
کھل	ٹیکسٹ	کھل
کھل	ٹیکسٹ	کھل
کھل	جم ہاٹ	کھل
اول	لانگ فائٹ	اول
دوم	لانگ فائٹ	دوم
اول	بگ بکس	اول
دوم	بگ بکس	دوم
اول	یوگانو	اول
دوم	یوگانو	دوم
کھل	لاسٹ رائٹ	کھل
کھل	مثالی دنیا	کھل
اول	تھرڈ فورس	اول
دوم	تھرڈ فورس	دوم
اول	فائی لیسنڈ	اول
دوم	فائی لیسنڈ	دوم
کھل	بلڈی گیم	کھل
کھل	زیرو بلاسٹ	کھل

یوسف براؤن۔ پاک گیٹ ملتان

پاک سوسائٹی

ڈاٹسٹ کام

مظہر علی